مَن کُنتُ مَولَاہُ فَعَلِیٌّ مَولَاہُ

السیف الجلی

علیٰ

منکرِ ولایتِ علی رضی اللہ عنہ

(اعلانِ غدیر)

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری

منہاج القرآن پبلیکیشنز

مَنْ کُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ

اَلسَّيْفُ الْجَلِي

عَلٰی

مُنْكِرِ وِلَايَةِ عَلِيٍّ علیہ السلام

اِعلانِ غدیر

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری

مِنہاجُ القرآن پبلیکیشنز
365-ایم، ماڈل ٹاؤن لاہور، پاکستان۔
فون: [+92–42] 3516 5338، [+92–42] 111 140 140
چیٹر جی روڈ، اُردو بازار، لاہور، پاکستان۔ فون: [+92–42] 3736 0532
www.Minhaj.org | tehreek@minhaj.org
facebook.com/TahirulQadri | twitter.com/TahirulQadri

جملہ حقوق بحق اِدارہ محفوظ ہیں۔

اِعلانِ غدیر

تالیف: شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری

معاونینِ تخریج : عبد الجبار قمر، عبد الستار (منہاجین)، محمد فاروق رانا
معاونینِ ترجمہ : ممتاز الحسن باروی، شبیر اَحمد جامی
زیرِ اِہتمام : فریدِ ملّتؒ رِیسرچ اِنسٹی ٹیوٹ - Research.com.pk
مطبع : منہاج القرآن پرنٹرز، لاہور
اِشاعت نمبر 1 : مارچ 2002ء [1,100 - پاکستان]
اِشاعت نمبر 2 : اپریل 2002ء [2,200 - پاکستان]
اِشاعت نمبر 3 : فروری 2003ء [7,800 - پاکستان]
اِشاعت نمبر 4 : اگست 2003ء [1,100 - پاکستان]
اِشاعت نمبر 5 : فروری 2004ء [1,100 - پاکستان]
اِشاعت نمبر 6 : جولائی 2004ء [1,100 - پاکستان]
اِشاعت نمبر 7 : ستمبر 2004ء [1,100 - پاکستان]
اِشاعت نمبر 8 : فروری 2005ء [1,100 - پاکستان]
اِشاعت نمبر 9 : اکتوبر 2005ء [1,100 - پاکستان]
اِشاعت نمبر 10 : جنوری 2006ء [2,000 - پاکستان]
اِشاعت نمبر 11 : مارچ 2007ء [1,100 - پاکستان]
اِشاعت نمبر 12 : مئی 2005ء [1,100 - پاکستان]
اِشاعت نمبر 13 : اگست 2009ء [1,100 - پاکستان]
اِشاعت نمبر 14 : دسمبر 2009ء [1,100 - پاکستان]
اِشاعت نمبر 15 : اگست 2010ء [2,200 - پاکستان]

اِشاعت نمبر 16 : نومبر 2010ء [1,200 - پاکستان]
اِشاعت نمبر 17 : مئی 2011ء [3,300 - پاکستان]
اِشاعت نمبر 18 : جنوری 2012ء [3,300 - پاکستان]
اِشاعت نمبر 19 : نومبر 2013ء [2,400 - پاکستان]
اِشاعت نمبر 20 : مارچ 2016ء [1,100 - پاکستان]
اِشاعت نمبر 21 : مئی 2017ء [1,100 - پاکستان]
اِشاعت نمبر 22 : اگست 2018ء [1,100 - پاکستان]
اِشاعت نمبر 23 : اگست 2019ء [1,100 - پاکستان]

ISBN 978–969–32–0864–1

نوٹ: شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی تمام تصانیف و تالیفات اور ریکارڈڈ خطبات و لیکچرز وغیرہ سے حاصل ہونے والی جملہ آمدنی اُن کی طرف سے ہمیشہ کے لیے تحریکِ منہاجُ القرآن کے لیے وقف ہے۔

fmri@research.com.pk

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مَوْلَایَ صَلِّ وَ سَلِّمْ دَآئِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ
مُحَمَّدٌ سَیِّدُ الْکَوْنَیْنِ وَالثَّقَلَیْنِ
وَالْفَرِیْقَیْنِ مِنْ عُرْبٍ وَّمِنْ عَجَمِ

﴿ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَ بَارَکَ وَسَلَّمَ ﴾

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مُقَدِّمَہ

آج ۱۸ ذی الحج ہے، جس دن حضور نبیِ اکرم ﷺ نے حجۃ الوداع سے مدینہ طیّبہ واپسی کے دوران غدیرِ خُم کے مقام پر قیام فرمایا اور صحابہ کرام ؓ کے ہجوم میں سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم کا ہاتھ اُٹھا کر اعلان فرمایا:

مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ.

’’جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے۔‘‘

یہ اعلانِ ولایتِ علی ؓ تھا، جس کا اطلاق قیامت تک جملہ اہلِ ایمان پر ہوتا ہے اور جس سے یہ امر قطعی طور پر ثابت ہوتا ہے کہ جو ولایتِ علی ؓ کا منکر ہے وہ ولایتِ محمدی ﷺ کا منکر ہے۔ اِس عاجز نے محسوس کیا کہ اس مسئلہ پر بعض لوگ بوجہِ جہالت متردّد رہتے ہیں اور بعض لوگ بوجہِ عناد و تعصّب۔ سو یہ تردّد اور اِنکار اُمّت میں تفرقہ و اِنتشار میں اِضافہ کا باعث بن رہا ہے۔ اندریں حالات میں نے ضروری سمجھا کہ مسئلۂ وِلایت و اِمامت پر دو رِسالے تالیف کروں: ایک بعنوان ’**السَّيفُ الجَلِي عَلٰى مُنكِرِ وِلايةِ عَلِيّ** ؓ‘ اور دُوسرا بعنوان ’**القولُ المُعتَبَر فِي الإمام المُنتَظَر**‘۔ پہلے رسالہ کے ذریعے فاتحِ ولایت حضرت اِمام علی ؑ کے مقام کو واضح کروں اور دوسرے کے ذریعے خاتمِ وِلایت حضرت اِمام مہدی ؑ کا بیان کروں تا کہ جملہ شبہات کا اِزالہ ہو اور یہ حقیقت خواص و عوام سب تک پہنچ سکے کہ ولایتِ علی ؑ اور ولایتِ مہدی ؑ اہلِ سنت و جماعت کی معتبر کتبِ حدیث میں روایاتِ متواترہ سے ثابت ہے۔ میں نے پہلے رسالہ میں حدیثِ نبوی ﷺ کی اکیاون (۵۱) روایات پوری تحقیق و تخریج کے ساتھ درج کی ہیں۔ اِس عدد کی وجہ یہ ہے کہ میں نے اِمسال اپنی عمر کے ۵۱ برس مکمل کئے ہیں، اس لئے

حصولِ برکت اور اِکتساب خیر کے لئے عاجزانہ طور پر عددی نسبت کا وسیلہ اِختیار کیا ہے تا کہ بارگاہِ علی المرتضیٰ ﷛ میں اِس حقیر کا نذرانہ شرفِ قبولیت پا سکے۔ (آمین)

اَب اِس مقدّمہ میں یہ نکتہ واضح کرنا چاہتا ہوں کہ حضور نبیٔ اکرم ﷺ کی ذاتِ مقدّسہ سے تین طرح کی وراثتیں جاری ہوئیں:

- خلافتِ باطنی کی روحانی وراثت
- خلافتِ ظاہری کی سیاسی وراثت
- خلافتِ دینی کی عمومی وراثت

- خلافتِ باطنی کی روحانی وراثت اہلِ بیتِ اطہار کے نفوس طیّبہ کو عطا ہوئی۔
- خلافتِ ظاہری کی سیاسی وراثت خلفاء راشدین کی ذوات مقدّسہ کو عطا ہوئی۔
- خلافتِ دینی کی عمومی وراثت بقیہ صحابہ و تابعین کو عطا ہوئی۔

خلافتِ باطنی نیابتِ محمدی ﷺ کا وہ سرچشمہ ہے جس سے نہ صرف دینِ اسلام کے روحانی کمالات اور باطنی فیوضات کی حفاظت ہوئی بلکہ اس سے اُمّت میں ولایت و قطبیت اور مُصلحیت و مجدّدیت کے چشمے پھوٹے اور اُمّت اِسی واسطے سے روحانیتِ محمدی ﷺ سے فیضاب ہوئی۔ خلافتِ ظاہری نیابتِ محمدی ﷺ کا وہ سرچشمہ ہے جس سے غلبۂ دینِ حق اور نفاذِ اسلام کی عملی صورت وجود میں آئی اور دینِ محمدی ﷺ کے تمکّن اور زمینی اقتدار کا سلسلہ قائم ہوا۔ اِسی واسطے سے تاریخِ اِسلام میں مختلف ریاستیں اور سلطنتیں قائم ہوئیں اور شریعتِ محمدی ﷺ نظامِ عالم کے طور پر دُنیا میں عملاً متعارف ہوئی۔

خلافتِ عمومی نیابتِ محمدی ﷺ کا وہ سرچشمہ ہے جس سے اُمّت میں تعلیماتِ اسلام کا فروغ اور اعمالِ صالحہ کا تحقّق وجود میں آیا۔ اِس واسطے سے افرادِ اُمّت میں نہ صرف علم و تقویٰ کی حفاظت ہوئی بلکہ اخلاقِ اِسلامی کی عمومی ترویج و اشاعت جاری رہی، گویا:

پہلی قسم : خلافتِ ولایت قرار پائی

دوسری قسم : خلافتِ سلطنت قرار پائی

تیسری قسم : خلافتِ ہدایت قرار پائی

اس تقسیمِ وراثتِ محمدی ﷺ کے مضمون کو شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اِن الفاظ کے ساتھ بیان فرمایا ہے:

پس وارث آنحضرت هم بسه قسم منقسم اند فوراثه الذين أخذوا الحكمة والعصمة والقطبية الباطنية، هم أهل بيته و خاصته و وراثه الذين أخذوا الحفظ و التلقين و القطبية الظاهرة الإرشادية، هم أصحابه الكبار كالخلفاء الأربعة و سائر العشرة، و وراثه الذين أخذوا العنايات الجزئية و التقوى و العلم، هم أصحابه الذين لحقوا بإحسان كأنس و أبی هريرة و غيرهم من المتأخرين، فهذه ثلاثة مراتب متفرعة من كمال خاتم الرسل ﷺ۔ (۱)

''حضور نبیٔ اکرم ﷺ کی وراثت کے حاملین تین طرح کے ہیں: ایک وہ جنہوں نے آپ ﷺ سے حکمت و عصمت اور قطبیتِ باطنی کا فیض حاصل کیا، وہ آپ ﷺ کے اہل بیت اور خواص ہیں۔ دوسرا طبقہ وہ ہے جنہوں نے آپ ﷺ سے حفظ و تلقین اور رشد و ہدایت سے متصف قطبیت ظاہری کا فیض حاصل کیا، وہ آپ ﷺ کے کبار صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم جیسے خلفائے اربعہ اور عشرہ مبشرہ ہیں۔ تیسرا طبقہ وہ ہے جنہوں نے انفرادی عنایات اور علم و تقویٰ کا فیض حاصل کیا، یہ وہ اصحاب ہیں جو احسان کے وصف سے متصف ہوئے، جیسے حضرت انس رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور ان کے علاوہ دیگر متأخرین۔ یہ تینوں مدارج حضور نبی اکرم ﷺ کے کمال ختمِ رسالت سے جاری ہوئے۔''

واضح رہے کہ یہ تقسیم غلبۂ حال اور خصوصی امتیاز کی نشاندہی کے لئے ہے، ورنہ ہر سہ اقسام میں سے کوئی بھی دوسری قسم کے خواص و کمالات سے کلیتًا خالی نہیں ہے، اُن

---

(۱) شاہ ولی اللہ محدث دہلوی، التفہیمات الالٰہیہ، ۲: ۸

میں سے ہر ایک کو دوسری قسم کے ساتھ کوئی نہ کوئی نسبت یا اشتراک حاصل ہے:

- سلطنت میں سیدنا صدّیقِ اکبر رضی اللہ عنہ حضور نبیٔ اکرم ﷺ کے خلیفہ بلا فصل یعنی براہِ راست نائب ہوئے۔
- ولایت میں سیدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ حضور نبیٔ اکرم ﷺ کے خلیفہ بلا فصل یعنی براہِ راست نائب ہوئے۔
- ہدایت میں جملہ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم حضور نبیٔ اکرم ﷺ کے خلفاء بلا فصل یعنی براہِ راست نائب ہوئے۔

اس کا مطلب یہ ہوا کہ ختمِ نبوت کے بعد فیضانِ محمدی ﷺ کے دائمی تسلسل کے لئے تین مستقل مطالع قائم ہو گئے:

- ایک مطلع سیاسی وراثت کے لئے
- دوسرا مطلع روحانی وراثت کے لئے
- تیسرا مطلع علمی و عملی وراثت کے لئے

- حضور ﷺ کی سیاسی وراثت، خلافتِ راشدہ کے نام سے موسوم ہوئی۔
- حضور ﷺ کی روحانی وراثت، ولایت و امامت کے نام سے موسوم ہوئی۔
- حضور ﷺ کی علمی و عملی وراثت، ہدایت و دیانت کے نام سے موسوم ہوئی۔

لہٰذا سیاسی وراثت کے فردِ اوّل حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہوئے، روحانی وراثت کے فردِ اوّل حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ ہوئے اور علمی و عملی وراثت کے اوّلیں حاملین جملہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہوئے۔ سو یہ سب وارثین و حاملین اپنے اپنے دائرہ میں بلا فصل خلفاء ہوئے، ایک کا دوسرے کے ساتھ کوئی تضاد یا تعارض نہیں ہے۔

دوسری اہم بات یہ ہے کہ ان مناصب کی حقیقت بھی ایک دوسرے سے کئی اُمور میں مختلف ہے:

۱۔ خلافتِ ظاہری دین اسلام کا سیاسی منصب ہے۔

خلافتِ باطنی خالصتاً روحانی منصب ہے۔

۲۔ خلافتِ ظاہری انتخابی و شورائی امر ہے۔

خلافتِ باطنی محض وہبی و اجتبائی امر ہے۔

۳۔ خلیفۂ ظاہری کا تقرّر عوام کے چناؤ سے عمل میں آتا ہے۔

خلیفۂ باطنی کا تقرّر خدا کے چناؤ سے عمل میں آتا ہے۔

۴۔ خلیفۂ ظاہری منتخب ہوتا ہے۔

خلیفۂ باطنی منتجب ہوتا ہے۔

۵۔ یہی وجہ ہے کہ پہلے خلیفۂ راشد سیدنا صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کا انتخاب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی تجویز اور رائے عامہ کی اکثریتی تائید سے عمل میں آیا، مگر پہلے امامِ ولایت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے انتخاب میں کسی کی تجویز مطلوب ہوئی نہ کسی کی تائید۔

۶۔ خلافت میں ’جمہوریت‘ مطلوب تھی، اس لئے حضور ﷺ نے اس کا اعلان نہیں فرمایا۔

ولایت میں ’ماموریت‘ مقصود تھی، اس لئے حضور ﷺ نے وادئ غدیرِ خُم کے مقام پر اس کا اعلان فرما دیا۔

۷۔ حضور ﷺ نے اُمّت کے لئے خلیفہ کا انتخاب عوام کی مرضی پر چھوڑ دیا، مگر ولی کا انتخاب اللہ کی مرضی سے خود فرما دیا۔

۸۔ خلافت زمینی نظام کے سنوارنے کیلئے قائم ہوتی ہے۔

ولایت اُسے آسمانی نظام کے حسن سے نکھارنے کیلئے قائم ہوتی ہے۔

۹۔ خلافت افراد کو عادل بناتی ہے۔

ولایت افراد کو کامل بناتی ہے۔

۱۰۔ خلافت کا دائرہ فرش تک ہے۔

ولایت کا دائرہ عرش تک ہے۔

۱۱۔ خلافت تخت نشینی کے بغیر مؤثر نہیں ہوتی۔

ولایت تخت و سلطنت کے بغیر بھی مؤثر ہے۔

۱۲۔ غالباً یہی وجہ ہے کہ خلافت اُمّت کے سپرد ہوئی۔

ولایت عترت کے سپرد ہوئی۔

لہٰذا اب خلافت سے مَفرّ ہے نہ وِلایت سے، کیونکہ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافتِ بلافصل اِجماعِ صحابہ سے منعقد ہوئی اور تاریخ کی شہادتِ قطعی سے ثابت ہوئی اور حضرت مولا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی وِلایتِ بلافصل خود فرمانِ مصطفیٰ ﷺ سے منعقد ہوئی اور احادیثِ متواترہ کی شہادتِ قطعی سے ثابت ہوئی۔ خلافت کا ثبوت اِجماعِ صحابہ ہے اور وِلایت کا ثبوت فرمانِ مصطفیٰ ﷺ۔ جو خلافت کا اِنکار کرتا ہے وہ تاریخ اور اِجماع کا اِنکار کرتا ہے اور جو اِمامت و وِلایت کا اِنکار کرتا ہے وہ اِعلانِ مصطفیٰ ﷺ کا انکار کرتا ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ دونوں institutions کی حقیقت کو سمجھ کر اُن میں تطبیق پیدا کی جائے نہ کہ تفریق۔

جان لینا چاہیے کہ جس طرح خلافتِ ظاہری، خلفاء راشدین سے شروع ہوئی اور اِس کا فیض حسبِ حال اُمت کے صالح حکام اور عادل امراء کو منتقل ہوتا چلا گیا، اُسی طرح خلافتِ باطنی بھی سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے شروع ہوئی اور اس کا فیض حسبِ حال اَئمہ اَطہارِ اہل بیت اور اُمت کے اولیاء کاملین کو منتقل ہوتا چلا گیا۔ حضور فاتح و خاتم ﷺ نے ...... مَن کنتُ مولاہُ فھٰذا علیٌّ مولاہُ (جس کا میں مولا ہوں اس کا یہ علی مولا ہے) ...... اور ...... علیٌّ ولیّکم مِن بَعدِی (میرے بعد تمہارا ولی علی ہے) ...... کے اعلانِ عام کے ذریعے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اُمت میں ولایت کا فاتحِ اَوّل قرار دے دیا۔

بابِ وِلایت میں شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے الفاظ ملاحظہ ہوں:

۱۔ و فاتحِ اوّل ازین اُمت مرحومہ حضرت علی مرتضی است کرم اللہ تعالیٰ وجہہ۔(۱)

''اس اُمتِ مرحومہ میں (فاتح اَوّل) ولایت کا دروازہ سب سے پہلے کھولنے

---

(۱) شاہ ولی اللہ محدث دہلوی، التفہیمات الالٰہیہ، ۱: ۱۰۳

والے فرد حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ ہیں۔

۲۔ و سرِ حضرت امیر کرم اللہ وجہہ در اولادِ کرام ایشان رضی اللہ عنہم سرایت کرد۔(۱)

’’حضرت امیر رضی اللہ عنہ کا رازِ ولایت آپ کی اولاد کرام رضی اللہ عنہم میں سرایت کر گیا۔‘‘

۳۔ چنانکه کسی از اولیاء امت نیست الا بخاندانِ حضرت مرتضیٰ رضی اللہ عنہ مرتبط است بوجہی از وجوہ۔(۲)

’’چنانچہ اولیائے اُمت میں سے ایک بھی ایسا نہیں ہے جو کسی نہ کسی طور پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے خاندانِ اِمامت سے (اکتسابِ ولایت کے لئے) وابستہ نہ ہو۔‘‘

۴۔ و از اُمتِ آنحضرت ﷺ اوّل کسیکه فاتحِ بابِ جذب شده است، و دراں جا قدم نہاده است حضرت امیر المؤمنین علی کرم اللہ وجہہ، و لہٰذا سلاسلِ طُرُق بداں جانب راجع میشوند۔(۳)

’’حضور ﷺ کی اُمت میں پہلا فرد جو ولایت کے (سب سے اعلیٰ و اقویٰ طریق) بابِ جذب کا فاتح بنا اور جس نے اِس مقامِ بلند پر (پہلا) قدم رکھا وہ امیر المؤمنین حضرت علی رضی اللہ عنہ کی ذات گرامی ہے، اِسی وجہ سے روحانیت و ولایت کے مختلف طریقوں کے سلاسِل آپ ہی کی طرف رجوع کرتے ہیں۔‘‘

۵۔ یہی وجہ ہے کہ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

’’اب اُمت میں جسے بھی بارگاہِ رسالت ﷺ سے فیضِ وِلایت نصیب ہوتا

---

(۱) شاہ ولی اللہ محدث دہلوی، التفہیمات الالٰہیہ، ۱:۱۰۳

(۲) شاہ ولی اللہ محدث دہلوی، التفہیمات الالٰہیہ، ۱:۱۰۴

(۳) شاہ ولی اللہ محدث دہلوی، ہمعات: ۶۰

ہے وہ یا تو نسبتِ علی مرتضی ؓ سے نصیب ہوتا ہے یا نسبتِ غوث الاعظم جیلانی ؓ سے؛ اس کے بغیر کوئی شخص مرتبۂ ولایت پر فائز نہیں ہوسکتا۔‘‘(۱)

واضح رہے کہ نسبتِ غوث الاعظم جیلانی ؓ بھی نسبتِ علی المرتضٰی ؓ ہی کا ایک باب اور اِسی شمع کی ایک کرن ہے۔

٦۔ اِس نکتہ کو شاہ اسماعیل دہلوی نے بھی بصراحت یوں لکھا ہے:

> ’’حضرت علی مرتضی ؓ کے لئے شیخین رضی اللہ عنہما پر بھی ایک گو نہ فضیلت ثابت ہے اور وہ فضیلت آپ کے فرمانبرداروں کا زیادہ ہونا اور مقاماتِ وِلایت بلکہ قطبیت اور غوثیت اور ابدالیت اور انہی جیسے باقی خدمات ’’آپ کے زمانہ سے لیکر دُنیا کے ختم ہونے تک‘‘ آپ ہی کی وساطت سے ہونا ہے اور بادشاہوں کی بادشاہت اور امیروں کی امارت میں آپ کو وہ دخل ہے جو عالمِ ملکوت کی سیر کرنے والوں پر مخفی نہیں۔ ...... اہلِ وِلایت کے اکثر سلسلے بھی جنابِ مرتضٰی ؓ ہی کی طرف منسوب ہیں، پس قیامت کے دن بہت فرمانبرداروں کی وجہ سے جن میں اکثر بڑی بڑی شانوں والے اور عمدہ مرتبے والے ہونگے، حضرتِ مرتضی ؓ کا لشکر اِس رونق اور بزرگی سے دکھائی دے گا کہ اس مقام کا تماشہ دیکھنے والوں کے لئے یہ امر نہایت ہی تعجب کا باعث ہو گا۔‘‘(۲)

یہ فیضِ وِلایت کہ اُمتِ محمدی میں جس کے منبع و سرچشمہ سیدنا علی المرتضٰی ؓ مقرر ہوئے اس میں سیدۂ کائنات حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا اور حضرات حسنین کریمین رضی اللہ عنہما بھی آپ ؓ کے ساتھ شریک کئے گئے ہیں، اور پھر اُن کی وساطت سے یہ سلسلۂ وِلایتِ کبریٰ اور غوثیتِ عظمیٰ اُن بارہ ائمۂ اہلِ بیت میں ترتیب سے چلایا گیا

---

(۱) شاہ ولی اللہ محدث دہلوی، ہمعات: ٦٢

(۲) شاہ اسماعیل دہلوی، صراطِ مستقیم: ٦٧

جن کے آخری فرد سیدنا امام محمد مہدی علیہ السلام ہیں۔ جس طرح سیدنا مولا علی رضی اللہ عنہ اُمتِ محمدی ﷺ میں فاتحِ ولایت کے درجہ پر فائز ہوئے، اُسی طرح سیدنا امام مہدی علیہ السلام اُمتِ محمدی ﷺ میں خاتمِ ولایت کے درجہ پر فائز ہونگے۔

۷۔ اس موضوع پر حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق ملاحظہ فرمائیں:

و راهی است که بقربِ ولایت تعلق دارد: اقطاب و اوتاد و بدلاء و نجباء و عامۂ اولیاء اللّٰه، بهمین راه واصل اندراه سلوك عبارت ازین راه است بلکه جذبۂ متعارفه، نیز داخل همین است و توسط و حیلولت درین راه کائن است و پیشوای، و اصلان این راه و سر گروه اینها و منبع فیض این بزر گواران: حضرت علی مرتضی است کرم اللّٰه تعالی وجهه الکریم، و این منصب عظیم الشان بایشان تعلق دارد درینمقام گوئیا هر دو قدم مبارك آنسرور علیه و علی آله الصلوة و السلام برفرق مبارك اوست کرم اللّٰه تعالی وجهه حضرت فاطمه و حضرات حسنین رضی اللّٰه عنهم درینمقام با ایشان شریکند، انکارم که حضرت امیر قبل از نشاءه عنصرے نیز ملاذ این مقام بوده اند، چنانچه بعد از نشاءه عنصرے و هرکرا فیض و هدایت ازین راه میر سید بتوسط ایشان میر سید چه ایشان نزد نقطه منتهائے این راه و مرکز این مقام بایشان تعلق دارد، و چون دوره حضرت امیر تمام شُد این منصب عظیم القدر بحضرات حسنین ترتیبا مفوض و مسلم گشت، و بعد از ایشان بهریکے از ائمه اثنا عشر علے الترتیب و التفصیل قرار گرفت و در اعصاراین

بزرگواران و همچنیں بعد از ارتحال ایشان هر کرا فیض و هدایت میرسید بتوسط این بزرگواران بوده و بحیلولة ایشانان هرچند اقطاب و نجبای وقت بوده باشند و ملاذ وملجاء همه ایشان بوده اند چه اطراف را غیر از لحوق بمرکز چاره نیست۔(۱)

”اور ایک راہ وہ ہے جو قربِ وِلایت سے تعلق رکھتی ہے: اقطاب و اوتاد اور بدلا اور نجباء اور عام اولیاء اللہ اِسی راہ سے واصل ہیں، اور راہِ سلوک اِسی راہ سے عبارت ہے، بلکہ متعارف جذبہ بھی اسی میں داخل ہے؛ اور اس راہ میں توسط ثابت ہے اور اس راہ کے واصلین کے پیشوا اور اُن کے سردار اور اُن کے بزرگوں کے منبعِ فیض حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم ہیں؛ اور یہ عظیم الشان منصب اُن سے تعلق رکھتا ہے۔ اس راہ میں گویا رسول اللہ ﷺ کے دونوں قدم مبارک حضرت علی رضی اللہ عنہ کے مبارک سر پر ہیں اور حضرت فاطمہ اور حضرات حسنین کریمین رضی اللہ عنہم اِس مقام میں اُن کے ساتھ شریک ہیں۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ حضرت امیر رضی اللہ عنہ اپنی جسدی پیدائش سے پہلے بھی اس مقام کے ملجا و ماویٰ تھے، جیسا کہ آپ رضی اللہ عنہ جسدی پیدائش کے بعد ہیں اور جسے بھی فیض و ہدایت اس راہ سے پہنچی ان کے ذریعے سے پہنچی، کیونکہ وہ اس راہ کے آخری نقطہ کے نزدیک ہیں اور اس مقام کا مرکز ان سے تعلق رکھتا ہے، اور جب حضرت امیر رضی اللہ عنہ کا دور ختم ہوا تو یہ عظیم القدر منصب ترتیب وار حضرات حسنین کریمین رضی اللہ عنہم کو سپرد ہوا اور ان کے بعد وہی منصب ائمہ اثنا عشرہ میں سے ہر ایک کو ترتیب وار اور تفصیل سے تفویض ہوا، اور ان بزرگوں کے زمانہ میں اور اِسی طرح ان کے انتقال کے بعد جس کسی کو بھی فیض اور ہدایت پہنچی ہے انہی بزرگوں کے ذریعہ پہنچی ہے؛ اگرچہ اقطاب و نجبائے وقت ہی کیوں نہ ہوں اور

---

(۱) امام ربانی مجدّد الف ثانی، مکتوبات، ۳: ۲۵۱، ۲۵۲، مکتوب نمبر: ۱۲۳

> سب کے ملجا و ماویٰ یہی بزرگ ہیں کیونکہ اطراف کو اپنے مرکز کے ساتھ الحاق کیئے بغیر چارہ نہیں ہے۔“

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ امام مہدی علیہ السلام بھی کارِ ولایت میں حضرت علی مرتضی رضی اللہ عنہ کے ساتھ شریک ہوں گے۔ (۱)

خلاصۂ کلام یہ ہوا کہ مقام غدیرِ خُم پر ولایت علی رضی اللہ عنہ کے مضمون پر مشتمل اعلانِ محمدی ﷺ نے اس حقیقت کو ابد الآباد تک کیلئے ثابت و ظاہر کردیا کہ ولایتِ علی رضی اللہ عنہ درحقیقت ولایتِ محمدی ﷺ ہی ہے۔ بعثتِ محمدی ﷺ کے بعد نبوت و رسالت کا باب ہمیشہ ہمیشہ کیلئے بند کردیا گیا، لہٰذا تا قیامت فیضِ نبوتِ محمدی ﷺ کے اجراء و تسلسل کیلئے باری تعالیٰ نے امت میں نئے دروازے اور راستے کھول دیئے جن میں کچھ کو مرتبۂ ظاہر سے نوازا گیا اور کچھ کو مرتبۂ باطن سے۔ مرتبۂ باطن کا حامل راستہ ’ولایت‘ قرار پایا، اور امتِ محمدی میں ولایت عظمیٰ کے حامل سب سے پہلے امامِ برحق...... مولا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ مقرر ہوئے۔ پھر ولایت کا سلسلۃ الذہب حضور ﷺ کی اہلِ بیت اور آلِ اَطہار میں ائمہ اِثنا عشر (بارہ اِماموں) میں جاری کیا گیا۔ ہر چند اِن کے علاوہ بھی ہزار ہا نفوسِ قدسیہ ہر زمانہ میں مرتبۂ ولایت سے بہرہ یاب ہوتے رہے، قطبیت و غوثیت کے اعلیٰ و ارفع مقامات پر فائز ہوتے رہے، اہل جہاں کو انوارِ ولایت سے منور کرتے رہے اور کروڑوں انسانوں کو ہر صدی میں ظلمت و ضلالت سے نکال کر نورِ باطن سے ہمکنار کرتے رہے، مگر ان سب کا فیض سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی بارگاہِ ولایت سے بالواسطہ یا بلاواسطہ ماخوذ و مستفاد تھا۔ ولایت علی رضی اللہ عنہ سے کوئی بھی بے نیاز اور آزاد نہ تھا۔ یہی سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا تا آنکہ امتِ محمدی ﷺ میں آخری امامِ برحق اور مرکزِ ولایت کا ظہور ہوگا۔ یہ سیدنا امام محمد مہدی علیہ السلام ہوں گے جو بارہویں امام بھی ہوں گے اور آخری خلیفہ بھی۔ اُن کی ذاتِ اَقدس میں ظاہر و باطن کے دونوں راستے جو پہلے جدا تھے مجتمع کر دیئے جائیں گے۔ یہ حاملِ وِلایت بھی ہوں گے اور وارثِ خلافت بھی، ولایت اور خلافت کے دونوں مرتبے اُن

---

(۱) امام ربانی مجدّد الف ثانی، مکتوبات، ۳: ۲۵۱، ۲۵۲، مکتوب نمبر: ۱۲۳

پر ختم کر دیئے جائیں گے۔ سو جو امام مہدی علیہ السلام کا منکر ہو گا وہ دین کی ظاہری اور باطنی دونوں خلافتوں کا منکر ہو گا۔

یہ مظہریتِ محمدی ﷺ کی انتہاء ہو گی، اس لئے اُن کا نام بھی 'محمد' ہو گا اور اُن کا 'خلق' بھی محمدی ﷺ ہو گا، تاکہ دُنیا کو معلوم ہو جائے کہ یہ 'امام' فیضانِ محمدی ﷺ کے ظاہر و باطن دونوں وراثتوں کا امین ہے۔ اس لئے حضور ﷺ نے فرمایا: ''جو امام مہدی علیہ السلام کی تکذیب کرے گا وہ کافر ہو جائے گا۔''

اُس وقت روئے زمین کے تمام اولیاء کا مرجع آپ علیہ السلام ہوں گے اور اُمتِ محمدی کا اِمام ہونے کے باعث سیدنا عیسیٰ علیہ السلام بھی آپ علیہ السلام کی اقتداء میں نماز ادا فرمائیں گے اور اس طرح اہلِ جہاں میں آپ علیہ السلام کی اِمامت کا اعلان فرمائیں گے۔

سو ہم سب کو جان لینا چاہیئے کہ حضرت مولا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ اور حضرت مہدی الارض و السماء علیہ السلام...... باپ اور بیٹا دونوں ...... اللہ کے ولی اور رسول اللہ ﷺ کے وصی ہیں۔ انہیں تسلیم کرنا ہر صاحب ایمان پر واجب ہے۔

بحمد اللہ

باری تعالیٰ ہمیں اِن عظیم منابعِ وِلایت سے اِکتسابِ فیض کی توفیق مرحمت فرمائے۔ (آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ)

یکے اَز غلامانِ اہل بیت

﴿ ڈاکٹر محمد طاہر القادری ﴾

۱۸ ذی الحج، ۱۴۲۲ھ

مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ

﴿جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے﴾

حدیث نمبر: ۱

عن شعبة، عن سلمة بن كهيل، قال: سمعتُ أبا الطفيل يحدّث عن أبى سريحة ...... أو زيد بن أرقم، (شك شعبة) ...... عن النبى ﷺ، قال: مَن كنتُ مولاه فعليّ مولاه۔

(قال:) و قد روى شعبة هذا الحديث عن ميمون أبى عبد الله عن زيد بن أرقم عن النبى ﷺ۔(۱)

شعبہ، سلمہ بن کہیل سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے ابوطفیل سے سنا کہ ابوسریحہ ...... یا زید بن ارقم رضی اللہ عنہما ...... سے مروی ہے (شعبہ کو راوی کے متعلق شک ہے) کہ حضور نبئ اکرم ﷺ نے فرمایا: ’’جس کا میں مولا ہوں، اُس کا علی مولا ہے۔‘‘

۱۔ ترمذی، الجامع الصحیح، ۶: ۷۹، ابواب المناقب، رقم: ۳۷۱۳
۲۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، ۲: ۵۶۹، رقم: ۹۵۹
۳۔ محاملی، امالی: ۸۵
۴۔ ابن ابی عاصم، السنہ: ۶۰۳، ۶۰۴، رقم: ۱۳۶۱، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۷، ۱۳۷۰
۵۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۵: ۱۹۵، ۲۰۴، رقم: ۵۰۷۱، ۵۰۹۶
۶۔ نووی، تہذیب الاسماء واللغات، ۱: ۳۴۷
۷۔ ابن عساکر، تاریخ دمشق الکبیر، ۴۵: ۱۶۳، ۱۶۴
۸۔ ابن اثیر، اسد الغابہ، ۶: ۱۳۲
۹۔ ابن اثیر، النہایہ فی غریب الحدیث والاثر، ۵: ۲۲۸
۱۰۔ ابن کثیر، البدایہ والنہایہ، ۵: ۴۶۳
۱۱۔ ابن حجر عسقلانی، تعجیل المنفعہ: ۴۶۴، رقم: ۱۲۲۲

ترمذی نے اسے حسن صحیح غریب کہا ہے، اور شعبہ نے یہ حدیث میمون ابوعبداللہ کے طریق سے زید بن ارقم سے بھی روایت کی ہے۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ حدیث اِن کتب میں مروی ہے:

۱۔ حاکم، المستدرک، ۳: ۱۳۴، رقم: ۴۶۵۲

....

شعبہ نے اس حدیث کو میمون ابوعبد اللہ سے، اُنہوں نے زید بن ارقم سے اور اُنہوں نے حضور نبیٔ اکرم ﷺ سے روایت کیا ہے۔

—— ۲۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۱۲: ۷۸، رقم: ۱۲۵۹۳
۳۔ خطیب بغدادی، تاریخ بغداد، ۱۲: ۳۴۳
۴۔ ابن عساکر، تاریخ دمشق الکبیر، ۴۵: ۷۷، ۱۴۴
۵۔ ابن کثیر، البدایہ والنہایہ، ۵: ۴۵۱
۶۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۹: ۱۰۸

یہ حدیث حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے مندرجہ ذیل کتب میں مروی ہے:
۱۔ ابن ابی عاصم، السنہ: ۶۰۲، رقم: ۱۳۵۵
۲۔ ابن ابی شیبہ، المصنف، ۶: ۳۶۶، رقم: ۳۲۰۷۲

یہ حدیث حضرت ابوایوب انصاری ؓ سے بھی درج ذیل کتب میں منقول ہے:
۱۔ ابن ابی عاصم، السنہ: ۶۰۲، رقم: ۱۳۵۴
۲۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۴: ۱۷۳، رقم: ۴۰۵۲
۳۔ طبرانی، المعجم الاوسط، ۱: ۲۲۹، رقم: ۳۴۸

حضرت سعد ؓ سے یہ حدیث مندرجہ ذیل کتب میں روایت کی گئی ہے:
۱۔ نسائی، خصائص امیر المؤمنین علی بن ابی طالب ؓ: ۸۸، رقم: ۸۰
۲۔ ابن ابی عاصم، السنہ: ۶۰۲، ۶۰۵، رقم: ۱۳۵۸، ۱۳۷۵
۳۔ ضیاء مقدسی، الاحادیث المختارہ، ۳: ۱۳۹، رقم: ۹۳۷
۴۔ ابن عساکر، تاریخ دمشق الکبیر، ۲۰: ۱۱۴

یہ حدیث حضرت بریدہ ؓ سے مندرجہ ذیل کتب میں روایت کی گئی ہے:
۱۔ عبدالرزاق، المصنف، ۱۱: ۲۲۵، رقم: ۲۰۳۸۸
۲۔ طبرانی، المعجم الصغیر، ۱: ۷۱
۳۔ ابن عساکر، تاریخ دمشق الکبیر، ۴۵: ۱۴۳
۴۔ ابن عساکر نے ’تاریخ دمشق الکبیر (۴۵: ۱۴۳)‘ میں حضرت بریدہ ؓ سے یہ حدیث ذرا مختلف الفاظ کے ساتھ بھی روایت کی ہے۔

....

....

.... یہ حدیث ابن بریدہ ؓ سے مندرجہ ذیل کتب میں منقول ہے:

۱۔ ابن ابی عاصم، السنۃ: ۶۰۱، رقم: ۱۳۵۳

۲۔ ابن عساکر، تاریخ دمشق الکبیر، ۴۵: ۱۴۶

۳۔ ابن کثیر، البدایہ والنہایہ، ۵: ۴۵۷

۴۔ حسام الدین ہندی، کنز العمال، ۱۱: ۶۰۲، رقم: ۳۲۹۰۴

یہ حدیث حُبشی بن جنادہ ؓ سے اِن کتب میں مروی ہے:

۱۔ ابن ابی عاصم، السنۃ: ۶۰۲، رقم: ۱۳۵۹

۲۔ حسام الدین ہندی، کنز العمال، ۱۱: ۶۰۸، رقم: ۳۲۹۴۶

یہ حدیث حضرت مالک بن حویرث ؓ سے اِن کتب میں مروی ہے:

۱۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۱۹: ۲۵۲، رقم: ۶۴۶

۲۔ ابن عساکر، تاریخ دمشق الکبیر، ۴۵: ۱۷۷

۳۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۹: ۱۰۶

طبرانی نے یہ حدیث 'المعجم الکبیر (۳: ۱۷۹، رقم: ۳۰۴۹)' میں حذیفہ بن اُسید غفاری ؓ سے بھی نقل کی ہے۔

ابن عساکر نے 'تاریخ دمشق الکبیر (۴۵: ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۸)' میں یہ حدیث حضرت ابوہریرہ، حضرت عمر بن خطاب، حضرت انس بن مالک اور حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے بالترتیب روایت کی ہے۔

ابن عساکر نے یہ حدیث حسن بن حسن رضی اللہ عنہما سے بھی 'تاریخ دمشق الکبیر (۱۵: ۶۰، ۶۱)' میں روایت کی ہے۔

ابن اثیر نے 'اسد الغابہ (۳: ۴۱۲)' میں عبداللہ بن یامیل سے یہ روایت نقل کی ہے۔

ہیثمی نے 'موارد الظمآن (ص: ۵۴۴، رقم: ۲۲۰۴)' میں ابوبردہ ؓ سے یہ حدیث بیان کی ہے۔

ابن حجر عسقلانی نے 'فتح الباری (۷: ۷۴)' میں کہا ہے: ''ترمذی اور نسائی نے ....

حدیث نمبر: ۲

عن عمران بن حصین ؓ، قال، قال رسول اللہ ﷺ: ما تریدون مِن علی؟ ما تریدون مِن علی؟ ما تریدون مِن علی؟ إنّ علیاً مِنی و أنا منه، و هو ولی کل مؤمن من بعدی۔(۱)

عمران بن حصین ؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ’’تم لوگ علی کے متعلق کیا چاہتے ہو؟ تم لوگ علی کے متعلق کیا چاہتے ہو؟ تم لوگ علی کے متعلق کیا چاہتے ہو؟‘‘ پھر فرمایا: ’’بیشک علی مجھ سے ہے اور میں علی سے ہوں اور وہ میرے بعد ہر مؤمن کا ولی ہے‘‘۔

...... یہ حدیث روایت کی ہے اور اس کی اسانید کثیر ہیں۔‘‘

البانی نے ’سلسلة الاحادیث الصحیحہ (۴: ۳۳۱، رقم: ۱۷۵۰)‘ میں اس حدیث کو امام بخاری اور امام مسلم کی شرائط کے مطابق صحیح قرار دیا ہے۔

(۱) ۱۔ ترمذی، الجامع الصحیح، ۶: ۷۸، ابواب المناقب، رقم: ۳۷۱۲

۲۔ نسائی، خصائص امیر المؤمنین علی بن ابی طالب ؓ: ۷۷، ۹۲، رقم: ۶۵، ۸۶

۳۔ نسائی، السنن الکبریٰ، ۵: ۱۳۲، رقم: ۸۴۸۴

۴۔ احمد بن حنبل کی ’المسند (۴: ۴۳۷، ۴۳۸)‘ میں بیان کردہ روایت کے آخری الفاظ یہ ہیں: **و قد تغیر وجهه، فقال: دعوا علیا، دعوا علیا، إن علی منی و أنا منه، وهو ولی کل مؤمن بعدی** (اور آپ ﷺ کا چہرۂ مبارک متغیر ہو گیا، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: علی (کی مخالفت کرنا) چھوڑ دو، علی (کی مخالفت کرنا) چھوڑ دو، بیشک علی مجھ سے ہے اور میں علی سے ہوں اور وہ میرے بعد ہر مومن کا ولی ہے)۔

۵۔ ابن کثیر نے امام احمد کی روایت ’البدایہ والنہایہ (۵: ۴۵۸)‘ میں نقل کی ہے۔

۶۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، ۲: ۶۲۰، رقم: ۱۰۶۰

۷۔ ابن ابی شیبہ، المصنف، ۱۲: ۸۰، رقم: ۱۲۱۷۰

۸۔ حاکم نے ’المستدرک (۳: ۱۱۰، ۱۱۱، رقم: ۴۵۷۹)‘ میں اس روایت کو مسلم کی شرائط کے مطابق صحیح قرار دیا ہے، جبکہ ذہبی نے اس پر خاموشی اختیار کی ہے۔ ......

حدیث نمبر: ۳

عن سعد بن أبی وقاص، قال: سمعتُ رسولَ اللہ ﷺ یقول: مَن کنتُ مولاہ فعلیّ مولاہ، و سمعتُه یقول: أنت منی بمنزلة هارون من موسی، إلا أنه لا نبی بعدی، و سمعتُه یقول: لأعطینّ الرأیة الیوم رجلا یحب اللہ و رسوله۔(۱)

حضرت سعد بن ابی وقاص ؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسولِ اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ’’جس کا میں ولی ہوں اُس کا علی ولی ہے۔‘‘ اور میں نے آپ ﷺ کو (حضرت علی ؓ کو) یہ فرماتے ہوئے سنا: ’’تم میری جگہ پر اسی طرح ہو جیسے ہارون، موسیٰ کی جگہ پر تھے، مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں۔‘‘ اور میں نے آپ ﷺ کو (غزوۂ خیبر کے موقع پر) یہ بھی فرماتے ہوئے سنا: ’’میں آج اس شخص کو علم عطا کروں گا جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے۔‘‘

.... ۹۔ ابن حبان نے ’الصحیح (۱۵:۳۷۳،۳۷۴، رقم: ۶۹۲۹)‘ میں یہ حدیث قوی سند سے روایت کی ہے۔

۱۰۔ ابو یعلی نے ’المسند (۱:۲۹۳، رقم: ۳۵۵)‘ میں اسے روایت کرتے ہوئے کہا ہے کہ اس کے رجال صحیح ہیں، جبکہ ابن حبان نے بھی اسے صحیح قرار دیا ہے۔

۱۱۔ طیالسی کی ’المسند (ص:۱۱۱، رقم:۸۲۹)‘ میں بیان کردہ روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں کہ حضور نبیٔ اکرم ﷺ نے فرمایا: **ما لهم و لعلیّ** (اُنہیں علی کے بارے میں اِتنی تشویش کیوں ہے)؟

۱۲۔ ابونعیم، حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء، ۶:۲۹۴

۱۳۔ محبّ طبری، الریاض النضرہ فی مناقب العشرہ، ۳:۱۲۹

۱۴۔ ہیثمی، موارد الظمآن، ۵۴۳، رقم: ۲۲۰۳

۱۵۔ حسام الدین ہندی، کنزالعمال، ۱۳:۱۴۲، رقم: ۳۶۴۴۴

نسائی کی بیان کردہ دونوں روایات کی اسناد صحیح ہیں۔

(۱) ۱۔ ابن ماجہ نے یہ صحیح حدیث ’السنن (۱:۹۰، المقدمہ، رقم:۱۲۱)‘ میں روایت کی ہے۔

۲۔ نسائی نے یہ حدیث ’خصائص امیرالمؤمنین علی بن ابی طالب ؓ (ص:۳۲،۳۳، ....

حدیث نمبر: ۴

عن البراء بن عازب، قال: أقبلنا مع رسول اللهﷺ فی حجته التی حج، فنزل فی بعض الطریق، فأمر الصلاة جامعة، فأخذ بید علیؓ، فقال: ألستُ أولی بالمؤمنین من أنفسهم؟ قالوا: بلی، قال: ألستُ أولی بكل مؤمن من نفسه؟ قالوا: بلی، قال: فهذا ولی من أنا مولاه، اللهم! والِ من والاه، اللهم! عاد من عاداه۔ (۱)

براء بن عازب ؓ روایت کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حج ادا کیا، آپ ﷺ نے راستے میں ایک جگہ قیام فرمایا اور نماز باجماعت (قائم کرنے) کا حکم دیا، اس کے بعد حضرت علیؓ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: ''کیا میں مؤمنین کی جانوں سے قریب تر نہیں ہوں؟'' اُنہوں نے جواب دیا: کیوں نہیں! آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا میں ہر مومن کی جان سے قریب تر نہیں ہوں؟'' انہوں نے جواب دیا: کیوں نہیں! آپ ﷺ نے فرمایا: ''پس یہ اُس کا ولی ہے جس کا میں مولا ہوں۔ اے اللہ! جو اسے دوست رکھے اُسے تو دوست رکھ (اور) جو اس سے عداوت رکھے اُس سے تو عداوت رکھ۔''

.... رقم:۹۱)' میں ذرا مختلف الفاظ کے ساتھ نقل کی ہے۔

۳۔ ابن ابی عاصم، کتاب السنہ:۶۰۸، رقم: ۱۳۸۶

۴۔ مزی، تحفۃ الاشراف بمعرفۃ الأطراف،۳:۳۰۲، رقم: ۳۹۰۱

(۱) ۱۔ ابن ماجہ، السنن، ۱:۸۸، المقدمہ، رقم: ۱۱۶

۲۔ ابن ابی عاصم نے 'کتاب السنہ (ص: ۶۰۳، رقم: ۱۳۶۲)' میں مختصراً ذکر کی ہے۔

۳۔ ابن کثیر، البدایہ والنہایہ،۴: ۱۶۸

۴۔ حسام الدین ہندی، کنزالعمال، ۱۱:۶۰۲، رقم: ۳۲۹۰۴

۵۔ ابن عساکر، تاریخ دمشق الکبیر، ۴۵:۱۶۷،۱۶۸

یہ حدیث صحیح ہے۔

حدیث نمبر: ۵

عن البراء بن عازبؓ، قال: كنا مع رسول اللهﷺ فى سفر، فنزلنا بغدير خم فنودى فينا الصلاة جامعة و كسح لرسول اللهﷺ تحت شجرتين فصلى الظهر و أخذ بيد علىّ، فقال: ألستم تعلمون أنى أولى بالمؤمنين من أنفسهم؟ قالوا: بلى، قال: ألستم تعلمون أنى أولى بكل مؤمن من نفسه؟ قالوا: بلى، قال: فأخذ بيد علىّ، فقال: من كنتُ مولاه فعلىّ مولاه، اللّٰهم! والِ من والاه و عادِ من عاداه۔ قال: فلقيه عمرؓ بعد ذٰلك، فقال له: هنيئاً يا ابن أبى طالب! أصبحتَ و أمسيتَ مولى كل مؤمنٍ و مُؤمنةٍ۔(۱)

---

(۱) ۱۔ احمد بن حنبل نے 'المسند (۴: ۲۸۱)' میں حضرت براء بن عازبؓ سے یہ حدیث دو مختلف اسناد سے بیان کی ہے۔

۲۔ ابن ابی شیبہ، المصنف، ۱۲: ۷۸، رقم: ۱۲۱۶۷

۳۔ محبّ طبری، ذخائر العقبی فی مناقب ذوی القربی: ۱۲۵

۴۔ محبّ طبری، الریاض النضرہ فی مناقب العشرہ، ۳: ۱۲۶، ۱۲۷

۵۔ مناوی نے 'فیض القدیر (۶: ۲۱۷)' میں لکھا ہے کہ جب حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما نے حضور نبی اکرم ﷺ کا قول 'من كنت مولاه فعلىّ مولاه' سنا تو (حضرت علیؓ سے) کہا: ''اے ابوطالب کے بیٹے! آپ صبح و شام (یعنی ہمیشہ کے لئے) ہر مؤمن اور مؤمنہ کے مولا قرار پائے۔''

۶۔ حسام الدین ہندی، کنز العمال، ۱۳: ۱۳۳، ۱۳۴، رقم: ۳۶۴۲۰

۷۔ ابن عساکر، تاریخ دمشق الکبیر، ۴۵: ۱۶۷، ۱۶۸

۸۔ امام احمد بن حنبل نے اپنی کتاب 'فضائل الصحابہ (۲: ۶۱۰، رقم: ۱۰۴۲)' میں سیدنا عمر فاروقؓ والی حدیث میں ان الفاظ کا اضافہ کیا ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: **و عاد من عاداه و انصر من نصره، و أحب من أحبه. قال شعبة: أو قال: و ابغض من أبغضه** ((اے اللہ!) جو (علی) سے عداوت رکھے اُس سے تو عداوت رکھ جو (علی) کی مدد کرے اُس کی تو مدد فرما، جو اِس سے محبت کرے تو اس ....

براء بن عازب سے روایت ہے ہم رسول اکرم ﷺ کے ساتھ سفر پر تھے، (راستے میں) ہم نے غدیر خم میں قیام کیا۔ وہاں ندا دی گئی کہ نماز کھڑی ہوگئی ہے اور رسول اکرم ﷺ کے لئے دو درختوں کے نیچے صفائی کی گئی، پس آپ ﷺ نے نمازِ ظہر ادا کی اور حضرت علی ؓ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: ''کیا تمہیں معلوم نہیں کہ میں مومنوں کی جانوں سے بھی قریب تر ہوں؟'' انہوں نے کہا: کیوں نہیں! آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تمہیں معلوم نہیں کہ میں ہر مومن کی جان سے بھی قریب تر ہوں؟'' انہوں نے کہا: کیوں نہیں! راوی کہتا ہے کہ پھر آپ ﷺ نے حضرت علی ؓ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: ''جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے۔ اے اللہ! اُسے تو دوست رکھ جو اِسے (علی کو) دوست رکھے اور اُس سے عداوت رکھ جو اِس سے عداوت رکھے۔'' راوی کہتا ہے کہ اس کے بعد حضرت عمر ؓ نے حضرت علی ؓ سے ملاقات کی اور اُن سے کہا: ''اے ابن ابی طالب! مبارک ہو، آپ صبح و شام (یعنی ہمیشہ کے لئے) ہر مومن و مومنہ کے مولا بن گئے۔''

.... سے محبت کر۔ شعبہ کا کہنا ہے کہ اِس کی جگہ حضور ﷺ نے فرمایا: جو (علی) سے بغض رکھے تو (بھی) اُس سے بغض رکھ)۔

۹۔ ابن اثیر، اسد الغابہ، ۴: ۱۰۳

۱۰۔ ذہبی نے 'سیر اعلام النبلاء (۲: ۶۲۳، ۶۲۴)' میں کہا ہے کہ حضرت عمر ؓ نے 'ھنیئاً لك یا علی' (اے علی! آپ کو مبارک ہو)' کے الفاظ کہے۔

۱۱۔ ابن کثیر، البدایہ والنہایہ، ۴: ۱۶۹

۱۲۔ ابن کثیر، البدایہ والنہایہ، ۵: ۴۶۴

حدیث نمبر: ٦

عن ابن بریدة عن أبیه، قال: قال رسول اللہ ﷺ: مَن کنتُ ولیه فعلیّ ولیه۔(۱)

حضرت ابن بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبیٔ اکرم ﷺ نے فرمایا: ’’جس کا میں ولی ہوں، اُس کا علی ولی ہے۔‘‘

---

(۱) ۱۔ احمد بن حنبل، المسند، ۳۶۱:۵

۲۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، ۵۶۳:۲، رقم: ۹۴۷

۳۔ ابن ابی عاصم، کتاب السنہ: ۶۰۱، ۶۰۳، رقم: ۱۳۵۱، ۱۳۶۶

۴۔ حاکم، المستدرک، ۱۳۱:۲، رقم: ۲۵۸۹

۵۔ ابن ابی شیبہ، المصنف، ۱۲: ۵۷، رقم: ۱۲۱۱۴

۶۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۱۶۶:۵، رقم: ۴۹۶۸

۷۔ طبرانی، المعجم الاوسط، ۱۰۰:۳، ۱۰۱، رقم: ۲۲۰۴

۸۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۱۰۸:۹

۹۔ ابن عساکر، تاریخ دمشق الکبیر، ۱۴۳:۴۵

۱۰۔ ابن عساکر نے یہ حدیث ’تاریخ دمشق الکبیر (۱۴۲:۴۵)‘ میں سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایت کی ہے۔

۱۱۔ حسام الدین ہندی، کنز العمال، ۶۰۲:۱۱، رقم: ۳۲۹۰۵

۱۲۔ یہی حدیث ذرا مختلف الفاظ کے ساتھ حسام الدین ہندی نے ’کنز العمال (۱۶۸:۱۵، ۱۶۹، رقم: ۳۶۵۱۱)‘ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے اور کہا ہے کہ اسے ابن راہویہ اور ابن جریر نے روایت کیا ہے۔

حدیث نمبر: ۷

عن زيد بن أرقم ؓ قال: لمّا رجع رسولُ الله ﷺ مِن حجة الوداع و نزل غدير خم، أمر بدوحات، فقمن، فقال: كأنّى قد دعيتُ فأجبتُ، إنى قد تركتُ فيكم الثقلين، أحدهما أكبر من الآخر: كتاب الله تعالىٰ، و عترتى، فانظروا كيف تخلفونى فيهما، فإنّهما لن يتفرقا حتى يردا على الحوض۔ ثم قال: إن الله عزوجل مولاى و أنا مولى كلِ مؤمن۔ ثم أخذ بيد علىّ، فقال: مَن كنتُ مولاه فهذا وليه، اللّٰهم! والِ من والاه و عادِ من عاداه۔(۱)

زید بن ارقم ؓ سے روایت ہے کہ جب رسولِ اکرم ﷺ حجۃ الوداع سے واپس تشریف لائے تو غدیرِ خم پر قیام فرمایا۔ آپ ﷺ نے سائبان لگانے کا حکم دیا اور وہ لگا دیئے گئے پھر فرمایا: ”مجھے لگتا ہے کہ عنقریب مجھے (وصال کا) بلاوا آنے کو ہے، جسے میں قبول کر لوں گا۔ تحقیق میں تمہارے درمیان دو اہم چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں، جو ایک دوسرے سے بڑھ کر اہمیت کی حامل ہیں: ایک اللہ کی کتاب اور دوسری میری آل۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ میرے بعد تم ان دونوں کے ساتھ کیا سلوک کرتے ہو اور وہ ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں گی، یہاں تک کہ حوضِ (کوثر) پر میرے سامنے آئیں گی۔“ پھر فرمایا: ”بے شک اللہ میرا مولا ہے اور میں ہر مؤمن کا مولا ہوں۔“ پھر حضرت علی ؓ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: ”جس کا میں مولا ہوں، اُس کا یہ ولی ہے، اے اللہ! جو اِسے (علی کو) دوست رکھے اُسے تو دوست رکھ اور جو اِس سے عداوت رکھے اُس سے تو عداوت رکھ۔“

---

(۱) ۱۔ حاکم، المستدرک، ۳: ۱۰۹، رقم: ۴۵۷۶

۲۔ نسائی، السنن الکبریٰ، ۵: ۴۵، ۱۳۰، رقم: ۸۱۴۸، ۸۴۶۴

۳۔ ابن ابی عاصم نے ’السنہ (ص: ۶۴۴، رقم: ۱۵۵۵)‘ میں اسے مختصراً ذکر کیا ہے۔

۴۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۵: ۱۶۶، رقم: ۴۹۶۹

۵۔ نسائی نے ’خصائص امیر المؤمنین علی بن ابی طالب (ص: ۸۴، ۸۵، رقم: ۷۶)‘ میں یہ حدیث صحیح سند کے ساتھ روایت کی ہے۔

۶۔ ابومحاسن نے ’المعتصر من المختصر من مشکل الآثار (۲: ۳۰۱)‘ میں نقل کی ہے۔

حدیث نمبر: ۸

عن ابن واثلة أنه سمع زيد بن أرقم، يقول: نزل رسولُ اللهﷺ بين مكة و المدينة عند شجرات خمس دوحات عظام، فكنس الناسُ ما تحت الشجرات، ثم راح رسولُ الله ﷺ عيشةً، فصلى، ثم قام خطيباً فحمد الله و أثنى عليه و ذكر و وعظ، فقال ما شاء الله أن يقول: ثم قال: أيها الناس! إنى تاركٌ فيكم أمرين، لن تضلوا إن اتبعتموهما، و هما كتابَ الله و أهلَ بيتى عترتى، ثم قال: أتعلمون إنى أولى بالمؤمنين مِن أنفسهم؟ ثلاث مرّاتٍ، قالوا: نعم، فقال رسولُ الله ﷺ: مَن كنتُ مولاه فعليّ مولاه۔(۱)

ابن واثلہ سے روایت کہ اُنہوں نے زید بن ارقمؓ سے سنا کہ رسولِ اکرم ﷺ نے مکہ اور مدینہ کے درمیان پانچ بڑے گھنے درختوں کے قریب پڑاؤ کیا اور لوگوں نے درختوں کے نیچے صفائی کی اور آپ ﷺ نے کچھ دیر آرام فرمایا۔ نماز ادا فرمائی، پھر خطاب فرمانے کیلئے کھڑے ہوئے۔ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان فرمائی اور وعظ و نصیحت فرمائی، پھر جو اللہ تعالیٰ نے چاہا آپ ﷺ نے بیان کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اے لوگو! میں تمہارے درمیان دو چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں، جب تک تم ان کی پیروی کرو گے کبھی گمراہ نہیں ہوگے اور وہ (دو چیزیں) اللہ کی کتاب اور میرے اہلِ بیت/اولاد ہیں۔“ اس کے بعد فرمایا: ”کیا تمہیں علم نہیں کہ میں مؤمنین کی جانوں سے قریب تر ہوں؟“ ایسا تین مرتبہ فرمایا۔ سب نے کہا: ہاں! پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ”جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے۔“

---

(۱) ۱۔ حاکم، المستدرک، ۳:۱۰۹، ۱۱۰، رقم: ۴۵۷۷
۲۔ ابن کثیر، البدایہ والنہایہ، ۴: ۱۶۸
۳۔ ابن عساکر، تاریخ دمشق الکبیر، ۴۵: ۱۶۴
۴۔ حسام الدین ہندی، کنز العمال، ۱: ۳۸۱، رقم: ۱۶۵۷

حدیث نمبر: ۹

عن زيد بن أرقم ؓ، قال: خرجنا مع رسول الله ﷺ حتى انتهينا إلى غدير خم، فأمر بروحٍ فكسح فى يوم ما أتى علينا يوم كان أشدّ حراً منه، فحمد الله و أثنى عليه، و قال: يا أيها الناس! أنّه لم يبعث نبىٌّ قط إلا ما عاش نصف ما عاش الذى كان قبله و إنى أوشك أن أدعى فأجيب، و إنى تارك فيكم ما لن تضلوا بعده كتاب الله عزوجل۔ ثم قام و أخذ بيد على ؓ، فقال: يا أيها الناس! مَن أولى بكم من أنفسكم؟ قالوا: الله و رسوله أعلم، ألستُ أولى بكم من أنفسكم؟ قالوا: بلى، قال: مَن كنتُ مولاه فعلىّ مولاه۔ (۱)

زید بن ارقم ؓ روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلے یہاں تک کہ غدیر خم پہنچ گئے۔ آپ ﷺ نے سائبان لگانے کا حکم دیا۔ آپ ﷺ اس دن تھکاوٹ محسوس کر رہے تھے اور وہ دن بہت گرم تھا۔ آپ ﷺ نے اللہ کی حمد و ثنا بیان کی اور فرمایا: ’’اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے جتنے نبی بھیجے ہر نبی نے اپنے سے پہلے نبی سے نصف زندگی پائی، اور مجھے لگتا ہے کہ عنقریب مجھے (وصال کا) بلاوا آنے کو ہے جسے میں قبول کر لوں گا۔ میں تمہارے اندر وہ چیز چھوڑے جا رہا ہوں کہ اُس کے ہوتے ہوئے تم ہرگز گمراہ نہیں ہو گے، وہ کتاب اللہ ہے۔‘‘ پھر آپ ﷺ کھڑے ہوئے اور حضرت علی ؓ کا ہاتھ تھام لیا اور فرمایا: ’’اے لوگو! کون ہے جو تمہاری جانوں سے زیادہ قریب ہے؟‘‘ سب نے کہا: اللہ اور اُس کا رسول ﷺ بہتر جانتے ہیں۔ (پھر) فرمایا: ’’کیا میں تمہاری جانوں سے قریب تر نہیں ہوں؟‘‘ اُنہوں نے کہا: کیوں نہیں! آپ ﷺ نے فرمایا: ’’جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے۔‘‘

---

(۱) ۱۔ حاکم، المستدرک، ۳: ۵۳۳، رقم: ۶۲۷۲
۲۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۵: ۱۷۱، ۱۷۲، رقم: ۴۹۸۶
۳۔ حسام الدین ہندی، کنز العمال، ۱۱: ۶۰۲، رقم: ۳۲۹۰۴
یہ حدیث شیخین کی شرط پر صحیح ہے اور اِمام ذہبی نے بھی اسے صحیح قرار دیا ہے۔

حدیث نمبر: ۱۰

عن سعد بن أبی وقاص ؓ، قال: لقد سمعتُ رسولَ اللہ ﷺ یقول فی علیّ ثلاث خصال، لأن یکون لی واحدة منهن أحبّ إلیّ من حمر النعم۔ سمعتُه یقول: إنه بمنزلة هارون من موسی، إلا أنه لا نبی بعدی، و سمعته یقول: لأ عطینّ الرأیة غداً رجلاً یحبّ اللہ و رسوله، و یحبّه اللہ و رسوله و سمعتُه یقول: مَن کنتُ مولاه، فعلیّ مولاه۔ (۱)

حضرت سعد بن ابی وقاص ؓ فرماتے ہیں کہ رسولِ اکرم ﷺ نے حضرت علی ؓ کی تین خصلتیں ایسی بتائی ہیں کہ اگر میں اُن میں سے ایک کا بھی حامل ہوتا تو وہ مجھے سُرخ اُونٹوں سے زیادہ محبوب ہوتی۔ آپ ﷺ نے (ایک موقع پر) ارشادفرمایا: ’’علی میری جگہ پر اسی طرح ہیں جیسے ہارون موسیٰ کی جگہ پر تھے، مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں۔‘‘ اور فرمایا: ’’میں آج اس شخص کوعلم عطا کروں گا جو اللہ اور اُس کے رسول سے محبت کرتا ہے اور اللہ اوراس کا رسول اس سے محبت کرتے ہیں۔‘‘ (راوی کہتے ہیں کہ) میں نے حضور ﷺ کو (اس موقع پر) یہ فرماتے ہوئے بھی سنا: ’’جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے۔‘‘

---

(۱) ۱۔ نسائی، خصائص امیر المومنین علی بن ابی طالب ؓ: ۳۳، ۳۴، ۸۸، رقم: ۱۰، ۸۰

۲۔ شاشی نے ’المسند (۱:۱۶۵، ۱۶۶، رقم: ۱۰۶)‘ میں یہ روایت عامر بن سعد بن ابی وقاص ؓ سے لی ہے۔

۳۔ ابن عساکر نے ’تاریخ دمشق الکبیر (۴۵:۸۸)‘ میں عامر بن سعد اور سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہما سے مروی احادیث بیان کی ہیں۔

۴۔ حسام الدین ہندی نے ’کنز العمال (۱۵:۱۶۳، رقم: ۳۶۴۹۶)‘ میں عامر بن سعد ؓ سے یہ روایت چند الفاظ کے اضافے کے ساتھ ذکر کی۔

اِس حدیث کی اسناد صحیح ہیں۔

حدیث نمبر: ۱۱

أخرج سفیان بن عیینة عن سعد بن أبی وقاص (فی مناقب علیّ) ؓ، إن له لمناقب أربع: لأن یکون لی واحدة منهن أحب إلیّ مِن کذا و کذا، ذکر حمر النعم قوله ﷺ: لأُعطینّ الرایة، و قوله ﷺ: بمنزلة هارون من موسیٰ، و قوله ﷺ: من کنتُ مولاه، و نسی سفیان الرابعة۔ (۱)

سفیان بن عیینہ (مناقبِ علی ؓ کے ضمن میں) سعد بن ابی وقاص ؓ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی ؓ کی چار خوبیاں ایسی ہیں کہ اگر میں ان میں سے کسی ایک کا بھی حامل ہوتا تو اسے فلاں فلاں چیز حتی کہ سرخ اُونٹوں سے زیادہ محبوب رکھتا۔ وہ چار خوبیاں یہ تھیں: (پہلی خوبی اُنہیں غزوۂ خیبر کے موقع پر) جھنڈے کا عطا ہونا ہے۔ (دُوسری خوبی) حضور نبیٔ اکرم ﷺ کا اُن کے متعلق یہ فرمانا کہ (تیرا اور میرا تعلق ایسے ہے) جیسے ہارون اور موسیٰ کا (تعلق ہے)۔ (تیسری خوبی) حضور نبیٔ اکرم ﷺ کا اُن کے متعلق یہ فرمانا کہ جس کا میں مولا ہوں (اُس کا علی مولا ہے)۔ (راویٔ حدیث) سفیان بن عیینہ کو چوتھی خوبی بھول گئی۔

---

(۱) ۱۔ ابن ابی عاصم، کتاب السنہ: ۶۰۷، رقم: ۱۳۸۵
۲۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، ۲: ۶۴۳، رقم: ۱۰۹۳
۳۔ ضیاء مقدسی، الاحادیث المختارہ، ۳: ۱۵۱، رقم: ۹۴۸
۴۔ ابن عساکر نے ’تاریخ دمشق الکبیر (۴۵: ۸۹۔ ۹۱)‘ میں حضرت سعد ؓ سے مروی روایت میں چاروں خوبیاں بالتفصیل لکھی ہیں۔
احمد بن حنبل کی بیان کردہ روایت کی اِسناد حسن ہیں۔

حدیث نمبر: ۱۲

عن عبد الرحمن بن سابط (فی مناقب علیّ)، قال: قال سعد: سمعتُ رسول اللہ ﷺ یقول فی علیّ ثلاث خصال، لأن یکون لی واحدۃ منھنّ أحب إلیّ مِن الدنیا و ما فیھا، سمعتُ رسول اللہ ﷺ یقول: مَن کنتُ مولاہ، و أنت منّی بمنزلۃ ھارون مِن موسیٰ، و لأعطینّ الرأیۃ(۱)

عبدالرحمٰن بن سابط (مناقبِ علی کے ضمن میں) روایت کرتے ہیں کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے رسولِ اکرم ﷺ کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کی تین ایسی خصلتیں بیان فرماتے ہوئے سنا کہ اگر اُن میں سے ایک بھی مجھے عطا ہو تو وہ مجھے دنیا و مافیہا سے زیادہ محبوب ہوتی۔ رسولِ اکرم ﷺ نے فرمایا: ’’جس کا میں مولا ہوں (اُس کا علی مولا ہے)، اور علی میری جگہ ایسا ہے جیسے موسیٰ کی جگہ ہارون، اور میں اُسے علم عطا کروں گا (جو اللہ اور اُس کے رسول ﷺ کا حبیب ہے اور اللہ اور اُس کے رسول ﷺ اُس کے حبیب ہیں)۔‘‘

---

(۱) ۱۔ ابن ابی عاصم، کتاب السنہ: ۶۰۸، رقم: ۱۳۸۶
۲۔ ابن ابی شیبہ، المصنف، ۱۲: ۶۱، رقم: ۱۲۱۲۷
۳۔ ضیاء مقدسی، الاحادیث المختارہ، ۳: ۲۰۷، رقم: ۱۰۰۸
۴۔ ابن عساکر، تاریخ دمشق الکبیر، ۴۵: ۸۸، ۸۹
ضیاء مقدسی نے اس حدیث کی سند کو صحیح قرار دیا ہے۔

حدیث نمبر: ۱۳

عن رفاعة بن إياس الضبی، عن أبيه، عن جده، قال: كنّا مع علیّؓ يوم الجمل، فبعث إلى طلحة بن عبيد الله أن القنی، فأتاه طلحة، فقال: نشدك الله، هل سمعتَ رسولَ الله ﷺ يقول: مَن كنتُ مولاه فعلیّ مولاه، اللّهم والِ من والاه و عادِ من عاداه؟ قال: نعم، قال: فَلِمَ تقاتلنی؟ قال: لم أذكرْ، قال: فانصرف طلحةُ۔ (۱)

رفاعہ بن ایاس ضبی اپنے والد سے اور وہ اس کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ ہم جمل کے دن حضرت علی ؓ کے ساتھ تھے۔ آپ ؓ نے طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہما کی طرف ملاقات کا پیغام بھیجا۔ پس طلحہ اُن کے پاس آئے۔ آپ ؓ نے کہا: ”میں آپ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں، کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے، اے اللہ! جو علی کو دوست رکھے تو اُسے دوست رکھ، جو اُس سے عداوت رکھے تو اُس سے عداوت رکھ؟“ حضرت طلحہ ؓ نے کہا: ہاں! حضرت علی ؓ نے کہا: ”تو پھر میرے ساتھ کیوں جنگ کرتے ہو؟“ طلحہ ؓ نے کہا: مجھے یہ بات یاد نہیں تھی۔ راوی نے کہا: (اُس کے بعد) طلحہ ؓ واپس لوٹ گئے۔

---

(۱) ۱۔ حاکم، المستدرک، ۳: ۳۷۱، رقم: ۵۵۹۴
۲۔ بیہقی، الاعتقاد: ۳۷۳
۳۔ ابن عساکر، تاریخ دمشق الکبیر، ۲۷: ۷۶
۴۔ ہیثمی نے ’مجمع الزوائد (۹: ۱۰۷)‘ میں لکھا ہے کہ یہ حدیث بزار نے نذیر سے روایت کی ہے۔
۵۔ حسام الدین ہندی، کنز العمال، ۱۱: ۳۳۲، رقم: ۳۱۶۶۲

حدیث نمبر: ۱۴

عن بريدة، قال: غزوتُ مع عليّ اليمن فرأيتُ منه جفوة، فلما قدمتُ على رسول الله ﷺ ذكرتُ عليا، فتنقصته، فرأيتُ وجهَ رسول الله ﷺ يتغيّر، فقال: يا بريدة! ألستُ أولى بالمؤمنين مِن أنفسهم؟ قلتُ: بلى، يا رسولَ الله! قال: مَن كنتُ مولاه فعليّ مولاه۔ (۱)

حضرت بریدہ ؓ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت علی ؓ کے ساتھ یمن کے غزوہ میں شرکت کی جس میں مجھے آپ سے کچھ شکوہ ہوا۔ جب میں رسولِ اکرم ﷺ کے پاس (جنگ سے) واپس آیا تو میں نے اس وقت حضرت علی ؓ کا ذکر نامناسب انداز سے کیا۔ میں نے دیکھا کہ آپ ﷺ کا چہرۂ مبارک متغیر ہوگیا اور آپ ﷺ نے فرمایا: ’’اے بریدہ! کیا میں مومنین کی جانوں سے قریب تر نہیں ہوں؟‘‘ تو میں نے کہا: کیوں نہیں، یا رسول اللہ! اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: ’’جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے۔‘‘

---

(۱) ۱۔ احمد بن حنبل، المسند، ۵: ۳۴۷
۲۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، ۲: ۵۸۴، ۵۸۵، رقم: ۹۸۹
۳۔ نسائی، السنن الکبریٰ، ۵: ۱۳۰، رقم: ۸۴۶۵
۴۔ نسائی، خصائص امیر المؤمنین علی بن ابی طالب ؓ: ۸۶، رقم: ۷۸
۵۔ حاکم، المستدرک، ۳: ۱۱۰، رقم: ۴۵۷۸
۶۔ ابن ابی شیبہ، المصنف، ۱۲: ۸۴، رقم: ۱۲۱۸۱
۷۔ ابن ابی عاصم، الآحاد والمثانی، ۴: ۳۲۵، ۳۲۶
۸۔ شاشی، المسند، ۱: ۱۲۷
۹۔ طبرانی، المعجم الاوسط، ۱: ۲۲۹، رقم: ۳۴۸
۱۰۔ مبارکپوری، تحفۃ الاحوذی، ۱۰: ۱۴۷
۱۱۔ ابونعیم، حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء، ۴: ۲۳
۱۲۔ ابن عساکر، تاریخ دمشق الکبیر، ۴۵: ۱۴۲، ۱۴۶۔ ۱۴۸

....

حدیث نمبر: ۱۵

عن میمون أبی عبد اللہ، قال: قال زید بن أرقمؓ و أنا أسمع: نزلنا مع رسول اللہ ﷺ بواد یقال له وادی خم، فأمر بالصلاۃ، فصلاھا بھجیر، قال: فخطبنا و ظلل لرسول اللہ ﷺ بثوب علی شجرۃ سمرۃ من الشمس، فقال: ألستم تعلمون أو لستم تشھدون أنی أولٰی بکل مؤمن من نفسه؟ قالوا: بلٰی، قال: فمن کنتُ مولاہ فإن علیا مولاہ، اللّٰھم! عادِ من عاداہ و والِ من والاہ۔(۱)

حضرت میمون ابوعبد اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے زید بن ارقمؓ کو یہ کہتے ہوئے سنا: ہم رسولِ اکرم ﷺ کے ساتھ ایک وادی ...... جسے وادئ خم کہا جاتا تھا ...... میں اُترے۔ پس آپ ﷺ نے نماز کا حکم دیا اور سخت گرمی میں جماعت کروائی۔ پھر ہمیں خطبہ دیا درآنحالیکہ رسولِ اکرم ﷺ کو سورج کی گرمی سے بچانے کے لئے درخت پر کپڑا لٹکا کر

.... ۱۳۔ محبّ طبری، الریاض النضرہ فی مناقب العشرہ، ۳: ۱۲۸

۱۴۔ ابن کثیر نے 'البدایہ والنہایہ (۴: ۱۶۸؛ ۵: ۴۵۷)' میں کہا ہے کہ نسائی کی بیان کردہ روایت کی اسناد جید قوی ہیں اور اس کے تمام رجال ثقہ ہیں۔

۱۵۔ حسام الدین ہندی، کنز العمال، ۱۳: ۱۳۴، رقم: ۳۶۴۲۲

(۱) ۱۔ احمد بن حنبل، المسند، ۴: ۳۷۲

۲۔ بیہقی، السنن الکبریٰ، ۵: ۱۳۱

۳۔ طبرانی نے یہ حدیث 'المعجم الکبیر (۵: ۱۹۵، رقم: ۵۰۶۸)' میں ایک اور سند سے روایت کی ہے۔

۴۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۹: ۱۰۴

۵۔ حسام الدین ہندی، کنز العمال، ۱۳: ۱۵۷، رقم: ۳۶۴۸۵

۶۔ ابن عساکر، تاریخ دمشق الکبیر، ۴۵: ۱۶۶

۷۔ ابن کثیر نے 'البدایہ و النہایہ، (۴: ۱۷۲)' میں اِس روایت کی سند کو جید اور رِجال کو ثقہ قرار دیا ہے۔

سایہ کیا گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ’’کیا تم نہیں جانتے یا (اس بات کی) گواہی نہیں دیتے کہ میں ہر مؤمن کی جان سے قریب تر ہوں؟‘‘ لوگوں نے کہا: کیوں نہیں! آپ ﷺ نے فرمایا: ’’پس جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے، اے اللہ! تو اُس سے عداوت رکھ جو اِس سے عداوت رکھے اور اُسے دوست رکھ جو اِسے دوست رکھے۔

لکل جعلنا منکم شرعۃ ومنھاجا

حدیث نمبر: ۱۶

عن عطية العوفی، قال: سألت زيد بن أرقم، فقلتُ له: أنّ ختناً لی حدثنی عنك بحديث فی شأن علی ؓ يوم غدير خم، فأنا أحب أن أسمعه منك، فقال: إنكم معشر أهل العراق فيكم ما فيكم، فقلت له: ليس عليك منی بأس، فقال: نعم، كنا بالجحفة، فخرج رسول الله ﷺ إلينا ظهراً و هو أخذ بعضدِ علی ؓ فقال: يا أيها الناس! ألستم تعلمون أنی أولی بالمؤمنين من أنفسم؟ قالوا: بلٰی، قال: فمن كنتُ مولاه فعلی مولاه، قال: فقلتُ له: هل قال: اللهم! وال من والاه و عاد من عاداه؟ فقال: إنما أخبرك كما سمعتُ ۔(۱)

عطیہ عوفی سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے زید بن ارقم سے پوچھا: میرا ایک داماد ہے جو غدیر خم کے دن حضرت علی ؓ کی شان میں آپ کی روایت سے حدیث بیان کرتا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ اسے آپ سے (براہِ راست) سنوں۔ زید بن ارقم نے

---

(۱) ۱۔ احمد بن حنبل، المسند، ۴: ۳۶۸

۲۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، ۲: ۵۸۶، رقم: ۹۹۲

۳۔ نسائی نے یہ حدیث حضرت سعد ؓ سے ’خصائص امیر المومنین علی بن ابی طالب ؓ (ص: ۹۷، رقم: ۹۲)‘ میں الفاظ کے معمولی اختلاف کے ساتھ روایت کی ہے۔ اس کے بارے میں ہیثمی نے ’مجمع الزوائد (۹: ۱۰۷)‘ میں کہا ہے کہ اسے بزار نے روایت کیا ہے اور اس کے رجال ثقہ ہیں۔

۴۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۵: ۱۹۵، رقم: ۵۰۷۰

۵۔ ابن عساکر، تاریخ دمشق الکبیر، ۴۵: ۱۶۵

۶۔ حسام الدین ہندی، کنز العمال، ۱۳: ۱۰۵، رقم: ۳۶۳۴۳

۷۔ میمون ابوعبد اللہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے زید بن ارقم ؓ سے حضرت علی ؓ کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے یہ حدیث مبارکہ بیان کی۔ حسام الدین ہندی نے یہ حدیث ’کنز العمال (۱۳: ۱۰۴، ۱۰۵، رقم: ۳۶۳۴۲)‘ میں بیان کی ہے۔

کہا: آپ اہلِ عراق ہیں تمہاری عادتیں تمہیں سلامت رہیں۔ پس میں نے کہا کہ میری طرف سے تمہیں کوئی اذیت نہیں پہنچے گی۔ (اس پر) انہوں نے کہا: ہم جحفہ کے مقام پر تھے کہ ظہر کے وقت حضور نبیٔ اکرم ﷺ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا بازو تھامے ہوئے باہر تشریف لائے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ’’اے لوگو! کیا تمہیں علم نہیں کہ میں مؤمنین کی جانوں سے بھی قریب تر ہوں؟‘‘ تو انہوں نے کہا: کیوں نہیں! تو آپ ﷺ نے فرمایا: ’’جس کا میں مولا ہوں اس کا علی مولا ہے۔‘‘ عطیہ نے کہا: میں نے مزید پوچھا: کیا آپ ﷺ نے یہ بھی ارشاد فرمایا: ’’اے اللہ! جو علی کو دوست رکھے اُسے تو دوست رکھ اور جو اِس (علی) سے عداوت رکھے اُس سے تو عداوت رکھ؟‘‘ زید بن ارقم نے کہا: میں نے جو کچھ سنا تھا وہ تمہیں بیان کر دیا ہے۔

حدیث نمبر: ۱۷

عن جابر بن عبد الله رضی اللہ عنہما **قال: كنا بالجحفة بغدير خم إذ خرج علينا رسول الله**ﷺ، **فأخذ بيد علی**ؓ **فقال: من كنت مولاه فعليّ مولاه۔(۱)**

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہم جحفہ میں غدیر خم کے مقام پر تھے، جب رسولِ اکرم ﷺ باہر تشریف لائے، پھر آپ ﷺ نے حضرت علی ؓ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: ''جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے۔''

---

(۱) ۱۔ ابن ابی شیبہ، المصنف، ۱۲:۵۹، رقم: ۱۲۱۲۱
۲۔ ابن عساکر، تاریخ دمشق الکبیر، ۴۵:۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۲
۳۔ ذہبی نے 'سیر اعلام النبلاء (۷:۵۷۰، ۵۷۱)' میں اسے عبداللہ بن محمد بن عاقل سے روایت کرتے ہوئے متن حدیث کو متواتر قرار دیا ہے۔ روایت میں ہے کہ علی بن حسین، محمد بن حنیفہ، ابو جعفر اور عبداللہ بن محمد بن عاقل ؓ حضرت جابر ؓ کے گھر پر تھے۔
۴۔ ابن کثیر نے 'البدایہ والنہایہ (۴:۱۷۳)' میں لکھا ہے کہ ہمارے شیخ ذہبی نے اِس روایت کو حسن قرار دیا ہے۔
۵۔ حسام الدین ہندی، کنز العمال، ۱۳:۱۳۷، رقم: ۳۲۴۳۳

حدیث نمبر: ۱۸

عن علي رضي الله عنه، أن النبي صلى الله عليه وآله وسلم قام بحفرة الشجرة بخم، و هو آخذ بيد علي رضي الله عنه فقال: أيها الناس! ألستم تشهدون أن الله ربكم؟ قالوا: بلى، قال: ألستم تشهدون أن الله و رسوله أولى بكم من أنفسكم قالوا: بلى، و أن الله و رسوله مولاكم؟ قالوا: بلى، قال: فمن كنتُ مولاه فإن هذا مولاه۔ (۱)

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبیِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مقامِ خم پر ایک درخت کے نیچے کھڑے ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اے لوگو! کیا تم گواہی نہیں دیتے کہ اللہ تمہارا رب ہے؟'' اُنہوں نے کہا: کیوں نہیں! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''کیا تم گواہی نہیں دیتے کہ اللہ اور اس کا رسول تمہاری جانوں سے بھی قریب تر ہیں؟'' اُنہوں نے کہا: کیوں نہیں! پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جس کا میں مولا ہوں اُس کا یہ (علی) مولا ہے۔''

---

(۱) ۱۔ ابن ابی عاصم، کتاب السنہ: ۶۰۳، رقم: ۱۳۶۰
۲۔ ابن عساکر، تاریخ دمشق الکبیر، ۴۵: ۱۶۱، ۱۶۲
۳۔ حسام الدین ہندی نے یہ حدیث 'کنزالعمال (۱۳: ۱۴۰، رقم: ۳۶۴۴۱)' میں نقل کی ہے اور کہا ہے کہ اسے ابن راہویہ، ابن جریر، ابن ابی عاصم اور محاملی نے 'اَمالی' میں روایت کیا ہے اور اسے صحیح قرار دیا ہے۔

حدیث نمبر: ۱۹

عن حذيفة بن أسيد الغفارى ...... فقال: يا أيها الناس إنى قد نبأنى اللطيف الخبير أنه لن يعمر نبى إلا نصف عمر الذى يليه من قبله، و إنى لأظن أنى يوشك أن أدعى فأجيب، و إنى مسؤول، و إنكم مسؤولون، فماذا أنتم قائلون؟ قالوا: نشهد أنك قد بلغتَ و جهدتَ و نصحتَ، فجزاك الله خيراً، فقال: أليس تشهدون أن لا إله إلا الله، و أن محمداً عبده و رسوله، و أن جنته حقٌ و ناره حقٌ، و أن الموت حقٌ، و أن البعث بعد الموت حقٌ، و أن الساعة آتية لا ريب فيها و أن الله يبعث من فى القبور؟ قالوا: بلى، نشهد بذالك، قال: اللهم! اشهد، ثم قال: يا أيها الناس! إن الله مولاى و أنا مولى المؤمنين و أنا أولى بهم من أنفسهم، فمن كنتُ مولاه فهذا مولاه يعنى علياً رضی اللہ عنہ ...... اللهم! وال من والاه، و عاد من عاداه۔ ثم قال: يا أيها الناس إنى فرطكم و إنكم واردون على الحوض، حوضٌ أعرض ما بين بصرى و صنعاء، فيه عدد النجوم قد حانٌ من فضةٍ، و إنى سائلكم حين تردون علىّ عن الثقلين، فانظروا كيف تخلفونى فيهما، الثقل الأكبر كتاب الله عزوجل سببٌ طرفه بيد الله و طرفه بأيديكم فاستمسكوا به لا تضلوا و لا تبدلوا، و عترتى أهل بيتى، فإنه قد نبأنى اللطيف الخبير أنما لن ينقضيا حتى يردا علىّ الحوض۔ (۱)

---

(۱) ۱۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۳: ۱۸۰، ۱۸۱، رقم: ۳۰۵۲

۲۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۳: ۶۷، رقم: ۲۶۸۳

۳۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۵: ۱۶۶، ۱۶۷، رقم: ۴۹۷۱

۴۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۹: ۱۶۴، ۱۶۵

۵۔ حسام الدین ہندی، کنزالعمال، ۱: ۱۸۸، ۱۸۹، رقم: ۹۵۷، ۹۵۸

۶۔ ابن عساکر، تاریخ دمشق الکبیر، ۴۵: ۱۶۶، ۱۶۷

۷۔ ابن عساکر نے ’تاریخ دمشق الکبیر (۴۵: ۱۶۹)‘ میں حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے بھی روایت لی ہے۔

۸۔ ابن کثیر، البدایہ والنہایہ، ۵: ۴۶۳

حضرت حذیفہ بن اُسید غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! مجھے لطیف وخبیر ذات نے خبر دی ہے کہ اللہ نے ہر نبی کو اپنے سے پہلے نبی کی نصف عمر عطا فرمائی اور مجھے گمان ہے مجھے (عنقریب) بلاوا آئے گا اور میں اُسے قبول کرلوں گا، اور مجھ سے (میری ذمہ داریوں کے متعلق) پوچھا جائے گا اور تم سے بھی (میرے متعلق) پوچھا جائے گا، (اس بابت) تم کیا کہتے ہو؟ انہوں نے کہا: ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ نے ہمیں انتہائی جدوجہد کے ساتھ دین پہنچایا اور بھلائی کی باتیں ارشاد فرمائیں، اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم اس بات کی گواہی نہیں دیتے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں، جنت و دوزخ حق ہیں اور موت اور موت کے بعد کی زندگی حق ہے، اور قیامت کے آنے میں کوئی شک نہیں، اور اللہ تعالیٰ اہل قبور کو دوبارہ اٹھائے گا؟ سب نے جواب دیا: کیوں نہیں! ہم ان سب کی گواہی دیتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! تو گواہ بن جا، آپ ﷺ نے فرمایا اے لوگو! بیشک اللہ میرا مولیٰ ہے اور میں تمام مؤمنین کا مولا ہوں اور میں ان کی جانوں سے قریب تر ہوں۔ جس کا میں مولا ہوں یہ اُس کا یہ (علی) مولا ہے۔ اے اللہ! جو اِسے دوست رکھے تو اُسے دوست رکھ، جو اِس سے عداوت رکھے تو اُس سے عداوت رکھ۔

”اے لوگو! میں تم سے پہلے جانے والا ہوں اور تم مجھے حوض پر ملو گے، یہ حوض بصرہ اور صنعاء کے درمیانی فاصلے سے بھی زیادہ چوڑا ہے۔ اس میں ستاروں کے برابر چاندی کے پیالے ہیں، جب تم میرے پاس آؤ گے میں تم سے دو انتہائی اہم چیزوں کے متعلق پوچھوں گا، دیکھنے کی بات یہ ہے کہ تم میرے پیچھے ان دونوں سے کیا سلوک کرتے ہو! پہلی اہم چیز اللہ کی کتاب ہے، جو ایک حیثیت سے اللہ سے تعلق رکھتی ہے اور دوسری حیثیت سے بندوں سے تعلق رکھتی ہے۔ تم اسے مضبوطی سے تھام لو تو گمراہ ہو گے نہ (حق سے) منحرف؛ اور (دوسری اہم چیز) میری عترت یعنی اہلِ بیت ہیں (اُن کا دامن تھام لینا)۔ مجھے لطیف وخبیر ذات نے خبر دی ہے کہ بیشک یہ دونوں حق سے نہیں ہٹیں گی یہاں تک کہ مجھے حوض پر ملیں گی۔“

حدیث نمبر: ۲۰

عن جرير قال: شهدنا الموسم فی حجة مع رسول الله ﷺ، و هی حجة الوداع، فبلغنا مكاناً يقال له غدير خم، فنادی: الصلاة جامعة، فاجتمعنا المهاجرون والأنصار، فقام رسول اللهﷺ وسطنا، فقال: أيها الناس! بم تشهدون؟ قالوا: نشهد أن لا إله إلا الله؟ قال: ثم مه؟ قالوا: و أن محمداً عبده و رسوله، قال: فمَن وليكم؟ قالوا: الله و رسوله مولانا، قال: من وليكم؟ ثم ضرب بيده إلی عضد علیؓ، فأقامه فنزع عضده فأخذ بذراعيه، فقال: من يكن الله و رسوله مولياه فإن هذا مولاه، اللهم! والِ من والاه، و عادِ من عاداه، اللهم! من أحبه من الناس فكن له حبيباً، ومن أَبغضه فكن له مُبغضاً۔ (۱)

حضرت جریر سے روایت ہے کہ ہم حجۃ الوداع کے موقع پر رسول اکرم ﷺ کے ساتھ تھے، ہم ایک ایسی جگہ پہنچے جسے غدیر خم کہتے ہیں۔ نماز باجماعت ہونے کی ندا آئی تو سارے مہاجرین و انصار جمع ہو گئے۔ پھر حضور نبی اکرم ﷺ ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اور خطاب فرمایا: اے لوگو! تم کس چیز کی گواہی دیتے ہو؟ انہوں نے کہا: ہم گواہی دیتے ہیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: پھر کس کی؟ انہوں نے کہا: **بیشک محمد** ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارا ولی کون ہے؟ انہوں نے کہا: اللہ اور اس کا رسول ﷺ۔ پھر فرمایا: تمہارا ولی اور کون ہے؟ تب آپ ﷺ نے حضرت علیؓ کو بازو سے پکڑ کر کھڑا کیا اور (حضرت علیؓ کے) دونوں بازو تھام کر فرمایا: ’’اللہ اور اُس کا رسول جس کے مولا ہیں اُس کا یہ (علی) مولا ہے، اے اللہ! جو علی کو دوست رکھے تو اُسے دوست رکھ (اور) جو اِس (علی) سے عداوت رکھے تو اُس سے عداوت رکھ، اے اللہ! جو اِسے محبوب رکھے تو اُسے محبوب رکھ اور جو اِس سے بغض رکھے تو اُس سے بغض رکھ۔‘‘

---

(۱) ۱۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۲: ۳۵۷، رقم: ۲۵۰۵

۲۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۹: ۱۰۶

۳۔ حسام الدین ہندی، کنز العمال، ۱۳: ۱۳۸، ۱۳۹، رقم: ۳۶۴۳۷

۴۔ ابن عساکر، تاریخ دمشق الکبیر، ۴۵: ۱۶۹

حدیث نمبر: ۲۱

عن عمرو ذی مر و زید بن أرقم قالا: خطب رسولُ اللهﷺ یوم غدیر خم، فقال: من کنتُ مولاہ فعلیّ مولاہ، اللّٰھم! والِ من والاہ و عادِ من عاداہ، و انصرُ من نصرہ و أعِنْ من أعانہ۔(۱)

عمرو ذی مر اور زید بن ارقم سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے غدیر خم کے مقام پر خطاب فرمایا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے، اے اللہ! جو اِسے دوست رکھے تو اُسے دوست رکھ اور جو اس سے عداوت رکھے تو اُس سے عداوت رکھ، اور جو اِس کی نصرت کرے اُس کی تو نصرت فرما، اور جو اِس کی اِعانت کرے تو اُس کی اِعانت فرما۔

---

(۱) ۱۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۵: ۱۹۲، رقم: ۵۰۵۹
۲۔ نسائی نے 'خصائص امیر المؤمنین علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ (ص: ۱۰۰، ۱۰۱، رقم: ۹۶)' میں عمرو ذی مر سے روایت لی ہے۔
۳۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۹: ۱۰۴، ۱۰۶
۴۔ ابن کثیر، البدایہ والنہایہ، ۴: ۱۷۰
۵۔ حسام الدین ہندی، کنز العمال، ۱۱: ۶۰۹، رقم: ۳۲۹۴۶

حدیث نمبر: ۲۲

آیتِ کریمہ ’اَلْیَوْمَ أَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ (۱) ...... (آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین مکمل کر دیا) ...... کے شانِ نزول میں محدثین و مفسرین نے یہ حدیثِ مبارکہ بیان کی ہے:

عن أبی هريرة ؓ، قال: مَن صام يوم ثمان عشرة مِن ذی الحجة كتب له صيام ستين شهراً، و هو يوم غدير خم لما أخذ النبی ﷺ بيد علیّ بن أبی طالب ؓ، فقال: ألست ولی المؤمنين؟ قالوا: بلی، يا رسول الله! قال: مَن كنتُ مولاه فعلیّ مولاه، فقال عمر بن الخطاب: بخ بخ لك يا ابن أبی طالب! أصبحتَ مولای و مولی كل مسلم، فأنزل الله ﴿اَلْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ﴾. (۲)

حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ جس نے اٹھارہ ذی الحج کو روزہ رکھا

---

(۱) القرآن، المائدہ، ۵: ۳

(۲) ۱۔ خطیب بغدادی، تاریخ بغداد، ۸: ۲۹۰

۲۔ طبرانی، المعجم الأوسط، ۳: ۳۲۴

۳۔ واحدی، اسباب النزول: ۱۰۸

۴۔ رازی، التفسیر الکبیر، ۱۱: ۱۳۹

۵۔ ابن عساکر، تاریخ دمشق الکبیر، ۴۵: ۱۷۶، ۱۷۷

۶۔ ابن عساکر نے ’تاریخ دمشق الکبیر (۴۵: ۱۷۹)‘ میں یہ راویت حضرت ابوسعید خدری ؓ سے بھی لی ہے۔

۷۔ ابن کثیر، البدایہ والنہایہ، ۵: ۴۶۴

۸۔ سیوطی نے ’الدر المنثور فی التفسیر بالمأثور (۲: ۲۵۹)‘ میں آیت مذکورہ کی شان نزول کے حوالے سے لکھا ہے کہ جب حضور نبی اکرم ﷺ نے غدیرخم کے روز ’من کنت مولاہ فعلیّ مولاہ‘ کے الفاظ فرمائے تو یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

اس کے لئے ساٹھ (٦٠) مہینوں کے روزوں کا ثواب لکھا جائے گا، اور یہ غدیرِ خم کا دن تھا جب حضور نبیٔ اکرم ﷺ نے حضرت علی ؓ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: کیا میں مؤمنین کا والی نہیں ہوں؟ انہوں نے کہا: کیوں نہیں، یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا: جس کا میں مولا ہوں، اُس کا علی مولا ہے۔ اس پر حضرت عمر بن خطاب ؓ نے فرمایا: مبارک ہو! اے ابنِ ابی طالب! آپ میرے اور ہر مسلمان کے مولا ٹھہرے۔ (اس موقع پر) اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ’’آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین مکمل کر دیا۔‘‘

حدیث نمبر: ۲۳

امام فخر الدین رازی ’یَا أَیُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ أُنْزِلَ إِلَیْكَ مِن رَّبِّكَ ‘، (۱) ...... (اے (برگزیدہ) رسول! جو کچھ آپ کی طرف آپ کے رب کی جانب سے نازل کیا گیا ہے (وہ سارا لوگوں کو) پہنچا دیجئے) ...... کا شانِ نزول بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

نزلت الآیة فی فضل علیّ بن أبی طالب ؑ، و لما نزلت هذه الآیةُ أخذ بیده و قال: مَن کنتُ مولاه فعلیّ مولاه، اللّٰهم والِ من والاه و عادِ من عاداه۔ فلقیه عمر ؓ، فقال: هنیئاً لك یا ابن أبی طالب، أصبحتَ مولای و مولی کلِ مؤمنٍ و مؤمنةٍ۔ و هو قول ابن عباس و البراء بن عازب و محمد بن علی۔(۲)

یہ آیتِ مبارکہ حضرت علی ؓ کی فضیلت میں نازل ہوئی ہے، جب یہ آیتِ مبارکہ نازل ہوئی تو حضور نبیٔ اکرم ﷺ نے حضرت علی ؓ کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا: جس کا میں مولا ہوں، اُس کا علی مولا ہے، اے اللہ! تو اُسے دوست رکھ جو اِسے دوست رکھے،

---

(۱) القرآن، المائدہ، ۵: ۶۷

(۲) ۱۔ رازی، التفسیر الکبیر، ۱۲: ۴۹، ۵۰

۲۔ ابن ابی حاتم رازی نے ’تفسیر القرآن العظیم (۴: ۱۱۷۲، رقم: ۶۶۰۹)‘ میں عطیہ عوفی سے حضرت ابو سعید خدری ؓ کی روایت نقل کی کہ سورۃ المائدہ کی آیت نمبر ۶۷ حضرت علی بن ابی طالب ؓ کی شان میں نازل ہوئی۔

علاوہ ازیں درج ذیل نے بھی یہ روایت نقل کی ہے:

۳۔ واحدی، اسباب النزول: ۱۱۵
۴۔ سیوطی، الدر المنثور فی التفسیر بالماثور، ۲: ۲۹۸
۵۔ آلوسی، روح المعانی، ۶: ۱۹۳
۶۔ شوکانی، فتح القدیر، ۲: ۶۰

اور اُس سے عداوت رکھ جو اِس سے عداوت رکھے۔ اُس کے (فوراً) بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی اور فرمایا: اے ابن ابی طالب! آپ کو مبارک ہو، اب آپ میرے اور ہر مؤمن اور مؤمنہ کے مولا قرار پائے ہیں۔

اِسے عبداللہ بن عباس، براء بن عازب اور محمد بن علی رضی اللہ عنہم نے روایت کیا ہے۔

حدیث نمبر: ۲۴

آیتِ کریمہ ’’إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلَاةَ وَ يُؤْتُوْنَ الزَّكَاةَ وَ هُمْ رَاكِعُوْنَ○‘‘ (۱) ...... (بے شک تمہارا (مدد گار) دوست اللہ اور اُس کا رسول ہی ہے اور (ساتھ) وہ ایمان والے ہیں جو نماز قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور وہ (اللہ کے حضور عاجزی سے) جھکنے والے ہیں○) ...... کے شانِ نزول میں بیشتر محدثین نے یہ حدیثِ مبارکہ بیان کی ہے:

عن عمار بن ياسر﵁، يقول: وقف على عليّ بن أبي طالب ﵁ سائل و هو راكع في تطوّع فنزع خاتمه فأعطاه السائل، فأتى رسول الله ﷺ فأعلمه ذلك، فنزلتْ على النبي ﷺ هٰذا الآية: ﴿إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلَاةَ وَ يُؤْتُوْنَ الزَّكَاةَ وَ هُمْ رَاكِعُوْنَ﴾ فقرأها رسول الله ﷺ ثم قال: من كنتُ مولاه فعليٌّ مولاه، اللّٰهم! والِ من والاه و عادِ من عاداه۔ (۲)

---

(۱) القرآن، المائدہ، ۵۵:۵

(۲) ۱۔ طبرانی، المعجم الاوسط، ۷:۱۲۹، ۱۳۰، رقم: ۶۲۲۸

۲۔ احمد بن حنبل، المسند، ۱:۱۱۹

۳۔ احمد بن حنبل، المسند، ۴:۳۷۲

۴۔ حاکم، المستدرک، ۳:۱۱۹، ۳۷۱، رقم حدیث: ۴۵۷۶، ۵۵۹۴

۵۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۴:۱۷۴، رقم: ۴۰۵۳

۶۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۵:۱۹۵، ۲۰۳، ۲۰۴، رقم: ۵۰۶۸، ۵۰۶۹، ۵۰۹۲، ۵۰۹۷

۷۔ طبرانی، المعجم الصغیر، ۱:۶۵

۸۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۷:۱۷

۹۔ ہیثمی، موارد الظمآن: ۵۴۴، رقم: ۲۲۰۵

۱۰۔ خطیب بغدادی، تاریخ بغداد، ۷:۳۷۷

۱۱۔ خطیب بغدادی نے یہ حدیثِ مبارکہ ’تاریخِ بغداد (۱۲:۳۴۳)‘ میں مَن کنتُ ....

حضرت عمار بن یاسر ؓ سے روایت ہے کہ ایک سائل حضرت علی ؓ کے پاس آ کر کھڑا ہوا۔ آپ ؓ نماز میں حالتِ رکوع میں تھے۔ اُس نے آپ ؓ کی انگوٹھی کھینچی۔ آپ ؓ نے انگوٹھی سائل کو عطا فرما دی۔ حضرت علی ؓ رسولِ اکرم ﷺ کے پاس آئے اور آپ ﷺ کو اُس کی خبر دی۔ اس موقع پر آپ ﷺ پر یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی: ﴿بے شک تمہارا (مددگار) دوست اللہ اور اُس کا رسول ہی ہے اور (ساتھ) وہ ایمان والے ہیں جو نماز قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور وہ (اللہ کے حضور عاجزی سے) جھکنے والے ہیں﴾ آپ ﷺ نے اس آیت کو پڑھا اور فرمایا: ’’جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے، اے اللہ! جو اِسے دوست رکھے تو اُسے دوست رکھ اور جو اِس سے عداوت رکھے تو اُس سے عداوت رکھ۔‘‘

.... **مولاہ فعلیّ مولاہ** کے الفاظ کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی نقل کی ہے۔

۱۲۔ ابن اثیر، اسد الغابہ، ۲: ۳۶۲

۱۳۔ ابن اثیر، اسد الغابہ، ۳: ۴۸۷

۱۴۔ ضیاء مقدسی، الاحادیث المختارہ، ۲: ۱۰۶، ۱۷۴، رقم: ۴۸۰، ۵۵۳

۱۵۔ حسام الدین ہندی، کنز العمال، ۱۱: ۳۳۲، ۳۳۳، رقم: ۳۱۶۶۲

۱۶۔ حسام الدین ہندی، کنز العمال، ۱۳: ۱۰۴، ۱۶۹، رقم: ۳۶۳۴۰، ۳۶۵۱۱

۱۷۔ حسام الدین ہندی نے ’کنز العمال (۱۱: ۶۰۹، رقم: ۳۲۹۵۰)‘ میں لکھا ہے: طبرانی نے اس حدیث کو سیدنا ابوہریرہ ؓ اور بارہ (۱۲) صحابہ کرام ؓ سے روایت کیا ہے۔ اور امام احمد بن حنبل نے اسے حضرت ابوایوب انصاری ؓ اور کثیر صحابۂ کرام ؓ سے روایت کیا ہے۔ حاکم نے ’المستدرک‘ میں حضرت علی ؓ اور حضرت طلحہ ؓ سے یہ روایت بیان کی ہے۔ امام احمد بن حنبل اور طبرانی نے حضرت علی ؓ، حضرت زید بن ارقم ؓ اور تیس (۳۰) صحابہ کرام ؓ سے یہ حدیث روایت کی ہے۔ ابونعیم نے کتاب ’فضائل الصحابہ‘ میں حضرت سعد ؓ سے اور خطیب بغدادی نے حضرت انس ؓ سے نقل کی ہے۔

حدیث نمبر: ۲۵

عن عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ، قال: قال رسول اللہ ﷺ: أوصی من آمن بی و صدقنی بولایة علیّ بن أبی طالب، مَن تولاہ فقد تولانی و مَن تولانی فقد تولی اللہ عزوجل و مَن أحبه فقد أحبنی، و من أحبنی فقد أحب اللہ عزوجل و من أبغضه فقد أبغضنی و من أبغضنی فقد أبغض اللہ عزوجل۔ (۱)

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ اکرم ﷺ نے فرمایا: ’’جو مجھ پر ایمان لایا اور میری تصدیق کی اُسے میں ولایتِ علی کی وصیت کرتا ہوں، جس نے اُسے ولی جانا اُس نے مجھے ولی جانا اور جس نے مجھے ولی جانا اُس نے اللہ کو ولی جانا، اور جس نے علی رضی اللہ عنہ سے محبت کی اُس نے مجھ سے محبت کی، اور جس نے مجھ سے محبت کی اُس نے اللہ سے محبت کی، اور جس نے علی سے بغض رکھا اُس نے مجھ سے بغض رکھا، اور جس نے مجھ سے بغض رکھا اُس نے اللہ سے بغض رکھا۔‘‘

---

(۱) ۱۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۹: ۱۰۸، ۱۰۹

۲۔ ابن عساکر، تاریخ دمشق الکبیر، ۴۵: ۱۸۱، ۱۸۲

۳۔ حسام الدین ہندی، کنز العمال، ۱۱: ۶۱۱، رقم: ۳۲۹۵۸

ہیثمی نے اس حدیث کو طبرانی سے روایت کیا ہے اور اس کے رواۃ کو ثقہ قرار دیا ہے۔

حدیث نمبر: ۲۶

عن علی علیہ السلام أن النبی ﷺ قال یوم غدیر خم: مَن کنتُ مولاہ فعلیّ مولاہ۔(۱)

(خود) حضرت علی علیہ السلام سے روایت ہے کہ حضور نبیٔ اکرم ﷺ نے غدیرِ خم کے دن فرمایا: ''جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے۔''

لكل جعلنا منكم شرعة ومنهاجا

---

(۱) ۱۔ احمد بن حنبل نے 'المسند (۱۵۲:۱)' میں یہ روایت صحیح اسناد کے ساتھ نقل کی ہے۔
۲۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، ۷۰۵:۲، رقم: ۱۲۰۶
۳۔ ابن ابی عاصم، کتاب السنہ: ۶۰۴، رقم: ۱۳۶۹
۴۔ طبرانی، المعجم الاوسط، ۴۴۸:۷، رقم: ۶۸۷۸
۵۔ ہیثمی نے اسے 'مجمع الزوائد (۱۰۷:۹)' میں نقل کرتے ہوئے کہا ہے کہ اس کے رجال ثقہ ہیں۔
۶۔ ابن عساکر، تاریخ دمشق الکبیر، ۱۶۱:۴۵، ۱۶۲، ۱۶۳
۷۔ ابن کثیر، البدایہ و النہایہ، ۱۷۱:۴
۸۔ حسام الدین ہندی، کنز العمال، ۷۷:۱۳، ۱۶۸، رقم: ۳۲۹۵۰، ۳۶۵۱۱

حدیث نمبر: ۲۷

عن عبد اللّٰه بن بريدة الأسلمی، قال: قال النبی ﷺ: مَن كنتُ وليه فإنّ علياً وليہ و فی روايةٍ عنه: مَن كنتُ وليّه فعلیّ وليّہ (۱)

عبد اللہ بن بریدہ اسلمی بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ’’جس کا میں ولی ہوں تحقیق اُس کا علی ولی ہے۔‘‘ اُنہی سے ایک اور روایت میں ہے (کہ حضور نبیٔ اکرم ﷺ نے فرمایا:) ’’جس کا میں ولی ہوں اُس کا علی ولی ہے۔‘‘

---

(۱) ۱۔ حاکم، المستدرک، ۲:۱۲۹، رقم: ۲۵۸۹

۲۔ احمد بن حنبل، المسند، ۵:۳۵۰، ۳۵۸، ۳۶۱

۳۔ نسائی، خصائص امیر المؤمنین علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ: ۸۵، ۸۶، رقم: ۷۷

۴۔ عبدالرزاق، المصنف، ۱۱:۲۲۵، رقم: ۲۰۳۸۸

۵۔ ابن ابی شیبہ، المصنف، ۱۲:۸۴، رقم: ۱۲۱۸۱

۶۔ ابونعیم نے ’حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء (۴:۲۳)‘ میں اسے مختصراً ’**مَن كنتُ مولاه فعلیّ مولاه**‘ کے الفاظ کے ساتھ بیان کیا ہے۔

۷۔ ابن عساکر، تاریخ دمشق الکبیر، ۴۵:۷۶

۸۔ ہیثمی نے ’مجمع الزوائد (۹:۱۰۸)‘ میں اسے نقل کرتے ہوئے کہا ہے کہ بزار کی بیان کردہ روایت کے رجال صحیح ہیں۔

۹۔ حسام الدین ہندی نے ’کنزالعمال (۱۱:۶۰۲، رقم: ۳۲۹۰۵)‘ میں مختصراً ’**مَن كنتُ مولاه فعلیّ مولاه**‘ کے الفاظ کے ساتھ بیان کیا ہے۔

۱۰۔ مناوی، فیض القدیر، ۶:۲۱۸

امام حاکم نے اس روایت کو شرطِ شیخین کے مطابق صحیح قرار دیا ہے، اور اس حدیث کو ابوعوانہ سے ایک دوسرے طریق سے سعد بن عبیدہ سے بھی بیان کیا ہے۔ اُنہوں نے ’المستدرک‘ میں بریدہ اسلمی سے ایک اور جگہ (۳:۱۱۰، رقم: ۴۵۷۸) بھی اِسی حدیث کو مختصراً بیان کیا ہے۔

حدیث نمبر: ۲۸

متذکرہ بالا حدیث کو دوسرے مقام پر ابن بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے الفاظ کے تھوڑے سے اختلاف کے ساتھ یوں بیان کرتے ہیں کہ حضور نبیٔ اکرم ﷺ نے فرمایا:

ما بال أقوام ينتقصون عليًّا، من ينتقص عليّاً فقد تنقصنى، ومن فارق علياً فقد فارقنى، إن عليّاً منى، وأنا منه، خُلق من طينتى و خُلقت من طينة إبراهيم، وأنا أفضل من إبراهيم، ذرية بعضها من بعض والله سميع عليم، ...... و إنه وليكم من بعدى، فقلت: يا رسول الله! بالصحبة ألا بسطت يدك حتى أبايعك على الإسلام جديداً؟ قال: فما فارقته حتى بايعته على الإسلام۔(۱)

ان لوگوں کا کیا ہوگا جو علی کی شان میں گستاخی کرتے ہیں! (جان لو) جو علی کی گستاخی کرتا ہے وہ میری گستاخی کرتا ہے اور جو علی سے جدا ہوا وہ مجھ سے جدا ہوگیا۔ بیشک علی مجھ سے ہے اور میں علی سے ہوں، اُس کی تخلیق میری مٹی سے ہوئی ہے اور میری تخلیق ابراہیم کی مٹی سے، اور میں ابراہیم سے افضل ہوں۔ ہم میں سے بعض بعض کی اولاد ہیں، اللہ تعالیٰ یہ ساری باتیں سننے اور جاننے والا ہے۔...... وہ میرے بعد تم سب کا ولی ہے۔ (بریدہ بیان کرتے ہیں کہ) میں نے کہا: یا رسول اللہ! کچھ وقت عنایت فرمائیں اور اپنا ہاتھ بڑھائیں، میں تجدیدِ اسلام کی بیعت کرنا چاہتا ہوں، (اور) میں آپ ﷺ سے جدا نہ ہوا یہاں تک کہ میں نے اسلام پر (دوبارہ) بیعت کر لی۔

---

(۱) ۱۔ طبرانی، المعجم الاوسط، ۷: ۴۹، ۵۰، رقم: ٦٠٨١
۲۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۹: ۱۲۸

حدیث نمبر: ۲۹

عن عَمرو بن میمون، قال ابن عباس رضی اللہ عنہما: **قال (رسول اللہ ﷺ): من کنتُ مولاہ فإنّ مولاہ علیّ۔ (۱)**

عَمرو بن میمون حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’جس کا میں مولا ہوں بے شک اُس کا علی مولا ہے۔‘‘

---

(۱) ۱۔ احمد بن حنبل، المسند، ۱: ۳۳۱

۲۔ ابن ابی عاصم کی ’کتاب السنہ (ص: ٦۰۰، ٦۰۱، رقم: ۱۳۵۱)‘ میں اس روایت کے الفاظ ہیں کہ حضور نبیٔ اکرم ﷺ نے فرمایا: **مَن کنتُ ولیّہ فعلی ولیہ** (جس کا میں ولی ہوں اُس کا علی ولی ہے)۔

۳۔ نسائی، خصائص امیر المؤمنین علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ: ۴۴، ۴٦، رقم: ۲۳

۴۔ حاکم، المستدرک، ۳: ۱۳۲-۱۳۴، رقم: ۴٦۵۲

۵۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۱۲: ۷۷، ۷۸، رقم: ۱۲۵۹۳

٦۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۹: ۱۱۹، ۱۲۰

۷۔ محبّ طبری، الریاض النضرہ فی مناقب العشرہ، ۳: ۱۷۴، ۱۷۵

۸۔ محبّ طبری، ذخائر العقبی فی مناقب ذوی القربی: ۱۵٦۔۱۵۸

نسائی کی بیان کردہ حدیث کی اسناد صحیح ہیں۔

ہیثمی نے کہا ہے کہ اسے احمد اور طبرانی نے روایت کیا ہے اور ابو بلج فرازی کے سوا احمد کے تمام رجال صحیح ہیں، جبکہ وہ ثقہ ہے۔

حاکم کی بیان کردہ حدیث کو ذہبی نے صحیح کہا ہے۔

حدیث نمبر: ۳۰

(قال رسول الله ﷺ): ألا! إن الله وليي و أنا ولی کل مؤمن، من کنتُ مولاه فعليّ مولاه۔(۱)

(حضور نبیٔ اکرم ﷺ نے فرمایا:) آ گاہ رہو! بے شک اللہ میرا ولی ہے اور میں ہر مؤمن کا ولی ہوں، پس جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے۔

---

(۱) ۱۔ حسام الدین ہندی نے اسے 'کنز العمال (۱۱:۶۰۸، رقم: ۳۲۹۴۵)' میں روایت کرتے ہوئے کہا ہے کہ یہ حدیث ابونعیم نے 'فضائل الصحابہ' میں زید بن ارقم اور براء بن عازب رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے۔

۲۔ ابن حجر عسقلانی، الاصابہ فی تمییز الصحابہ، ۴: ۳۲۸

حدیث نمبر: ۳۱

عن أبی یزید الأودی عن أبیه، قال: دخل أبوھریرة المسجد فاجتمع إلیه الناس، فقام إلیه شاب، فقال: أنشدك باللہ، أسمعت رسول اللہ ﷺ یقول: مَن کنتُ مولاہ فعلیّ مولاہ، اللّٰھم! والِ من والاہ۔ فقال: أشھد أن سمعتَ رسول اللہ ﷺ یقول: مَن کنتُ مولاہ فعلیّ مولاہ، اللّٰھم! وال من والاہ، و عاد من عاداہ۔(۱)

ابو یزید اودی ﵁ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ (ایک دفعہ) حضرت ابو ہریرہ ﵁ مسجد میں داخل ہوئے تو لوگ آپ ﵁ کے اردگرد جمع ہو گئے۔ اُن میں سے ایک جوان نے کھڑے ہو کر کہا: میں آپ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں، کیا آپ نے رسولِ اکرم ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے، اے اللہ! جو علی کو دوست رکھے اُسے تو دوست رکھ؟ اِس پر انہوں نے کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسولِ اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: ''جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے، اے اللہ! جو اِسے دوست رکھے اُسے تو دوست رکھ اور جو اِس سے عداوت رکھے اُس سے تو عداوت رکھ۔

---

(۱) ۱۔ ابو یعلی، المسند، ۱۱:۳۰۷، رقم: ۶۴۲۳
۲۔ ابن ابی شیبہ، المصنف، ۱۲:۶۸، رقم: ۱۲۱۴۱
۳۔ ابن عساکر، تاریخ دمشق الکبیر، ۴۵:۱۷۵
۴۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۹:۱۰۵، ۱۰۶
۵۔ ابن کثیر، البدایہ والنہایہ، ۴:۱۷۴

حدیث نمبر: ۳۲

عن أبی إسحاق، قال: سمعت سعید بن وھب، قال: نَشَدَ علیّ ؓ الناس فقام خمسة أو ستتمن أصحاب النبی ﷺ فشھدوا أنّ رسولَ اللہ ﷺ قال: مَن کنتُ مولاہ فعلیّ مولاہ۔(۱)

ابو اسحاق سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے سعید بن وہب کو یہ کہتے ہوئے سنا: حضرت علی ؓ نے لوگوں سے قسم لی جس پر پانچ (۵) یا چھ (۶) صحابہ نے کھڑے ہو کر گواہی دی کہ رسولِ اکرم ﷺ نے فرمایا تھا: ''جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے۔''

---

(۱) ۱۔ احمد بن حنبل، المسند، ۵: ۳۶۶
۲۔ نسائی، خصائص امیر المؤمنین علی بن ابی طالب ؓ: ۹۰، رقم: ۸۳
۳۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، ۲: ۵۹۸، ۵۹۹، رقم: ۱۰۲۱
۴۔ ضیاء مقدسی، الاحادیث المختارہ، ۲: ۱۰۵، رقم: ۴۷۹
۵۔ بیہقی، السنن الکبریٰ، ۵: ۱۳۱
۶۔ ابن عساکر، تاریخ دمشق الکبیر، ۴۵: ۱۶۰
۷۔ محبّ طبری، الریاض النضرہ فی مناقب العشرہ، ۳: ۱۲۷
۸۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۹: ۱۰۴
۹۔ ابن کثیر نے 'البدیہ والنہایہ (۴: ۱۷۰)' میں لکھا ہے کہ اس حدیث کی اسناد جید ہیں۔
۱۰۔ ابن کثیر، البدایہ والنہایہ، ۵: ۴۶۲

امام نسائی نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔
ضیاء مقدسی نے اس کی سند کو صحیح قرار دیا ہے۔
امام ہیثمی نے احمد بن حنبل کے رجال کو صحیح قرار دیا ہے۔

حدیث نمبر: ۳۳

عن عميرة بن سعد رضي الله عنه، أنه سمع علياً رضي الله عنه و هو ينشد في الرحبة: مَن سمع رسولَ الله ﷺ يقول: مَن كنتُ مولاه فعليٌّ مولاه؟ فقام ستة نفر فشهدوا۔ (۱)

عمیرہ بن سعد سے روایت ہے کہ اُنہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کھلے میدان میں قسم دیتے ہوئے سنا کہ کس نے رسولِ اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: جس کا میں مولا ہوں، اُس کا علی مولا ہے؟ تو (اس پر) چھ (٦) افراد نے کھڑے ہو کر گواہی دی۔

---

(۱) ۱۔ نسائی، خصائص امیر المؤمنین علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ: ۸۹، ۹۱، رقم: ۸۲، ۸۵
۲۔ طبرانی، المعجم الاوسط، ۳: ۱۳۴، رقم: ۲۲۷۵
۳۔ طبرانی کی ’المعجم الصغیر (۱: ۶۴، ۶۵)‘ میں بیان کردہ روایت میں ہے کہ گواہی دینے والے افراد بارہ (۱۲) تھے، جن میں حضرت ابوہریرہ، ابوسعید اور انس بن مالک رضی اللہ عنہم بھی شامل تھے۔
ہیثمی نے یہ روایت ’مجمع الزوائد (۹: ۱۰۸)‘ میں نقل کی ہے۔
۴۔ بیہقی، السنن الکبری، ۵: ۱۳۲
۵۔ ابن عساکر نے ’تاریخ دمشق الکبیر (۴۵: ۱۵۹)‘ میں جو روایت عمیرہ بن سعد لی ہے اس میں ہے کہ گواہی دینے والے افراد اٹھارہ (۱۸) تھے۔
۶۔ مزی، تہذیب الکمال، ۲۲: ۳۹۷، ۳۹۸

حدیث نمبر: ۳۴

عن أبی الطفیل، عن زید بن أرقم، قال: نَشَدَ علیّ الناس: من سمع رسول اللہ ﷺ یقول یوم غدیر خم: ألستم تعلمون أنی أولی بالمؤمنین مِن أنفسهم؟ قالوا: بلٰی، قال: فمَن کنتُ مولاہ فعلیّ مولاہ، اللّٰهم! والِ من والاہ، و عادِ من عاداہ۔ فقام أثنا عشر رجلًا فشهدوا بذلك ۔(۱)

ابو طفیل زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے حلفاً پوچھا کہ تم میں سے کون ہے جس نے رسول اکرم ﷺ کو غدیر خم کے دن یہ فرماتے ہوئے سنا ہو: ''کیا تم نہیں جانتے کہ میں مؤمنوں کی جانوں سے قریب تر ہوں؟ اُنہوں نے کہا: کیوں نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے، اے اللہ! جو اِسے دوست رکھے تو بھی اُسے دوست رکھ، اور جو اِس سے عداوت رکھے تو اُس سے عداوت رکھ۔'' (سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی اس گفتگو پر) بارہ (۱۲) آدمی کھڑے ہوئے اور اُنہوں نے اس واقعہ کی شہادت دی۔

---

(۱) ۱۔ طبرانی، المعجم الاوسط، ۲: ۵۷٦، رقم: ۱۹۸۷
۲۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۹: ۱۰٦
۳۔ ابن عساکر، تاریخ دمشق الکبیر، ۴۵: ۱۵۷، ۱۵۸
۴۔ محبّ طبری، الریاض النضرہ فی مناقب العشرہ، ۳: ۱۲۷
۵۔ حسام الدین ہندی، کنز العمال، ۱۳: ۱۵۷، رقم: ۳٦۴۸۵
٦۔ شوکانی، در السحابہ: ۲۱۱

حدیث نمبر: ۳۵

عن سعید بن وھب و عن زید بن یثیع ؓ قال: نَشَدَ علیّ الناسَ فی الرحبة مَن سمع رسولَ اللہ ﷺ یقول یوم غدیر خم إلا قام۔ قال: فقام مِن قبل سعید ستة و مِن قبل زید ستة، فشھدوا أنھم سمعوا رسولَ اللہ ﷺ یقول لعلی ؓ یوم غدیر خم: ألیس اللہ أولی بالمؤمنین؟ قالوا: بلٰی۔ قال: اللّٰھم! من کنتُ مولاہ فعلیّ مولاہ، اللّٰھم! والِ من والاہ و عادِ من عاداہُ۔(۱)

سعید بن وہب اور زید بن یثیع ؓ روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی ؓ نے کھلے میدان میں لوگوں کو قسم دی کہ جس نے رسولِ اکرم ﷺ کو غدیرِ خم کے دن کچھ فرماتے ہوئے سنا ہو کھڑا ہو جائے۔ راوی کہتے ہیں: چھ (آدمی) سعید کی طرف سے اور چھ (۶) زید کی طرف سے کھڑے ہوئے اور اُنہوں نے گواہی دی کہ اُنہوں نے رسولِ اکرم ﷺ کو غدیرِ خم کے دن حضرت علی ؓ کے حق میں یہ فرماتے ہوئے سنا: ”کیا اللہ مؤمنین کی

---

(۱) ۱۔ احمد بن حنبل، المسند، ۱: ۱۱۸

۲۔ نسائی، خصائص امیر المؤمنین علی بن ابی طالب: ۹۰، ۱۰۰، رقم: ۸۴، ۹۵

۳۔ ابن ابی شیبہ، المصنف، ۱۲: ۶۷، رقم: ۱۲۱۴۰

۴۔ طبرانی، المعجم الاوسط، ۳: ۶۹، ۱۳۴، رقم: ۲۱۳۰، ۲۲۷۵

۵۔ طبرانی، المعجم الصغیر، ۱: ۶۵

۶۔ ضیاء مقدسی، الاحادیث المختارہ، ۲: ۱۰۵، ۱۰۶، رقم: ۴۸۰

۷۔ ابونعیم، حلیۃ الأولیاء وطبقات الاصفیاء، ۵: ۲۶

۸۔ ابن عساکر، تاریخ دمشق الکبیر، ۴۵: ۱۶۰

۹۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۹: ۱۰۷، ۱۰۸

۱۰۔ حسام الدین ہندی، کنز العمال، ۱۳: ۱۵۷، رقم: ۳۶۴۸۵

نسائی کی بیان کردہ دونوں روایات کی اسناد صحیح ہے۔

ہیثمی نے طبرانی کی سند کو حسن قرار دیا ہے۔

جانوں سے قریب تر نہیں ہے؟‘‘ لوگوں نے کہا: کیوں نہیں! پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ’’اے اللہ! جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے، اے اللہ! تو اُسے دوست رکھ جو اِسے دوست رکھے اور تو اُس سے عداوت رکھ اور جو اِس سے عداوت رکھے۔‘‘

لکل جعلنا منکم شرعۃ و منہاجا

حدیث نمبر: ۳٦

عن عبد الرحمن بن أبی لیلٰی قال: شهدتُ علیاً ؓ فی الرحبة ینشد الناس: أنشد الله مَن سمع رسولَ الله ﷺ یقول یوم غدیر خم: مَن کنتُ مولاه فعلیّ مولاه۔ لما قام فشهد، قال عبد الرحمن: فقام إثنا عشر بدریاً کأنی أنظر إلی أحدهم، فقالوا: نشهد أنا سمعنا رسولَ الله ﷺ یقول یوم غدیر خم: ألستُ أولی بالمؤمنین من أنفسهم و أزواجی أمهاتهم؟ فقلنا: بلی، یا رسول الله، قال: فمن کنتُ مولاه فعلیّ مولاه، اللّٰهم! والِ من والاه، و عادِ من عاداه۔(۱)

عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی ؓ کو وسیع

---

(۱) ۱۔ احمد بن حنبل، المسند، ۱:۱۱۹
۲۔ ابویعلیٰ، المسند، ۱:۲۵۷، رقم: ۵٦۳
۳۔ طحاوی، مشکل الآثار، ۲:۳۰۸
۴۔ ضیاء مقدسی، الاحادیث المختارہ، ۲:۸۰، ۸۱، رقم: ۴۵۸
۵۔ خطیب بغدادی، تاریخ بغداد، ۱۴:۲۳٦
٦۔ ابن عساکر، تاریخ دمشق الکبیر، ۴۵:۱۵٦، ۱۵۷
۷۔ ابن عساکر نے 'تاریخ دمشق الکبیر (۴۵:۱٦۱)' میں اسے زیاد بن ابی زیاد سے بھی روایت کیا ہے۔
۸۔ محبّ طبری نے بھی 'الریاض النضرہ فی مناقب العشرہ (۳:۱۲۸)' میں زیاد بن ابی زیاد کی روایت نقل کی ہے۔
۹۔ ابن اثیر، اسد الغابہ، ۴:۱۰۲، ۱۰۳
۱۰۔ ابن کثیر، البدایہ والنہایہ، ۴:۱۷۰
۱۱۔ ابن کثیر، البدایہ والنہایہ، ۵:۴٦۱، ۴٦۲
۱۲۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۹:۱۰۵، ۱۰٦
۱۳۔ حسام الدین ہندی، کنز العمال، ۱۳:۱۷۰، رقم: ۳٦۵۱۵

....

میدان میں دیکھا، اُس وقت آپ لوگوں سے حلفاً پوچھ رہے تھے کہ جس نے رسولِ اکرم ﷺ کو غدیرِ خم کے دن ...... جس کا میں مولا ہوں، اُس کا علی مولا ہے ...... فرماتے ہوئے سنا ہو وہ کھڑا ہو کر گواہی دے۔ عبدالرحمٰن نے کہا: اس پر بارہ (۱۲) بدری صحابۂ کرام ؓ کھڑے ہوئے، گویا میں اُن میں سے ایک کی طرف دیکھ رہا ہوں۔ ان (بدری صحابۂ کرام ؓ) نے کہا: ہم گواہی دیتے ہیں کہ ہم نے رسولِ اکرم ﷺ کو غدیرِ خم کے دن یہ فرماتے ہوئے سنا: ''کیا میں مؤمنوں کی جانوں سے قریب تر نہیں ہوں، اور میری بیویاں اُن کی مائیں نہیں ہیں؟' سب نے کہا: کیوں نہیں، یا رسول اللہ! اِس پر آپ ﷺ نے فرمایا: ''جس کا میں مولا ہوں، اُس کا علی مولا ہے، اے اللہ! جو اِسے دوست رکھے تو اُسے دوست رکھ اور جو اِس سے عداوت رکھے تو اُس سے عداوت رکھ۔''

.... ۱۴۔ شوکانی، درالسحابہ: ۲۰۹

ہیثمی فرماتے ہیں کہ اسے ابو یعلیٰ نے روایت کیا ہے اور اس کے رجال ثقہ ہیں۔

حسام الدین ہندی فرماتے ہیں کہ اس روایت کو ابن جریر، سعید بن منصور اور ابن اثیر جزری نے بھی روایت کیا ہے۔

احمد بن حنبل نے یہ حدیثِ مبارکہ 'المسند (۱:۸۸)' میں زیاد بن ابی زیاد سے بھی روایت کی ہے۔ اُسے ہیثمی نے 'مجمع الزوائد (۹:۱۰۶)' میں نقل کیا ہے اور اُس کے رجال کو ثقہ قرار دیا ہے۔

حدیث نمبر: ۳۷

عن عَمرو بن ذی مُر و سعید بن وهب و عن زید بن یثیع قالوا: سمعنا علیاً یقول نشدت الله رجلًا سمع رسول اللهﷺ یقول یوم غدیر خم، لما قام، فقام ثلاثة عشر رجلا فشهدوا أن رسول اللهﷺ قال: ألست أولی بالمؤمنین من أنفسهم؟ قالوا: بلی، یا رسول الله! قال: فأخذ بید علی، فقال: من کنت مولاه فهذا مولاه، اللّٰهم! وال من والاه، و عاد من عاداه، و أحب من أحبه، و أبغض من یبغضه، و انصر من نصره، و اخذل من خذله۔ (۱)

عمرو بن ذی مر، سعید بن وہب اور زید بن یثیع سے روایت ہے کہ ہم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں ہر اس آدمی سے حلفاً پوچھتا ہوں جس نے غدیر خم کے دن حضور نبیٔ اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہو، اس پر تیرہ آدمی کھڑے ہوئے اور اُنہوں نے گواہی دی کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ’’کیا میں مؤمنین کی جانوں سے قریب تر نہیں ہوں؟‘‘ سب نے جواب دیا: کیوں نہیں، یا رسول اللہ! راوی کہتا ہے: تب آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا: ’’جس کا میں مولا ہوں، اُس کا علی مولا ہے، اے اللہ! جو اِسے دوست رکھے تو اُسے دوست رکھ، جو اِس (علی) سے عداوت رکھے تو اُس سے عداوت رکھ، جو اِس (علی) سے محبت کرے تو اُس سے محبت کر، جو اِس (علی) سے بغض رکھے تو اُس سے بغض رکھ، جو اِس (علی) کی نصرت کرے تو اُس کی نصرت فرما اور جو اِسے رسوا (کرنے کی کوشش) کرے تو اُسے رسوا کر۔‘‘

---

(۱) ۱۔ ہیثمی نے ’مجمع الزوائد (۹: ۱۰۴، ۱۰۵)‘ میں اسے بزار سے روایت کیا ہے اور اس کے رجال کو صحیح قرار دیا ہے، سوائے فطر بن خلیفہ کے اور وہ ثقہ ہے۔

۲۔ بزار، المسند، ۳: ۳۵، رقم: ۷۸۶

۳۔ طحاوی، مشکل الآثار، ۲: ۳۰۸

۴۔ ابن عساکر، تاریخ دمشق الکبیر، ۴۵: ۱۵۹، ۱۶۰

۵۔ حسام الدین ہندی، کنز العمال، ۱۳: ۱۵۸، رقم: ۳۶۴۸۷

۶۔ ابن کثیر، البدایہ والنہایہ، ۴: ۱۶۹؛ ۵: ۴۶۲

حدیث نمبر: ٣٨

عن زاذان بن عمر قال: سمعت علیاًؓ فی الرحبة وهو ینشد الناس: من شهد رسول الله ﷺ یوم غدیر خم و هو یقول ما قال، فقام ثلاثة عشر رجلاً فشهدوا أنهم سمعوا رسول اللهﷺ وهو یقول: من کنت مولاه فعلیّ مولاه۔(١)

زاذان بن عمرؓ سے روایت ہے، آپ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علیؓ کومجلس میں لوگوں سے حلفاً یہ پوچھتے ہوئے سنا: کس نے رسول اکرم ﷺ کو غدیرخم کے دن کچھ فرماتے ہوئے سنا ہے؟ اس پر تیرہ (١٣) آدمی کھڑے ہوئے اور انہوں نے تصدیق کی کہ انہوں نے رسولِ اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ’’جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے۔‘‘

---

(١) ١۔ احمد بن حنبل، المسند، ١: ٨٤

٢۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، ٢: ٥٨٥، رقم: ٩٩١

٣۔ ابن ابی عاصم، کتاب السنہ: ٦٠٤، رقم: ١٣٧١

٤۔ طبرانی، المعجم الاوسط، ٣: ٦٩، رقم: ٢١٣١

٥۔ بیہقی، السنن الکبریٰ، ٥: ١٣١

٦۔ ابونعیم، حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء، ٥: ٢٦

٧۔ ابن جوزی، صفۃ الصفوۃ، ١: ٣١٣

٨۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ٩: ١٠٧

٩۔ ابنِ کثیر نے ’البدایہ و النہایہ (٤: ١٦٩)‘ میں زاذان ابی عمر سے نقل کردہ روایت میں کھڑے ہوکر گواہی دینے والے آدمیوں کی تعداد بارہ (١٢) لکھی ہے۔

١٠۔ ابن کثیر نے ’البدایہ والنہایہ (٥: ٤٦٢)‘ میں ابن عمرؓ سے زاذان کی لی ہوئی روایت میں گواہی دینے والے افراد کی تعداد تیرہ (١٣) لکھی ہے۔

١١۔ حسام الدین ہندی، کنزالعمال، ١٣: ١٥٨، رقم: ٣٦٤٨٧

١٢۔ شوکانی، درالسحابہ: ٢١١

حدیث نمبر: ۳۹

عن عبد الرحمن بن أبی لیلٰی، قال: خطب علیؓ فقال: أنشد الله امرئً نشدة الإسلام سمع رسول الله ﷺ يوم غدير خم أخذ بيدی، يقول: ألستُ أولی بكم يا معشرَ المسلمين مِن أنفسكم؟ قالوا: بلی، يا رسول الله، قال: مَن كنتُ مولاه فعلیّ مولاه، اللّٰهم! والِ من والاه، وعادِ مَن عاداه، وانصُر مَن نصره، واخُذل مَن خذله، إلا قام فشهد، فقام بضعة عشر رجلًا فشهدوا، وكتم فما فنوا من الدنيا إلا عموا و برصوا۔(۱)

عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے روایت ہے کہ حضرت علیؓ نے لوگوں سے خطاب کیا اور فرمایا: میں اس آدمی کو اللہ اور اسلام کی قسم دیتا ہوں، جس نے رسولِ اکرم ﷺ کو غدیرِخم کے دن میرا ہاتھ پکڑے ہوئے یہ فرماتے سنا ہو: ’’اے مسلمانو! کیا میں تمہاری جانوں سے قریب تر نہیں ہوں؟‘‘ سب نے جواب دیا: کیوں نہیں، یا رسول اللہ۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ’’جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے، اے اللہ! جو اِسے دوست رکھے تو اُسے دوست رکھ، جو اِس (علی) سے عداوت رکھے تو اُس سے عداوت رکھ، جو اِس (علی) کی مدد کرے تو اُس کی مدد فرما، جو اِس کی رسوائی چاہے تو اُسے رسوا کر؟‘‘ اس پر تیرہ (۱۳) سے زائد افراد نے کھڑے ہو کر گواہی دی اور جن لوگوں نے یہ باتیں چھپائیں وہ دُنیا میں اندھے ہو کر یا برص کی حالت میں مر گئے۔

---

(۱) ۱۔ حسام الدین ہندی، کنز العمال، ۱۳: ۱۳۱، رقم: ۳۶۴۱۷
۲۔ ابن عساکر، تاریخ دمشق الکبیر، ۴۵: ۱۵۸
۳۔ ابن اثیر کی ’اسد الغابہ (۳: ۴۸۷)‘ میں ابو اسحاق سے لی گئی روایت میں ہے:
یزید بن ودیعہ اور عبدالرحمٰن بن مدلج گواہی چھپانے کے سبب بیماری میں مبتلا ہوئے۔

حدیث نمبر: ۴۰

عن الأصبغ بن نباتة، قال: نَشَدَ عليّ ؓ الناسَ فی الرحبة: مَن سمع النبی ﷺ یوم غدیر خم؟ ما قال إلا قام، ولا یقوم إلا مَن سمع رسولَ الله ﷺ یقول، فقام بضعة عشر رجلا فیهم: أبو أیوب الأنصاری، و أبو عمرة بن محصن، و أبو زینب، و سهل بن حنیف، و خزیمة بن ثابت، و عبد الله بن ثابت الأنصاری، و حُبشی بن جنادة السلولی، و عبید بن عازب الأنصاری، و النعمان بن عجلان الأنصاری، و ثابت بن ودیعة الأنصاری، و أبو فضالة الأنصاری، و عبدالرحمن بن عبد رب الأنصاری ؓ، فقالوا: نشهد أنّا سمِعنا رسولَ الله ﷺ یقول: ألا! إنّ الله ولیی وأنا ولی المؤمنین، ألا! فمَن کنتُ مولاه فعلیّ مولاه، اللّٰهم! والِ مَن والاه، و عادِ مَن عاداه، و أحبّ مَن أحبه، و أبغض مَن أبغضه، و أعِن مَن أعانه۔ (۱)

اصبغ بن نباتہ سے روایت ہے کہ حضرت علی ؓ نے کھلے میدان میں لوگوں کو قسم دی کہ جس نے غدیرخم کے دن نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہو، وہ کھڑا ہو جائے۔ اس پر تیرہ (۱۳) سے زائد افراد کھڑے ہوئے جن میں ابوایوب انصاری، ابوعمرہ بن محصن، ابو زینب، سہل بن حنیف، خزیمہ بن ثابت، عبداللہ بن ثابت انصاری، حبشی بن جنادہ سلولی، عبید بن عازب انصاری، نعمان بن عجلان انصاری، ثابت بن ودیعہ انصاری، ابوفضالہ انصاری اور عبدالرحمٰن بن عبد رب انصاری ؓ تھے۔ ان سب نے کہا: ہم گواہی دیتے ہیں کہ ہم نے

---

(۱) ۱۔ ابن اثیر، اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ، ۳: ۴۶۵

۲۔ طحاوی، مشکل الآثار، ۲: ۳۰۸

۳۔ ابن اثیر نے 'اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ (۲: ۳۶۲)' میں یعلیٰ بن مرہ سے ایک روایت بیان کی ہے جس میں گواہان میں یزید یا زید بن شراحیل کا بھی ذکر ہے، جبکہ یعلیٰ بن مرہ سے ہی بیان کردہ ایک اور روایت (۳: ۱۳۷) میں عامر بن لیلیٰ کا ذکر ہے، ایک اور مقام (۵: ۲۸۲) پر گواہان میں ناجیہ بن عمرو کا ذکر بھی کیا گیا ہے۔

رسولِ اکرم ﷺ سے سنا: لوگو! آگاہ رہو! اللہ میرا ولی ہے اور میں مؤمنین کا ولی ہوں، خبردار! (آگاہ رہو!) جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے، اے اللہ! جو اِسے دوست رکھے تو اُسے دوست رکھ، جو اِس سے عداوت رکھے تو اُس سے عداوت رکھ، جو اِس سے محبت کرے تو اُس سے محبت کر، جو اِس سے بغض رکھے تو اُس سے بغض رکھ اور جو اِس کی مدد کرے تو اُس کی مدد فرما۔

لكل جعلنا منكم شرعة ومنهاجا

حدیث نمبر: ۴۱

عن زید بن أرقم، قال استشهد علی الناس، فقال: أنشد اللہ رجلا سمع النبی ﷺ یقول: اللّٰھم! من کنتُ مولاہ، فعلی مولاہ، اللّٰھم! والِ من والاہ، و عادِ من عاداہ، قال: فقام ستۃ عشر رجلاً، فشھدوا۔(۱)

زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے گواہی طلب کرتے ہوئے کہا کہ میں تمہیں قسم دیتا ہوں جس نے نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''اے اللہ! جس کا میں مولا ہوں، اُس کا علی مولا ہے، اے اللہ! تو اُسے دوست رکھ جو اِسے دوست رکھے اور تو اُس سے عداوت رکھ جو اِس سے عداوت رکھے۔'' پس اس (موقع) پر سولہ (۱۶) آدمیوں نے کھڑے ہو کر گواہی دی۔

---

(۱) ۱۔ احمد بن حنبل، المسند، ۵: ۳۷۰
۲۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۵: ۱۷۱، رقم: ۴۹۸۵
۳۔ محبّ طبری، ذخائر العقبی فی مناقب ذوی القربی: ۱۲۵، ۱۲۶
۴۔ محبّ طبری، الریاض النضرہ فی مناقب العشرہ، ۳: ۱۲۷
۵۔ ابن کثیر، البدایہ والنہایہ، ۵: ۴۶۱
۶۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۹: ۱۰۶
ہیثمی نے کہا ہے کہ جنہوں نے اس واقعہ کو چھپایا اُن کی بصارت چلی گئی۔

حدیث نمبر: ۴۲

عن عمیر بن سعد أن علیا جمع الناس فی الرحبة و أنا شاھد، فقال: أنشد اللہ رجلا سمع رسول اللہ ﷺ یقول: من کنت مولاہ فعلی مولاہ، فقام ثمانیة عشر رجلا فشھدوا أنھم سمعوا نبی ﷺ یقول: ذالك۔(۱)

عمیر بن سعد سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کھلے میدان میں یہ قسم دیتے ہوئے سنا کہ کس نے رسولِ اکرم ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جس کا میں مولیٰ ہوں اُس کا علی مولا ہے؟ تو اٹھارہ (۱۸) افراد نے کھڑے ہوکر گواہی دی۔

لكل جعلنا منكم شرعة ومنهاجا

---

(۱) ا۔ ہیثمی نے ’مجمع الزوائد (۹:۱۰۸)‘ میں یہ حدیث بیان کرتے ہوئے کہا ہے کہ اسے طبرانی نے روایت کیا ہے اور اُس کی اسناد حسن ہیں۔

۲۔ ابن عساکر نے ’تاریخ دمشق الکبیر (۴۵:۱۵۸)‘ میں عمیر بن سعید رضی اللہ عنہ سے یہ روایت لی ہے جبکہ عمیر بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی روایت میں ہے کہ گواہی دینے والے افراد بارہ (۱۲) تھے۔

۳۔ ابن کثیر نے ’البدایہ والنہایہ (۴:۱۷۱؛ ۵:۴۶۱)‘ میں عمیر بن سعد رضی اللہ عنہ سے جو روایت لی ہے اس میں ہے کہ گواہی دینے والے بارہ (۱۲) آدمی تھے جن میں حضرت ابوہریرہ، ابوسعد اور انس بن مالک رضی اللہ عنہم بھی شامل تھے۔

۴۔ حسام الدین ہندی، کنز العمال، ۱۳:۱۵۴، ۱۵۵، رقم: ۳۶۴۸۰

۵۔ شوکانی، درالسحابہ: ۲۱۱

حدیث نمبر: ۴۳

عن أبی الطفیل، قال: جمع علیّ ؓ الناس فی الرحبة، ثم قال لهم: أنشد الله کل امرئ مسلم سمع رسول الله ﷺ یقول یوم غدیر خم ما سمع لما قام، فقام ثلاثون من الناس، و قال أبو نعیم: فقام ناس کثیر فشهدوا حین أخذه بیده، فقال للناس: أتعلمون أنی أولی بالمؤمنین من أنفسهم؟ قالوا: نعم، یا رسول الله! قال: من کنت مولاه فهذا مولاه، اللّٰهم! والِ من والاه و عاد من عاداه، قال فخرجتُ و کأنّ فی نفسی شیأً فلقیتُ زید بن أرقم فقلتُ له: إنی سمعتُ علیا ؓ یقول کذا و کذا، قال فما تنکر قد سمعت رسول الله ﷺ یقول ذلك له۔(۱)

---

(۱) ۱۔ احمد بن حنبل نے ’المسند (۴: ۳۷۰)‘ میں اسے صحیح سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔

۲۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، ۲: ۶۸۲، رقم: ۱۱۶۷

۳۔ بزار، المسند، ۲: ۱۳۳

۴۔ ابن حبان کی ’الصحیح (۱۵: ۳۷۶، رقم: ۶۹۳۱)‘ میں بیان کردہ روایت کی اسناد صحیح اور رجال ثقہ ہیں۔

۵۔ ابن ابی عاصم، کتاب السنہ: ۶۰۳، رقم: ۱۳۶۶

۶۔ حاکم نے ’المستدرک (۳: ۱۰۹، رقم: ۴۵۷۶)‘ میں اسے شیخین کی شرط کے مطابق صحیح قرار دیا ہے۔

۷۔ بیہقی، السنن الکبریٰ، ۵: ۱۳۴

۸۔ یہ حدیث مختصر الفاظ سے طبرانی نے ’المعجم الکبیر (۵: ۱۹۵، رقم: ۵۰۷۱)‘ میں روایت کی ہے۔

۹۔ محبّ طبری، الریاض النضرۃ فی مناقب العشرہ، ۳: ۱۲۷

۱۰۔ ابن عساکر، تاریخ دمشق الکبیر، ۴۵: ۱۵۶

۱۱۔ ابن اثیر نے ’اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ (۶: ۲۴۶)‘ میں گواہی دینے والے افراد کی تعداد سترہ (۱۷) ذکر کی ہے۔

....

ابوطفیل سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو ایک کھلی جگہ (رحبہ) میں جمع کیا، پھر اُن سے فرمایا: میں ہر مسلمان کو اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ جس نے رسولِ اکرم ﷺ کو غدیرِخم کے دن (میرے متعلق) کچھ فرماتے ہوئے سنا ہے وہ کھڑا ہو جائے۔ اس پر تیس (۳۰) افراد کھڑے ہوئے جبکہ ابونعیم نے کہا کہ کثیر افراد کھڑے ہوئے اور اُنہوں نے گواہی دی کہ (ہمیں وہ وقت یاد ہے) جب رسولِ اکرم ﷺ نے آپ کا ہاتھ پکڑ کر لوگوں سے فرمایا: ''کیا تمہیں اس کا علم ہے کہ میں مؤمنین کی جانوں سے قریب تر ہوں؟'' سب نے کہا: ہاں، یا رسول اللہ! پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''جس کا میں مولا ہوں اُس کا یہ (علی) مولا ہے، اے اللہ! تو اُسے دوست رکھ جو اِسے دوست رکھے اور تو اُس سے عداوت رکھ جو اِس سے عداوت رکھے۔'' راوی کہتے ہیں کہ جب میں وہاں سے نکلا تو میرے دل میں کچھ شک تھا۔ اسی دوران میں زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے ملا اور اُنہیں کہا کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اس طرح فرماتے ہوئے سنا ہے۔ (اس پر) زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے کہا: تو کیسے انکار کرتا ہے جبکہ میں نے خود رسولِ اکرم ﷺ کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے متعلق ایسا ہی فرماتے ہوئے سنا ہے؟

۱۲۔ ابن کثیر نے ‘البدایہ والنہایہ (۴: ۱۷۱)’ میں لکھا ہے کہ رحبہ سے مراد کوفہ کی مسجد کی کھلی جگہ ہے۔ ....

۱۳۔ ابن کثیر، البدایہ والنہایہ، ۵: ۴۶۰، ۴۶۱

۱۴۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۹: ۱۰۴

۱۵۔ ابومحاسن، المعتصر من المختصر من مشکل الآثار، ۲: ۳۰۱

۱۶۔ ہیتمی نے ‘الصواعق المحرقہ (ص: ۱۲۲)’ میں لکھا ہے کہ یہ حدیث حضور نبی اکرم ﷺ سے تیس صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے روایت کی ہے اور اس کے طرق کی کثیر تعداد صحیح یا حسن کے ذیل میں آتی ہے۔

۱۷۔ شوکانی، درالسحابہ: ۲۰۹

حدیث نمبر: ۴۴

عن رياح بن الحرث قال: جاء رهط إلى علی ؓ بالرحبة فقالوا: السلام عليك يا مولانا! قال: كيف أكون مولاكم وأنتم قوم عرب؟ قالوا: سمعنا رسول الله ﷺ يوم غدير خم يقول: من كنتُ مولاه فإن هذا مولاه، قال رياح: فلما مضوا تبعتهم فسألت من هؤلاء؟ قالوا: نفر من الأنصار فيهم أبو أيوب الأنصاری۔(۱)

ریاح بن حرث سے روایت ہے کہ ایک وفد نے حضرت علی ؓ سے ملاقات کی اور کہا: اے ہمارے مولا! آپ پر سلامتی ہو۔ حضرت علی ؓ نے پوچھا: میں کیسے آپ کا مولا ہوں حالانکہ آپ تو قومِ عرب ہیں (کسی کو جلدی قائد نہیں مانتے)۔ اُنہوں نے کہا:

---

(۱) ۱۔ احمد بن حنبل، المسند، ۵: ۴۱۹

۲۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، ۲: ۵۷۲، رقم: ۹۶۷

۳۔ ابن ابی شیبہ، المصنف، ۱۲: ۶۰، رقم: ۱۲۱۲۲

۴۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۴: ۱۷۳، ۱۷۴، رقم: ۴۰۵۲، ۴۰۵۳

۵۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۹: ۱۰۳، ۱۰۴

۶۔ محبّ طبری، الریاض النضرہ فی مناقب العشرہ، ۲: ۱۶۹

۷۔ محبّ طبری، الریاض النضرہ فی مناقب العشرہ، ۳: ۱۲۶

۸۔ ابن عساکر نے یہ روایت ’تاریخ دمشق الکبیر‘ میں زیاد بن حارث (۴۵: ۱۶۱)، حسن بن حارث (۴۵: ۱۶۲) اور ریاح بن حارث (۴۵: ۱۶۳) سے لی ہے۔

۸۔ ابن اثیر نے ’اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ (۱: ۶۷۲)‘ میں زِر بن حبیش سے روایت کیا ہے کہ بارہ صحابہ کرام نے حضرت علی ؓ کو اپنا مولا تسلیم کیا، جن میں قیس بن ثابت، ہشام بن عتبہ اور حبیب بن بدیل ؓ شامل تھے۔

۹۔ ابن کثیر، البدایہ والنہایہ، ۴: ۱۷۲

۱۰۔ ابن کثیر، البدایہ والنہایہ، ۵: ۴۶۲

ہیثمی نے اس روایت کے رجال کو ثقہ قرار دیا ہے۔

ہم نے رسول اللہ ﷺ سے غدیر خم کے دن سنا ہے: ’’جس کا میں مولا ہوں بے شک اُس کا یہ (علی) مولا ہے۔‘‘ حضرت ریاح ؓ نے کہا: جب وہ لوگ چلے گئے تو میں نے ان سے جا کر پوچھا کہ وہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے کہا کہ انصار کا ایک وفد ہے، اُن میں حضرت ابو ایوب انصاری ؓ بھی ہیں۔

حدیث نمبر: ۴۵

عن عمر رضی اللہ عنہ: و قد نازعه رجل فی مسألة، فقال: بینی و بینك هذا الجالس، و أشار إلی علیّ بن أبی طالب رضی اللہ عنہ، فقال الرجل: هذا الأبطن! فنهض عمر رضی اللہ عنہ عن مجلسه و أخذ بتلبيبه حتی شاله من الأرض، ثم قال: أتدری من صغرت، مولای و مولی کل مسلم!(۱)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے آپ کے ساتھ کسی مسئلے میں جھگڑا کیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میرے اور تیرے درمیان یہ بیٹھا ہوا آدمی فیصلہ کرے گا ...... اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف اشارہ کیا ...... تو اس آدمی نے کہا: یہ بڑے پیٹ والا (ہمارے درمیان فیصلہ کرے گا)! حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنی جگہ سے اٹھے، اسے گریبان سے پکڑا یہاں تک کہ اسے زمین سے اوپر اٹھا لیا، پھر فرمایا: کیا تو جانتا ہے کہ تو جسے حقیر گردانتا ہے وہ میرے اور ہر مسلمان کے مولیٰ ہیں۔

---

(۱) محبّ طبری، الریاض النضرہ فی مناقب العشرہ، ۳: ۱۲۸

محبّ طبری نے کہا ہے کہ ابن سمان نے اس کی تخریج کی ہے۔

حدیث نمبر: ۴۶

و عن عمر رضی اللہ عنہ و قد جاءه أعرابيان يختصمان، فقال لعلی رضی اللہ عنہ: إقض بينهما يا أبا الحسن! فقضى علی رضی اللہ عنہ بينهما، فقال أحدهما: هذا يقضی بيننا! فَوَثَبَ إليه عمر رضی اللہ عنہ و أخذ بتلبيبه، و قال: ويحك! ما تدری من هذا؟ هذا مولای و مولى كل مؤمنٍ، و من لم يكن مولاه فليس بمؤمن۔ (۱)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کے پاس دو بدّو جھگڑا کرتے ہوئے آئے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے ابوالحسن! ان دونوں کے درمیان فیصلہ فرما دیں۔ پس آپ رضی اللہ عنہ نے اُن کے درمیان فیصلہ کر دیا۔ ان میں سے ایک نے کہا کہ (کیا) یہی ہمارے درمیان فیصلہ کرنے کے لئے رہ گیا ہے؟ (اس پر) حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس کی طرف بڑھے اور اس کا گریبان پکڑ کر فرمایا: تو ہلاک ہو! کیا تو جانتا ہے کہ یہ کون ہیں؟ یہ میرے اور ہر مؤمن کے مولا ہیں (اور) جو اِن کو اپنا مولا نہ مانے وہ مؤمن نہیں۔

---

(۱) ۱۔ محبّ طبری نے یہ روایت 'ذخائر العقبی فی مناقب ذوی القربی (ص:۱۲۶)' میں بیان کی ہے اور کہا ہے کہ اسے ابن سمان نے اپنی کتاب 'الموافقۃ' میں ذکر کیا ہے۔
۲۔ محبّ طبری، الریاض النضرہ فی مناقب العشرہ، ۳: ۱۲۸

حدیث نمبر: ۴۷

عن عمر أنه قال: علیّ مولی من کان رسول اللهﷺ مولاہ۔

عن سالم قیل لعمر: إنك تصنع بعلیّ شیئا ما تصنعه بأحد من أصحاب رسول اللهﷺ، قال: إنه مولای ۔(۱)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہﷺ جس کے مولا ہیں علی رضی اللہ عنہ اس کے مولا ہیں۔

حضرت سالم سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ آپ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایسا (امتیازی) برتاؤ کرتے ہیں جو آپ دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے (عموماً) نہیں کرتے! (اس پر) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (جواباً) فرمایا: وہ (علی) تو میرے مولا (آقا) ہیں۔

---

(۱) ۱۔ محبّ طبری، الریاض النضرہ فی مناقب العشرہ، ۳:۱۲۸

۲۔ ابن عساکر، تاریخ دمشق الکبیر، ۴۵:۱۷۸

حدیث نمبر: ۴۸

عن يزيد بن عمر بن مورق قال: كنت بالشام و عمر بن عبد العزيز يعطى الناس، فتقدمتُ إليه فقال لى: ممن أنتَ؟ قلت: مِن قريش، قال: مِن أى قريش؟ قلتُ: مِن بنى هاشم، قال: مِن أى بنى هاشم؟ قال: فسكتُ ۔ فقال: مِن أى بنى هاشم؟ قلتُ: مولى علىّ، قال: مَن علىّ؟ فسكتُ، قال: فوضع يده على صدرى و قال: و أنا و اللهِ مولى علىّ بن أبى طالب عليه السلام، ثم قال: حدثنى عدة أنّهم سمعوا النبى ﷺ يقول: مَن كنتُ مولاه فعلىّ مولاه، ثم قال: يا مزاحم! كم تعطى أمثاله؟ قال: مائة أو مائتى درهم، قال: إعطه خمسين ديناراً، وقال ابن أبى داؤد: ستين ديناراً لولايته علىّ بن أبى طالب رضی اللہ عنہ، ثم قال: ألحق ببلدك فسيأتيك مثل ما يأتى نظراءك ۔(۱)

یزید بن عمر بن مورق روایت کرتے ہیں کہ ایک موقع پر میں شام میں تھا جب حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ لوگوں کو نواز رہے تھے۔ پس میں ان کے پاس آیا، اُنہوں نے مجھ سے پوچھا کہ آپ کس قبیلے سے ہیں؟ میں نے کہا: قریش سے۔ اُنہوں نے پوچھا کہ قریش کی کس (شاخ) سے؟ میں نے کہا: بنی ہاشم سے۔ اُنہوں نے پوچھا کہ بنی ہاشم کے کس (خاندان) سے؟ راوی کہتے ہیں کہ میں خاموش رہا۔ اُنہوں نے (پھر) پوچھا کہ بنی ہاشم کے کس (خاندان) سے؟ میں نے کہا: مولا علی (کے خاندان سے)۔ اُنہوں نے پوچھا کہ علی کون ہے؟ میں خاموش رہا۔ راوی کہتے ہیں کہ اُنہوں نے میرے سینے پر ہاتھ رکھا اور کہا: ''بخدا! میں علی بن اَبی طالب رضی اللہ عنہ کا غلام ہوں۔'' اور پھر کہا کہ مجھے بے شمار

---

(۱) ۱۔ ابونعیم، حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء، ۵: ۳۶۴
۲۔ ابن عساکر، تاریخ دمشق الکبیر، ۴۸: ۲۳۳
۳۔ ابن عساکر، تاریخ دمشق الکبیر، ۶۹: ۱۲۷
۴۔ ابن اثیر، اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ، ۶: ۴۲۷، ۴۲۸

لوگوں نے بیان کیا ہے کہ اُنہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ’’جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے۔‘‘ پھر مزاحم سے پوچھا کہ اِس قبیل کے لوگوں کو کتنا دے رہے ہو؟ تو اُس نے جواب دیا: سو (۱۰۰) یا دو سو (۲۰۰) درہم۔ اِس پر اُنہوں نے کہا: ’’علی بن ابی طالب ؓ کی قرابت کی وجہ سے اُسے پچاس (۵۰) دینار دے دو، اور ابنِ اَبی داؤد کی روایت کے مطابق ساٹھ (۶۰) دینار دینے کی ہدایت کی، اور (اُن سے مخاطب ہو کر) فرمایا: آپ اپنے شہر تشریف لے جائیں، آپ کے پاس آپ کے قبیل کے لوگوں کے برابر حصہ پہنچ جائے گا۔

حدیث نمبر: ۴۹

عن الزهری قال: سمعت أباجنيدة جندع بن عَمرو بن مازن، قال: سمعت النبیﷺ يقول: من كذب عليّ متعمداً فليتبوأ مقعده من النار، و سمعته و إلا صُمَّتا، يقول و قد انصرف من حجة الوداع فلما نزل غدير خُمّ قام فی الناس خطيباً وأخذ بيد علیؓ، و قال: من كنت وليه فهذا وليه، اللهم! وال من والاه، وعاد من عاداه۔ قال عبيد الله: فقلت للزهری: لا تحدّث بهذا بالشام، وأنت تسمع ملء أذنيك سب علی ؓ، فقال: و الله! إن عندی من فضائل علی ؓ ما لو تحدثت بها لقُتلتُ۔(۱)

زہری سے روایت ہے کہ ابوجنیدہ جندع بن عمرو بن مازن نے کہا: میں نے حضور نبیٔ اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: جس نے مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ بولا وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنائے۔ (اور یہ فرمان) میں نے خود سنا ہے ورنہ میرے دونوں کان بہرے ہو جائیں ۔حضور نبی اکرم ﷺ حجۃ الوداع سے واپس لوٹے اور غدیرِ خم کے مقام پر پہنچے، لوگوں کو خطاب فرمایا۔ آپ ﷺ نے حضرت علیؓ کا ہاتھ تھام کر فرمایا: جس کا میں ولی ہوں یہ (علی) اُس کا ولی ہے، اے اللہ! جو اِسے دوست رکھے تو اُسے دوست رکھ اور جو اِس سے عداوت رکھے تو اُس سے عداوت رکھ۔ عبیداللہ نے کہا: میں نے زہری سے کہا: ایسی باتیں ملک شام میں بیان نہ کرنا ورنہ تو وہاں حضرت علی ؓ کی مخالفت میں اتنی باتیں سنے گا کہ تیرے کان بھر جائیں گے۔ (اس کے جواب میں) اِمام زہری نے فرمایا: خدا کی قسم! حضرت علی ؓ کے اِتنے فضائل میرے پاس محفوظ ہیں کہ اگر میں اُنہیں بیان کروں تو مجھے قتل کر دیا جائے۔

---

(۱) ابن اثیر، اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ، ۱:۵۷۲، ۵۷۳

حدیث نمبر: ۵۰

عن عَمرو بن العاص ﷺ، قال: سئلۃَ رجلٌ عن علیّ ﷺ، قال: یا عَمرو! إنّ أشیاخنا سمعوا رسولَ اللهِ ﷺ یقول: مَن کنتُ مولاہ فعلیّ مولاہ، فحق ذلك أم باطل؟ فقال عمرو: حق و أنا أزیدك: إنہ لیس أحد من صحابۃ رسول اللہ ﷺ لہ مناقب مثل مناقب علیّ۔(۱)

حضرت عَمرو بن عاص ﷺ روایت کرتے ہیں کہ اُن سے کسی شخص نے پوچھا: اے عمرو! ہمارے بزرگوں نے رسولِ اکرم ﷺ سے حضرت علی ﷺ کے بارے میں یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے۔ یہ بات درُست ہے یا غلط؟ عمرو نے کہا: درست ہے، اور میں آپ کو مزید بتاؤں کہ صحابۂ کرام ﷺ میں سے کسی کے بھی حضرت علی ﷺ جیسے مناقب نہیں ہیں۔

---

(۱) ابن قتیبہ دینوری، الامامہ والسیاسہ، ۱: ۱۱۳

حدیث نمبر: ۵۱

عن علیؓ قال: عمّمنی رسولُ اللهﷺ یوم غدیر خم بعمامة سدلها خلفی، ثم قال: إن الله عَزَّوَجَلَّ أمدنی یوم بدر و حنین بملائکة یعتمون هذه العمة، فقال: إنّ العمامةَ حاجزةٌ بین الکفر و الإیمان۔(۱)

(خود) حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ رسولِ اکرم ﷺ نے غدیر خم کے دن ایسے عمامے سے میری دستار بندی کروائی اس کا شملہ پیچھے لٹکا دیا پھر فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے بدر و حنین میں (جن) فرشتوں کے ذریعے میری مدد کی، اُنہوں نے اِسی ہیئت کے عمامے باندھ رکھے تھے۔“ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ”بیشک عمامہ کفر اور ایمان کے درمیان فرق کرنے والا ہے۔“

---

(۱) ۱۔ طیالسی، المسند: ۲۳، رقم: ۱۵۴

۲۔ بیہقی، السنن الکبریٰ، ۱۰: ۱۴

۳۔ حسام الدین ہندی، کنز العمال، ۱۵: ۳۰۶، ۴۸۲، رقم: ۴۱۱۴۱، ۴۱۹۰۹

حسام الدین ہندی نے کہا ہے کہ اِس حدیث کو طیالسی کے علاوہ بیہقی، طبرانی، ابن ابی شیبہ اور ابن منیع نے بھی روایت کیا ہے۔ حسام الدین ہندی نے ’**إنّ العمامةَ حاجزةٌ بین المسلمین و المشرکین**‘ کے الفاظ کا اِضافہ کیا ہے۔

عبدالاعلیٰ بن عدی سے بھی یہ روایت ہے کہ حضور نبیٔ اکرم ﷺ نے غدیر خم کے دن علی بن ابی طالبؓ کو بلایا اور اُن کی دستار بندی فرمائی اور دستار کا شملہ پیچھے لٹکا دیا۔ یہ حدیث درج ذیل کتب میں ہے:

۱۔ ابن اثیر، اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ، ۳: ۱۷۰

۲۔ محبّ طبری، الریاض النضرہ فی مناقب العشرہ، ۳: ۱۹۴

۳۔ زرقانی، شرح المواہب اللدنیہ، ۶: ۲۷۲

ضمیمہ نمبر: ۱

واقعۂ غدیر بیان کرنے والے
مشہور صحابۂ کرام و تابعین عظام

نمبر شمار	اسمائے گرامی	صفحہ نمبر
۱	ابو اِسحاق	۵۹
۲	اَصبغ بن نباتہ ؓ	۶۹
۳	ابو ایوب انصاری ؓ	۲۰، ۵۱، ۶۹
۴	ابو بردہ ؓ	۲۱
۵	بریدہ ؓ	۲۰، ۲۷، ۳۵، ۵۴
۶	ابو بریدہ ؓ	۲۶
۷	انس بن مالک ؓ	۵۱، ۶۰
۸	براء بن عازب ؓ	۲۴، ۲۵، ۴۸، ۵۷
۹	ثابت بن ودیعہ انصاری ؓ	۶۹
۱۰	جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما	۲۰، ۴۰
۱۱	جریر ؓ	۴۴
۱۲	ابو جعفر ؓ	۴۰
۱۳	ابو جنیدہ جندع بن عمرو بن مازن ؓ	۸۲
۱۴	حُبشی بن جنادہ ؓ	۲۱، ۶۹
۱۵	حبیب بن بدیل ؓ	۷۵
۱۶	حذیفہ بن اسید غفاری ؓ	۲۱، ۴۲

نمبر شمار	اسمائے گرامی	صفحہ نمبر
۱۷	حسن بن حارث رضی اللہ عنہ	۷۵
۱۸	حسن بن حسن رضی اللہ عنہ	۲۱
۱۹	خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ	۶۹
۲۰	رفاعہ بن ایاس ضبی رضی اللہ عنہ	۳۴
۲۱	ریاح بن حارث رضی اللہ عنہ	۷۵
۲۲	ریاح بن حرث رضی اللہ عنہ	۷۵
۲۳	زاذان ابو عمر رضی اللہ عنہ	۶۷
۲۴	زاذان بن عمر رضی اللہ عنہما	۶۷
۲۵	زر بن حبیش	۷۵
۲۶	زیاد بن ابی زیاد	۶۴
۲۷	زیاد بن حارث	۷۵
۲۸	زید بن ارقم رضی اللہ عنہ	۱۹، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۶، ۳۸، ۴۵، ۵۱، ۵۷، ۶۱، ۷۱
۲۹	زید بن شراحیل	۶۹
۳۰	زید بن یثیع رضی اللہ عنہ	۶۲، ۶۶
۳۱	ابو زینب رضی اللہ عنہ	۶۹
۳۲	سالم رضی اللہ عنہ	۷۹
۳۳	ابو سریحہ رضی اللہ عنہ	۱۹
۳۴	سعد رضی اللہ عنہ	۲۰، ۴۲، ۵۱
۳۵	سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ	۲۳، ۳۱، ۳۲، ۳۸
۳۶	سعد بن عبیدہ رضی اللہ عنہ	۵۴
۳۷	سعید بن وہب رضی اللہ عنہ	۵۹، ۶۲، ۶۶

نمبر شمار	اسمائے گرامی	صفحہ نمبر
۳۸	ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ	۴۶، ۴۸، ۶۰
۳۹	سفیان بن عیینہ رضی اللہ عنہ	۳۲
۴۰	سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ	۶۹
۴۱	ابو طفیل رضی اللہ عنہ	۶۱، ۷۳
۴۲	طلحہ رضی اللہ عنہ	۵۱
۴۳	طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہما	۳۴
۴۴	عامر بن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہم	۳۱
۴۵	عبد الاعلی بن عدی	۸۴
۴۶	عبد الرحمٰن بن ابی لیلیٰ رضی اللہ عنہ	۶۳، ۶۸
۴۷	عبد الرحمٰن بن سابط رضی اللہ عنہ	۳۳
۴۸	عبد الرحمٰن بن عبد الرب انصاری رضی اللہ عنہ	۶۹
۴۹	عبداللہ بن بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ	۱، ۲۷، ۵۴، ۵۵
۵۰	عبداللہ بن ثابت رضی اللہ عنہ	۶۹
۵۱	عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما	۱۹، ۴۸، ۵۱، ۵۶
۵۲	عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما	۲۱، ۲۴، ۶۷
۵۳	عبداللہ بن محمد بن عاقل	۴۰
۵۴	عبداللہ بن یامیل رضی اللہ عنہ	۲۱
۵۵	عبید بن عازب انصاری رضی اللہ عنہ	۶۹
۵۶	عطیہ عوفی رضی اللہ عنہ	۳۸، ۴۸
۵۷	علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ	۲۷، ۴۱، ۴۸، ۵۱، ۵۳، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۱، ۷۳، ۸۴

نمبر شمار	اسمائے گرامی	صفحہ نمبر
۵۸	علی بن حسین رضی اللہ عنہما	۴۰
۵۹	عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ	۵۰، ۵۲
۶۰	عمران بن حصین رضی اللہ عنہ	۲۲
۶۱	عمر فاروق بن الخطاب رضی اللہ عنہ	۲۱، ۲۵، ۷۷، ۷۸، ۷۹
۶۲	عَمرو ذی مر رضی اللہ عنہ	۴۵
۶۳	عَمرو بن ذی مر رضی اللہ عنہ	۶۶
۶۴	عَمرو بن العاص رضی اللہ عنہ	۸۳
۶۵	عَمرو بن میمون رضی اللہ عنہ	۵۶
۶۶	ابو عَمرہ بن محصن رضی اللہ عنہ	۶۹
۶۷	عمیر بن سعد رضی اللہ عنہ	۵۷، ۶۸، ۷۲
۶۸	عمیر بن سعید	۷۲
۶۹	عمیرہ بن سعد رضی اللہ عنہ	۶۰
۷۰	سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا	۲۷
۷۱	ابو فضالہ انصاری رضی اللہ عنہ	۶۹
۷۲	قیس بن ثابت	۷۵
۷۳	مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ	۲۱
۷۴	محمد بن حنفیہ	۴۰
۷۵	محمد بن علی	۴۸
۷۶	میمون ابو عبد اللہ رضی اللہ عنہ	۱۹، ۳۶، ۳۸
۷۷	ناجیہ بن عمرو	۶۹
۷۸	نعمان بن عجلان رضی اللہ عنہ	۶۹
۷۹	ابو نعیم	۷۳

نمبر شمار	اسمائے گرامی	صفحہ نمبر
۸۰	ابن واثلہ ؓ	۲۹، ۷۰
۸۱	ہشام بن عتبہ	۷۵
۸۲	ابو ہریرہ ؓ	۲۱، ۴۶، ۵۱
۸۳	ابو یزید اودی	۵۸
۸۴	یزید بن عمر بن مورق ؓ	۸۰

نوٹ: ابن عقدہ نے ’کتاب الموالاۃ‘ میں حدیث غدیر کے ۱۰۱ رُواۃ کا ذکر کیا ہے، جن میں سے اُن رُواۃ کے نام درج ذیل ہیں جو پہلے مذکور نہیں ہوئے:

۸۵۔ اسامہ بن زید بن حارثہ کلبی
۸۶۔ اسماء بنت عمیس
۸۷۔ ابو امامہ باہلی
۸۸۔ ابو برزہ بن عبید انصاری
۸۹۔ ابو بکر صدیق
۹۰۔ جبلہ بن عمرو انصاری
۹۱۔ ابو جحیفہ وہب بن عبداللہ سوائی
۹۲۔ جندب بن سفیان علقی بجلی
۹۳۔ حبہ بن جوین عرنی
۹۴۔ حذیفہ بن یمان
۹۵۔ حسن بن ابی طالب
۹۶۔ حسان بن ثابت انصاری

۹۷۔ حسین بن علی بن ابی طالب
۹۸۔ ابو الحمراء (خادمِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)
۹۹۔ ابوذر جندب بن جنادہ
۱۰۰۔ ابو ذویب شاعر
۱۰۱۔ ابو رافع
۱۰۲۔ رفاعہ بن رافع انصاری
۱۰۳۔ زبیر بن عوام
۱۰۴۔ زید بن ثابت انصاری
۱۰۵۔ زید بن حارثہ انصاری
۱۰۶۔ سعد بن جنادہ عوفی
۱۰۷۔ سعد بن زرارہ انصاری
۱۰۸۔ سعید بن سعد بن عبادہ انصاری
۱۰۹۔ سلمان فارسی
۱۱۰۔ اُم سلمہ
۱۱۱۔ سلمہ بن اکوع اسلمی
۱۱۲۔ ابو سلیمان جابر بن سمرہ سوائی
۱۱۳۔ سمرہ بن جندب
۱۱۴۔ سہل بن سعد انصاری
۱۱۵۔ ابو شریح خزاعی
۱۱۶۔ ضمیر اسیدی
۱۱۷۔ عامر ابو لیلی غفاری
۱۱۸۔ عامر بن عمیر عوفی

۱۱۹۔ عامر بن لیلی بن حمزہ
۱۲۰۔ عائشہ بنت ابی بکر
۱۲۱۔ عباس بن عبد المطلب
۱۲۲۔ عبدالرحمٰن بن عوف
۱۲۳۔ عبدالرحمٰن بن مذبح
۱۲۴۔ عبد الرحمٰن بن نعیم دیلمی
۱۲۵۔ عبداللہ بن ابی اسید مخزومی
۱۲۶۔ عبداللہ بن ابی اوفی اسلمی
۱۲۷۔ عبداللہ بن جعفر بن ابی طالب
۱۲۸۔ عبداللہ بن مسعود
۱۲۹۔ عبید اللہ بن بشر مارنی
۱۳۰۔ عثمان بن عفان
۱۳۱۔ عثمان بن حنیف
۱۳۲۔ عدی بن حاتم طائی
۱۳۳۔ عطیہ بن بشر مازنی
۱۳۴۔ عقبہ بن عامر جہنی
۱۳۵۔ عمر بن ابی سلمہ
۱۳۶۔ عمرو بن حمق خزاعی
۱۳۷۔ عمرو بن مرہ
۱۳۸۔ فاطمہ بنت حمزہ بن عبدالمطلب
۱۳۹۔ ابو قدامہ انصاری
۱۴۰۔ کعب بن عجزہ انصاری

۱۴۱۔ مقداد بن عمرو کندی
۱۴۲۔ وحشی بن حرب
۱۴۳۔ ام ہانی بنت ابی طالب
۱۴۴۔ ابوالہیثم بن بہتان انصاری
۱۴۵۔ ابویعلی انصاری
۱۴۶۔ یعلی بن مرہ ثقفی

رضی اللہ عنہم أجمعین۔

ابن عقدہ کے مطابق مذکورہ بالا رُواۃ کے علاوہ مزید اٹھائیس (۲۸) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بھی حدیثِ غدیر بیان کی ہے، لیکن اُس نے نام ذکر نہیں کیے۔

ضمیمہ نمبر : ۲

حدیثِ غدیر کی تخریج کرنے والے

ائمہ حدیث

نمبر شمار	نام	متوفی
	دوسری صدی ہجری	
۱	ابن شہاب زہری	۱۲۵
۲	محمد بن اسحاق	۱۵۱ یا ۱۵۲
۳	معمر بن راشد	۱۵۳ یا ۱۵۴
۴	اسرائیل بن یونس سبیعی	۱۶۰ یا ۱۶۳
۵	شریک بن عبداللہ قاضی	۱۷۷
۶	محمد بن جعفر مدنی غندر	۱۹۳
۷	وکیع بن جراح بن ملیح رواسی	۱۹۷
۸	عبداللہ بن نمر حدانی	۱۹۹
	تیسری صدی ہجری	
۹	محمد بن عبداللہ ابو احمد زبیری حبال	۲۰۳
۱۰	یحیٰی بن آدم بن سلیمان اموی	۲۰۳

۱۱	امام محمد بن ادریس شافعی	۲۰۴
۱۲	اسود بن عامر بن شاذان شامی	۲۰۸
۱۳	عبدالرزاق بن ہمام صنعانی	۲۱۰
۱۴	حسنین بن محمد مروزی	۲۱۳
۱۵	فضل بن وکین ابونعیم کونی	۲۱۸ یا ۲۱۹
۱۶	عفان بن مسلم صفار	۲۲۰
۱۷	سعید بن منصور خراسانی	۲۲۷
۱۸	ابراہیم بن حجاج	۲۳۱ یا ۲۳۷
۱۹	علی بن حکیم اودی	۲۴۱
۲۰	علی بن محمد طنافسی	۲۳۳
۲۱	ہدیہ بن خالد بطری	۲۳۵ یا ۲۳۶
۲۲	عبداللہ بن محمد بن ابی شیبہ عبسی	۲۳۵
۲۳	عبیداللہ بن عمر قواریری	۲۳۵
۲۴	اسحاق بن ابراہیم بن راہویہ حنظلی	۲۳۸
۲۵	عثمان بن محمد بن ابوالحسن بن ابی شیبہ	۲۳۹
۲۶	قتیبہ بن سعید بلخی	۲۴۰
۲۷	امام احمد بن حنبل	۲۴۲
۲۸	ہارون بن عبداللہ ابوموسیٰ اعمال	۲۴۳
۲۹	محمد بن بشار عبدی	۲۵۳

۳۰	محمد بن مثنیٰ ابو موسیٰ	۲۵۲
۳۱	حسن بن غرقہ عبدی	۲۵۷
۳۲	حجاج بن یوسف شاعر بغدادی	۲۵۹
۳۳	اسماعیل بن عبداللہ اصبہانی سمویہ	۲۶۷
۳۴	حسن بن علی بن عفان عامری	۲۷۰
۳۵	محمد بن یحییٰ ذہلی	۲۵۸
۳۶	محمد بن یزید بن ماجہ قزوینی	۲۷۳
۳۷	احمد بن یحییٰ بلاذری	۲۷۶
۳۸	عبداللہ بن مسلم دینوری ابن قتیبہ	۲۷۶
۳۹	محمد بن عیسیٰ بن ترمذی	۲۷۹
۴۰	ابن ابی عاصم احمد بن عمرو شیبانی	۲۸۷
۴۱	زکریا بن یحییٰ سنجری خیاط	۲۸۹
۴۲	عبداللہ بن امام احمد بن حنبل	۲۹۰
۴۳	احمد بن عمرو بن عبداللہ بزار	۲۹۳

چوتھی صدی ہجری

۴۴	محمد بن شعیب نسائی	۳۰۳
۴۵	حسن بن سفیان نسوئی	۳۰۳
۴۶	احمد بن علی ابو یعلیٰ موصلی	۳۰۷
۴۷	محمد بن جریر طبری	۳۱۰

۴۸	عبداللہ بن محمد ابو القاسم بغوی	۳۱۷
۴۹	محمد بن علی بن حسین بن بشر ابو عبد اللہ زاہد حکیم ترمذی	
۵۰	احمد بن محمد بن سلامہ طحاوی	۳۳۱
۵۱	احمد بن محمد بن عبد ربہ ابو عمر قرطبی	۳۲۸
۵۲	حسین بن اسماعیل محاملی	۳۳۰
۵۳	ابو عباس احمد بن محمد بن سعید بن عقدہ	۳۳۲
۵۴	یحییٰ بن عبداللہ غبری	۳۴۴
۵۵	وعلج بن احمد سنجری	۳۵۱
۵۶	محمد بن عبداللہ بزار شافعی	۳۵۴
۵۷	محمد بن حبان بستی	۳۵۴
۵۸	سلیمان بن احمد طبرانی	۳۶۰
۵۹	احمد بن جعفر قطیعی	۳۶۸
۶۰	علی بن عمر دار قطنی	۳۸۵
۶۱	عبیداللہ بن عبد اللہ ابن بطہ	۳۸۷
۶۲	محمد بن عبدالرحمٰن ذہبی	۳۹۳
۶۳	ابو عبداللہ حاکم	۴۰۰

پانچویں صدی ہجری

۶۴	عبد الملک بن محمد بن ابراہیم خرگوشی	۴۰۷
۶۵	احمد بن عبد الرحمٰن بن احمد شیرازی	۴۰۷

۶۶	احمد بن موسیٰ بن مردویہ اصبہانی	۴۱۰
۶۷	احمد بن محمد بن یعقوب ابوعلی سکویہ	۴۱۱
۶۸	احمد بن محمد بن ابراہیم ثعلبی	۴۲۷
۶۹	احمد بن عبداللہ ابونعیم اصبہانی	۴۳۰
۷۰	اسماعیل بن علی بن حسین بن زنجویہ	
۷۱	ابن سمان رازی	۴۴۵
۷۲	احمد بن حسین بن علی بیہقی	۴۵۸
۷۳	یوسف بن عبداللہ ابن عبدالبر	۴۶۳
۷۴	احمد بن علی خطیب بغدادی	۴۶۳
۷۵	علی بن احمد ابوالحسن الواحدی	۴۶۸
۷۶	مسعود بن ناصر سجستانی	۴۷۷
۷۷	علی بن محمد جلابی ابن المغازی	۴۸۳
۷۸	عبیداللہ بن عبداللہ ابو قاسم	
۷۹	علی بن حسن بن حسین	۴۹۲

چھٹی صدی ہجری

۸۰	احمد محمد غزالی	۵۰۵
۸۱	حسین بن مسعود بغوی	۵۱۶
۸۲	زرین بن معاویہ عبدری	۵۳۵
۸۳	احمد بن محمد عاصمی	

۸۴	محمود بن عمر زمخشری	۵۳۷
۸۵	محمد بن علی بن ابراہیم نطزی	
۸۶	عبدالکریم بن محمد بن ابو سعد مروزی	۵۶۴
۸۷	موفق بن احمد ابو المؤید اخطب خوارزم	۵۶۸
۸۸	عمر بن محمد بن خضر اردبیلی	
۸۹	علی بن حسن بن ہبۃ اللہ ابن عساکر دمشقی	۵۷۱
۹۰	محمد بن عمر بن احمد بن موسیٰ مدینی اصبہانی	۵۸۱
۹۱	فضل اللہ بن ابی سعید حسنی نوریشتی	
۹۲	اسعد بن محمود بن خلف ابو فتح عجلی	۶۰۰

ساتویں صدی ہجری

۹۳	امام محمد بن عمر فخر الدین رازی	۶۰۶
۹۴	مبارک بن محمد ابو السعادات ابن اثیر جزری	۶۰۶
۹۵	علی بن محمد بن محمد بن عبدالکریم جزری ابوحسن ابن اثیر	۶۳۰
۹۶	محمد بن عبدالواحد مقدسی حنبلی	۶۴۳
۹۷	محمد بن طلحہ نصیبی	۶۵۲
۹۸	یوسف بن محمد ابو الحجاج بلوی ابن شیخ	
۹۹	یوسف بن قز علی سبط ابن جوزی	۶۵۴
۱۰۰	محمد بن یوسف کنجی شافعی	۶۵۸
۱۰۱	عبدالرزاق بن رزق اللہ رسعنی	۶۶۱

۱۰۲	یحییٰ بن شرف نووی	۶۷۶
۱۰۳	احمد بن عبداللہ محبّ الدین طبری مکی	۶۹۴
۱۰۴	ابراہیم بن عبداللہ وصابی یمنی شافعی	
۱۰۵	محمد بن احمد ضرغانی	۶۹۹

آٹھویں صدی ہجری

۱۰۶	ابراہیم بن محمد حموینی	۷۲۲
۱۰۷	احمد بن محمد بن احمد علاء الدولہ سمنانی	۷۳۶
۱۰۸	یوسف بن عبدالرحمٰن مزی	۷۴۲
۱۰۹	محمد بن احمد ذہبی	۷۴۸
۱۱۰	حسن بن حسین نظام الدین اعرج نیساپوری	
۱۱۱	محمد بن عبداللہ ولی الدین خطیب بغدادی	
۱۱۲	عمر بن مظفر بن عمر ابوحفص معری حلبی ابن الوردی	۷۴۹
۱۱۳	احمد بن عبدالقادر بن مکتوم تاج الدین قیسی نحوی	۷۴۹
۱۱۴	محمد بن یوسف زرندی	۷۵۲
۱۱۵	محمد بن مسعود گازرونی	۷۵۸
۱۱۶	عبداللہ بن اسعد یمنی یافعی	۷۶۸
۱۱۷	اسماعیل بن عمر دمشقی ابن کثیر	۷۷۴
۱۱۸	عمر بن الحسن ابوحفص مراغی	۷۷۸
۱۱۹	علی بن شہاب الدین ہمدانی	۷۸۶

۱۲۰	محمد بن عبداللہ بن احمد مقدسی	۷۸۹

نویں صدی ہجری

۱۲۱	محمد بن محمد خواجہ پارسا	۸۳۲
۱۲۲	محمد بن محمد شمس الدین جرزی	۸۳۳
۱۲۳	احمد بن علی بن عبد القادر مقریزی	۸۴۵
۱۲۴	شہاب الدین بن شمس الدین دولت آبادی	۸۴۱
۱۲۵	احمد بن علی بن محمد بن حجر عسقلانی	۸۵۲
۱۲۶	علی بن محمد بن احمد ابن صباغ مالکی	۸۵۵
۱۲۷	محمد بن احمد عینی حنفی	۸۵۵
۱۲۸	حسین بن معین الدین یزدی	۸۷۰
۱۲۹	عبداللہ بن عبد الرحمٰن	۸۸۳
۱۳۰	فضل اللہ بن روز بہان بن فضل اللہ خنجی شیرازی	

دسویں صدی ہجری

۱۳۱	علی بن عبداللہ نورالدین سمہودی شافعی	۹۱۱
۱۳۲	عبدالرحمٰن بن ابی بکر جلال الدین سیوطی	۹۱۱
۱۳۳	عطاء اللہ بن فضل اللہ شیرازی	
۱۳۴	عبدالوہاب بن محمد بن رفیع الدین احمد	۹۳۲
۱۳۵	احمد بن محمد بن علی بن احمد بن حجر ہیتمی مکی	۹۷۳

۱۳۶	علی بن حسام الدین متقی ہندی	۹۷۵
۱۳۷	محمد طاہر فتنی	۹۸۱
۱۳۸	میرزا مخدوم بن عبدالباقی	۹۹۵

گیارہویں صدی ہجری

۱۳۹	علی بن سلطان محمد ملا علی قاری	۱۰۱۴
۱۴۰	محمد بن عبدالرؤف بن تاج العارفین مناوی	۱۰۳۱
۱۴۱	شیخ عبداللہ عیدروس یمنی	۱۰۴۱
۱۴۲	محمد بن محمد بن علی شیخانی قادری مدنی	
۱۴۳	علی بن ابراہیم بن احمد بن علی بن نورالدین حلبی	۱۰۴۴
۱۴۴	احمد بن فضل بن محمد	۱۰۴۷
۱۴۵	شیخ عبدالحق محدث دہلوی	۱۰۵۲
۱۴۶	محمد بن محمد مصری	
۱۴۷	محمد بن صفی الدین جعفر	
۱۴۸	صالح بن مہدی مقبلی	

گیارہویں صدی ہجری

۱۵۰	محمد بن عبدالرسول برزنجی مدنی	۱۱۳۰
۱۵۱	حسام الدین بن محمد بایزید سہارنپوری	
۱۵۲	میرزا محمد معتمد خان بدخفانی	

۱۵۳	محمد صدر عالم	
۱۵۴	شاہ ولی اللہ محدث دہلوی	۱۱۷۶
۱۵۵	محمد بن اسماعیل بن صلاح	۱۱۸۲
۱۵۶	محمد بن علی صبان	
۱۵۷	ابراہیم بن مرعی بن عطیہ	
۱۵۸	احمد بن عبد القادر عجلی	
۱۵۹	مولانا رشید الدین خان دہلوی	
۱۶۰	مولوی محمد مبین لکھنوی	
۱۶۱	محمد سالم بخاری دہلوی	
۱۶۲	مولوی ولی اللہ لکھنوی	
۱۶۳	مولوی حیدر علی فیض آبادی (۱)	

---

(۱) عبیداللہ امرتسری، ارجح المطالب فی سیرت امیر المؤمنین: ۵۲۰۔۵۲۴

مآخذ و مراجع

۱۔ **القرآن الحکیم**

۲۔ **آلوسی**، سید محمود (۱۲۱۷۔ ۱۲۷۰ھ / ۱۸۰۲۔ ۱۸۵۴ء)۔ **روح المعانی**۔ ملتان، پاکستان: مکتبہ امدادیہ۔

۳۔ **ابن ابی حاتم رازی**، ابو محمد عبد الرحمان (۲۴۰۔ ۳۲۷ھ / ۸۵۴۔ ۹۳۸ء)۔ **تفسیر القرآن العظیم**۔ مکہ مکرمہ، سعودی عرب: مکتبہ نزار مصطفیٰ الباز، ۱۴۱۹ھ/ ۱۹۹۹ء۔

۴۔ **ابن ابی شیبہ**، ابوبکر عبد اللہ بن محمد (۱۵۹۔ ۲۳۵ھ/ ۷۷۶۔ ۸۵۰ء)۔ **المصنف**۔ کراچی، پاکستان: ادارۃ القرآن و العلوم الاسلامیہ، ۱۴۰۶ھ/ ۱۹۸۷ء

۵۔ **ابن ابی عاصم**، ابوبکر احمد بن عمرو ضحاک (۲۰۶۔ ۲۸۷ھ)۔ **الآحاد و المثانی**۔ ریاض، سعودی عرب: دار الرایہ، ۱۴۱۱ھ/ ۱۹۹۱ء۔

۶۔ **ابن ابی عاصم**، ابوبکر احمد بن عمرو ضحاک (۲۰۶۔ ۲۸۷ھ)۔ **کتاب السنہ**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۴۱۹ھ/ ۱۹۹۸ء۔

۷۔ **ابن اثیر**، ابوحسن علی بن محمد جزری (۵۵۵۔ ۶۳۰ھ/ ۱۱۶۰۔ ۱۲۳۳ء)۔ **اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

۸۔ **ابن اثیر**، ابو السعادات مبارک بن محمد بن محمد بن عبد الکریم بن عبد الواحد شیبانی جزری (۵۴۴۔ ۶۰۶ھ/ ۱۱۴۹۔ ۱۲۱۰ء)۔ **النہایہ فی غریب الحدیث و الاثر**۔ قم، ایران: مؤسسہ مطبوعاتی اسماعیلیان، ۱۳۶۴ھ۔

۹۔ **ابن جوزی**، ابو الفرج عبد الرحمٰن بن علی (۵۱۰۔ ۵۹۷ھ/ ۱۱۱۶۔ ۱۲۰۱ء)۔ **صفۃ الصفوہ**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۰۹ھ/ ۱۹۸۹ء۔

۱۰۔ **ابن حبان**، محمد (۲۷۰۔۳۵۴ھ/۸۸۴۔۹۶۵ء)۔ **الصحیح**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۱۴ھ/۱۹۹۳ء۔

۱۱۔ **ابن عساکر**، ابو القاسم علی بن حسن (۴۹۹۔۵۷۱ھ/ ۱۱۰۵۔۱۱۷۶ء)۔ **تاریخ دمشق الکبیر (تاریخ ابن عساکر)**۔ بیروت، البنان: دار الاحیاء التراث العربی، ۱۴۲۱ھ/ ۲۰۰۱ء۔

۱۲۔ **ابن قتیبہ دینوری**، عبد اللہ بن مسلم (۲۱۳۔۲۷۶ھ/ ۲۲۸ ۔۸۸۹ء)۔ **الامامہ و السیاسہ**۔ مصر: مطبعہ مصطفیٰ البابی الحلبی، ۱۳۵۶ھ/ ۱۹۳۷ء۔

۱۳۔ **ابن کثیر**، ابو الفداء اسماعیل بن عمر (۷۰۱۔۷۷۴ھ/ ۱۳۰۱۔۱۳۷۳ء)۔ **البدایہ والنہایہ**۔ بیروت، لبنان: دارالفکر، ۱۴۱۹ھ/ ۱۹۹۸ء۔

۱۴۔ **ابن کثیر**، ابو الفداء اسماعیل بن عمر (۷۰۱۔۷۷۴ھ/ ۱۳۰۱۔۱۳۷۳ء)۔ **تفسیر القرآن العظیم**۔ بیروت، البنان: دار المعرفہ، ۱۴۰۰ھ/ ۱۹۸۰ء۔

۱۵۔ **ابن ماجہ**، ابوعبداللہ محمد بن یزید قزوینی (۲۰۹۔۲۷۳ھ/ ۸۲۴۔۸۸۷ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۹ھ/ ۱۹۹۸ء۔

۱۶۔ **ابو محاسن**، یوسف بن موسی حنفی۔ **المعتصر من المختصر من مشکل الآثار**۔ بیروت، لبنان، عالم الکتب۔

۱۷۔ **ابو نعیم**، احمد بن عبد اللہ اصبہانی (۳۳۶۔۴۳۰ھ/ ۹۴۸۔۱۰۳۸ء)۔ **حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء**۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ۱۴۰۰ھ/ ۱۹۸۰ء۔

۱۸۔ **ابو یعلی**، احمد بن علی (۲۱۰۔۳۰۷ھ/ ۸۲۵۔۹۱۹ء)۔ **المسند**۔ بیروت، لبنان: دار المامون للتراث، ۱۴۰۵ھ/ ۱۹۸۵ء۔

۱۹۔ **احمد بن حنبل**، ابن محمد (۱۶۴۔۲۴۱ھ/ ۷۸۰۔۸۵۵ء)۔ **فضائل الصحابہ**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ۔

۲۰۔ **احمد بن حنبل**، ابن محمد (۱۶۴۔۲۴۱ھ/ ۷۸۰۔۸۵۵ء)۔ **المسند**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۳۹۸ھ/ ۱۹۷۸ء۔

۲۱۔ **البانی**، محمد ناصرالدین (۱۳۳۳۔ ۱۴۲۰ھ/ ۱۹۱۴۔ ۱۹۹۹ء)۔ **سلسلة الاحادیث الصحیحہ**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۴۰۵ھ/ ۱۹۸۵ء۔

۲۲۔ **بزار**، ابوبکر احمد بن عمرو (۲۱۰۔ ۲۹۲ھ/ ۸۲۵۔ ۹۰۵ء)۔ **المسند**۔ بیروت، لبنان: مؤسسہ علوم القرآن، ۱۴۰۹ھ۔

۲۳۔ **بیہقی**، ابوبکر احمد بن حسین (۳۸۴۔ ۴۵۸ھ/ ۹۹۴۔ ۱۰۶۶ء)۔ **الاعتقاد**۔ بیروت، لبنان: دارالآفاق الجدیدہ، ۱۴۰۱ھ۔

۲۴۔ **بیہقی**، ابوبکر احمد بن حسین (۳۸۴۔ ۴۵۸ھ/ ۹۹۴۔ ۱۰۶۶ء)۔ **السنن الکبریٰ**۔ مکہ مکرمہ، سعودی عرب: مکتبہ دار الباز، ۱۴۱۴ھ/ ۱۹۹۴ء۔

۲۵۔ **ترمذی**، محمد بن عیسی (۲۱۰۔ ۲۷۹ھ/ ۸۲۵۔ ۸۹۲ء)۔ **الجامع الصحیح**۔ بیروت، لبنان: دارالغرب الاسلامی، ۱۹۹۸ء۔

۲۶۔ **حاکم**، ابو عبداللہ محمد بن عبد اللہ نیشاپوری (۳۲۱۔ ۴۰۵ھ/ ۹۳۳۔ ۱۰۱۴ء)۔ **المستدرک**۔ مکہ مکرمہ، سعودی عرب: دارالباز للنشر والتوزیع۔

۲۷۔ **حاکم**، ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ نیشاپوری (۳۲۱۔ ۴۰۵ھ/ ۹۳۳۔ ۱۰۱۴ء)۔ **المستدرک**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۱ھ/ ۱۹۹۰ء۔

۲۸۔ **حسام الدین ہندی** (۹۷۵ھ)۔ **کنز العمال**۔ بیروت، لبنان: مؤسسة الرسالہ، ۱۳۹۹ھ/ ۱۹۷۹ء۔

۲۹۔ **خطیب بغدادی**، ابو بکر احمد بن علی (۳۹۲۔ ۴۶۳ھ/ ۱۰۰۲۔ ۱۰۷۱ء)۔ **تاریخ بغداد**۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی۔

۳۰۔ **ذہبی**، محمد بن احمد بن عثمان (۶۷۳۔ ۷۴۸ھ/ ۱۲۷۴۔ ۱۳۴۸ء)۔ **سیر اعلام النبلاء**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۴۱۷ھ/ ۱۹۹۷ء۔

۳۱۔ **رازی**، محمد بن عمر بن حسن بن حسین (۵۴۳۔ ۶۰۶ھ/ ۱۱۴۹۔ ۱۲۱۰ء)۔ **التفسیر الکبیر**۔ تہران، ایران: دار الکتب العلمیہ۔

۳۲۔ **زرقانی**، محمد بن عبد الباقی (۱۰۵۵۔ ۱۱۲۲ھ/ ۱۶۴۵۔ ۱۷۱۰ء)۔ **شرح المواہب**

الدنیہ۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، اشاعت اول: ۱۴۱۷ھ/ ۱۹۹۶ء۔

۳۳۔ **سیوطی**، جلال الدین عبدالرحمٰن (۸۴۹۔ ۹۱۱ھ/ ۱۴۴۵۔ ۱۵۰۵ء)۔ **الدر المنثور فی التفسیر بالمأثور۔** بیروت، لبنان: دار المعرفہ۔

۳۴۔ **شاشی**، ابو سعید ہیثم بن کلیب (م ۳۳۵ھ)۔ **المسند۔** مدینہ منورہ، سعودی عرب: مکتبہ العلوم و الحکم، ۱۴۱۰ھ۔

۳۵۔ **شاہ اسماعیل دہلوی** (۱۱۹۳۔ ۱۲۴۶ھ/ ۱۷۷۹۔ ۱۸۳۱ء)۔ **صراطِ مستقیم۔**

۳۶۔ **شاہ ولی اللہ محدث دہلوی** (۱۱۱۴۔ ۱۱۷۴ھ/ ۱۷۰۳۔ ۱۷۶۲ء)۔ **التفہیمات الالٰہیہ،** حیدر آباد، پاکستان: اکیڈمی شاہ ولی اللہ محدث دہلوی، ۱۳۸۷ھ/ ۱۹۶۷ء۔

۳۷۔ **شاہ ولی اللہ محدث دہلوی** (۱۱۱۴۔ ۱۱۷۴ھ/ ۱۷۰۳۔ ۱۷۶۲ء)۔ **ہمعات۔**

۳۸۔ **شوکانی**، محمد بن علی (۱۱۷۳۔ ۱۲۵۰ھ/ ۱۷۶۰۔ ۱۸۳۴ء)۔ **در السحابہ۔** دمشق، شام: دار الفکر، ۱۴۰۴ھ/ ۱۹۸۴ء۔

۳۹۔ **شوکانی**، محمد بن علی (۱۱۷۳۔ ۱۲۵۰ھ/ ۱۷۶۰۔ ۱۸۳۴ء)۔ **فتح القدیر۔** مصر: ۱۳۸۳ھ/ ۱۹۶۴ء۔

۴۰۔ **ضیاء مقدسی**، محمد بن عبد الواحد حنبلی (۵۶۷۔ ۶۴۳ھ)۔ **الاحادیث المختارہ۔** مکہ مکرمہ، سعودی عرب: مکتبۃ النہضۃ الحدیثیہ، ۱۴۱۰ھ/ ۱۹۹۰ء۔

۴۱۔ **طبرانی**، سلیمان بن احمد (۲۶۰۔ ۳۶۰ھ/ ۸۷۳۔ ۹۷۱ء)۔ **المعجم الاوسط۔** ریاض، سعودی عرب: مکتبۃ المعارف، ۱۴۰۵ھ/ ۱۹۸۵ء۔

۴۲۔ **طبرانی**، سلیمان بن احمد، (۲۶۰۔ ۳۶۰ھ/ ۸۷۳۔ ۹۷۱ء)۔ **المعجم الصغیر۔** بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۰۳ھ/ ۱۹۸۳ء۔

۴۳۔ **طبرانی**، سلیمان بن احمد (۲۶۰۔ ۳۶۰ھ/ ۸۷۳۔ ۹۷۱ء)۔ **المعجم الکبیر۔** موصل، عراق: مطبعۃ الزہراء الحدیثہ۔

۴۴۔ **طحاوی**، ابو جعفر (م ۳۲۱ھ)۔ **مشکل الآثار۔** بیروت، لبنان: دار صادر، ۱۳۳۳ھ۔

۴۵۔ **طیالسی**، ابوداؤد سلیمان (۱۳۳۔ ۲۰۴ھ/ ۷۵۱۔ ۸۱۹ء)۔ **المسند۔** بیروت، لبنان:

دار المعرفہ۔

۴۶۔ **عبد الرزاق**، ابو بکر صنعانی (۱۲۶۔ ۲۱۱ھ/ ۷۴۴۔ ۸۲۶ء)۔ **المصنف**۔ کراچی، پاکستان: المجلس العلمی، ۱۳۹۰ھ/۱۹۷۰ء۔

۴۷۔ **عبیداللہ امرتسری۔ ارجح المطالب فی سیرت امیر المؤمنین**۔ لاہور، پاکستان: حق برادرز، ۱۹۹۴ء۔

۴۸۔ **عسقلانی**، احمد بن علی بن حجر (۷۷۳۔ ۸۵۲ھ/ ۱۳۷۲۔ ۱۴۴۹ء)۔ **الاصابہ فی تمییز الصحابہ**۔ بیروت، لبنان: دار الجیل، ۱۴۱۲ھ/۱۹۹۲ء۔

۴۹۔ **عسقلانی**، احمد بن علی بن حجر (۷۷۳۔ ۸۵۲ھ/ ۱۳۷۲۔ ۱۴۴۹ء)۔ **تعجیل المنفعہ**۔ بیروت، البنان: دار الکتاب العربی، اشاعت اول۔

۵۰۔ **عسقلانی**، ابن حجر احمد بن علی (۷۷۳۔ ۸۵۲ھ/ ۱۳۷۲۔ ۱۴۴۹ء)۔ **فتح الباری**۔ لاہور، پاکستان، دار نشر الکتب الاسلامیہ، ۱۴۰۱ھ/ ۱۹۸۱ء۔

۵۱۔ **ابن عقدہ**، ابوعباس احمد بن محمد بن سعید (م ۳۳۲ھ)۔ **کتاب الموالاۃ**۔

۵۲۔ **مبارکپوری**، ابو العلاء محمد عبد الرحمٰن بن عبد الرحیم (۱۲۸۵ ۔۱۳۵۳ھ)۔ **تحفۃ الأحوذی**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

۵۳۔ **محاملی**، ابو عبداللہ حسین بن اسماعیل (۲۳۵۔ ۳۳۰ھ)۔ **امالی**۔ عمان: المتکب الاسلامی، ۱۴۱۲ھ۔

۵۴۔ **مجدد الف ثانی**، امام ربانی شیخ احمد سرہندی (۹۷۱۔ ۱۰۳۴ھ/ ۱۵۶۴۔ ۱۶۲۴ء)۔ **مکتوبات امام ربانی**۔ دہلی، بھارت: مطبع خاص مرتضوی۔

۵۵۔ **محبّ طبری**، ابو عباس احمد بن محمد (م ۶۹۴ھ)۔ **ذخائر العقبیٰ فی مناقب ذوی القربیٰ**۔ جدہ، سعودی عرب: مکتبۃ الصحابہ، ۱۴۱۵ھ/ ۱۹۹۵ء۔

۵۶۔ **محبّ طبری**، ابو عباس احمد بن محمد (م ۶۹۴ھ)۔ **الریاض النضرہ فی مناقب العشرہ**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۰۵ھ/۱۹۸۴ء۔

۵۷۔ **مزی**، ابو الحجاج یوسف بن عبد الرحمٰن (۶۵۴۔ ۷۴۲ھ/ ۱۲۵۶۔ ۱۳۴۱ء)۔ **تحفۃ**

الاشراف بمعرفة الأطراف۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۴۸۳ھ/۱۹۸۳ء۔

۵۸۔ **مزی**، ابو الحجاج یوسف بن عبد الرحمٰن (۶۵۴۔ ۷۴۲ھ/ ۱۲۵۶۔ ۱۳۴۱ء)۔ **تہذیب الکمال**۔ بیروت، لبنان: مؤسستہ الرسالہ، ۱۴۰۰ھ/ ۱۹۸۰ء۔

۵۹۔ **مناوی**، عبدالرؤف۔ **فیض القدیر**۔ مصر: مکتبہ التجاریۃ الکبریٰ، ۱۳۵۶ھ۔

۶۰۔ **نسائی**، احمد بن شعیب (۲۱۵۔ ۳۰۳ھ/ ۸۳۰۔ ۹۱۵ء)۔ **خصائص امیر المؤمنین علی بن ابی طالب** رضی اللہ عنہ۔ بیروت، لبنان: دارالکتاب العربی، ۱۴۰۷ھ/ ۱۹۸۷ء۔

۶۱۔ **نسائی**، احمد بن شعیب (۲۱۵۔ ۳۰۳ھ/ ۸۳۰۔ ۹۱۵ء)۔ **السنن الکبریٰ**۔ بیروت، لبنان: دارالکتب العلمیہ، ۱۴۱۱ھ/ ۱۹۹۱ء۔

۶۲۔ **نسائی**، احمد بن شعیب (۲۱۵۔ ۳۰۳ھ/ ۸۳۰۔ ۹۱۵ء)۔ **فضائل الصحابہ**۔ بیروت، لبنان: دارالکتب العلمیہ، اشاعت اول: ۱۴۰۵ھ۔

۶۳۔ **نووی**، ابو زکریا یحییٰ بن شرف (۶۳۱۔ ۶۷۷ھ/ ۱۲۳۳۔ ۱۲۷۸ء)۔ **تہذیب الاسماء واللغات**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۹۹۶ء۔

۶۴۔ **واحدی**، ابوحسن علی بن احمد (م ۴۶۸ھ)۔ **اسباب النزول**۔ لاہور، پاکستان: دار نشر الکتب الاسلامیہ۔

۶۵۔ **ہیتمی**، احمد بن حجر (۹۰۹۔ ۹۷۳ھ/ ۱۵۰۳۔ ۱۵۶۶ء)۔ **الصواعق المحرقہ**۔ مصر: مکتبہ قاہرہ، ۱۳۸۵ھ/ ۱۹۶۵ء۔

۶۶۔ **ہیثمی**، علی بن ابوبکر (۷۳۵۔ ۸۰۷ھ/ ۱۳۳۵۔ ۱۴۰۵ء)۔ **مجمع الزوائد**۔ قاہرہ، مصر: دارالریان للتراث، ۱۴۰۷ھ/ ۱۹۸۷ء۔

۶۷۔ **ہیثمی**، علی بن ابوبکر (۷۳۵۔ ۸۰۷ھ/ ۱۳۳۵۔ ۱۴۰۵ء)۔ **موارد الظمآن**۔ بیروت، لبنان: دارالکتب العلمیہ۔